ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

۴ جمادی الاوّل ۱۴۳۲ھ — اپریل ۲۰۱۱ء

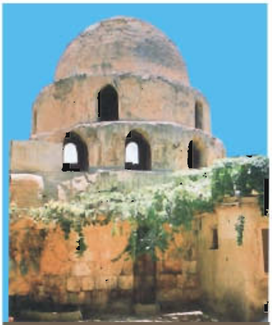

سیدنا معاویہؓ اور اُن کا خاندان
نسب اور نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

- القابِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی معنویت
- چناب نگر میں قادیانی دہشت گردوں کے ہاتھوں مسلمان صحافی رانا ابرار حسین شہید
- لشکرِ احرار کا فردِ فرید، تحریک کشمیر کا پہلا شہید الٰہی بخش شہید چنیوٹی

- چناب نگر میں قادیانیوں کا غیر قانونی عدالتی نظام
- چناب نگر کے قادیانیوں کی اپنی جماعت کے خلاف بغاوت
- بھاری ہتھیاروں سے لیس قادیانیوں کے چار گروپ، چناب نگر پر قابض

نورِ ہدایت

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

''اے ایمان والو! اپنے لوگوں کو چھوڑ کر (غیر مسلموں کو) اپنا رازدار نہ بناؤ۔ یہ لوگ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں گے۔ وہ ایسی باتیں چاہتے ہیں جن سے تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ دشمنی اُن کے منہ سے اُن کی باتوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو اُن کے دلوں میں چھپی ہوئی ہے وہ تو اور بھی زیادہ ہے ہم نے تمھارے فائدے کے لیے نشانیاں بتا دی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو سمجھ لو۔'' (آل عمران:۱۱۸)

فرمانِ نبوی ﷺ

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بعد تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، جب تک تم ان دونوں پر عمل پیرا رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔

اللہ کی کتاب، میری سنّت۔''

(مشکوٰۃ: باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ۲)

الآثار

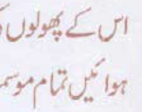

''شجرِ اسلام یقین ونجات کے سایہ وثمر کا ابدی ضامن ہے۔ اسلام کا چمن محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدّس خون کی ابدی حرارتوں سے سرسبز وشاداب ہے۔ اس پر کبھی خزاں نہیں آسکتی۔ اس کے پھولوں کی مہک ان کی تازگی، ان کا رنگ وبوسدابہار ہے۔ اس کی نشاط آفریں، انبساط انگیز اور سکون پرور ہوائیں تمام موسموں اور تمام زمانوں کو محیط ہیں۔ تہ در تہ تاریخ کے بوسیدہ اوراق اس پر شاہدِ عدل ہیں کہ جب بھی مرغزارِ اسلام کی بہاروں سے اپنوں اور بیگانوں نے استفادہ کے لیے دیدۂ بینا کھولے تو یہ روح وجاں میں اُتر گئیں۔ اس نے خمیر ووجدان کو حیاتِ نَو عطا کی اور پژمردہ اخلاق کے مردہ پیکر حیاتِ طیبہ پا کر زندہ جاوید ہو گئے۔ آؤ آگے بڑھو ایک قدم ہی بڑھو، یہ دس قدم بڑھ کر آپ کو گلے لگالے گا۔ ظلمتوں سے نکال کر نور کی وادی میں اتار دے گا۔ فنا کی گھاٹیوں سے بچا کر فرازِ عظمت کا شہ نشیں بنادے گا۔''

قائد احرار جانشین امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

''خطاب جامع مسجد جڑ محلّہ گوجرانوالہ، ۵ر فروری ۱۹۷۹ء''

بیاد: سید الاحرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 22 شمارہ 4 جمادی الاول 1432ھ — اپریل 2011ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

تشکیل

دل کی بات:	امریکی عیسائی پادریوں کی انتہا پسندی...... کیا رنگ لائے گی؟	مدیر	2
شذرہ:	چناب نگر کے پہلے شہیدِ صحافت وختمِ نبوت...... رانا ابرار حسین شہید	عبد اللطیف خالد چیمہ	3
کھلا خط:	ذرائع ابلاغ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے نام!	عبد اللطیف خالد چیمہ	4
سرکلر:	بنام ماتحت مجالسِ احرار اسلام پاکستان	عبد اللطیف خالد چیمہ	5
شاعری:	نعت	پروفیسر محمد اکرام تائب	6
افکار:	انقلاب	ڈاکٹر محمد عمر فاروق	7
دین ودانش:	سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کا خاندان نسب اور نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر محمد حمزہ نعیم	10
//	القابِ صحابہ کی معنویت	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس	16
ردِ قادیانیت:	چناب نگر کے قادیانیوں نے اپنی جماعت کے خلاف بغاوت کردی	سیف اللہ خالد	33
//	بھاری ہتھیاروں سے لیس قادیانیوں کے چار گروپ چناب نگر پر قابض ہیں	سیف اللہ خالد	36
//	چناب نگر میں قادیانیوں نے غیر قانونی عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے	سیف اللہ خالد	39
//	حکیم نور الدین قادیانی کا دورِ حکومت (قسط سوم)	پروفیسر خالد شبیر احمد	43
طنز ومزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	49
شخصیت:	لشکرِ احرار کا فردِ فرید، تحریک کشمیر کا پہلا شہید ''الٰہی بخش'' چنیوٹی شہید رحمۃ اللہ علیہ	غلام عباس طاہر لیل	50
حسنِ انتقاد:	تبصرۂ کتب	عین الرحمان عادل	53
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	55
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	61

www.ahrar.org.pk

majlisahrar@hotmail.com

majlisahrar@yahoo.com

تحریک تحفظ ختم نبوۃ شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

فیضانِ نظر: حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

مدیرِ مسئول: سید محمد کفیل بخاری

kafeel.bukhari@gmail.com

رفقائے فکر: عبد اللطیف خالد چیمہ • پروفیسر خالد شبیر احمد

مولانا محمد مغیرہ • محمد عمر فاروق

قاری محمد یوسف احرار • میاں محمد اویس

سید صبیح الحسن ہمدانی

sabeeh.hamdani@gmail.com

سید عطاء المنان بخاری

atabukhari@gmail.com

تزئین: الیاس نبیل، حافظ محمد نعمان سنجرانی

سرکولیشن منیجر: محمد یوسف شاد 0300-7345095

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک —— 200/- روپے

بیرونِ ملک —— 1500/- روپے

فی شمارہ —— 20/- روپے

ترسیلِ زر بنام: ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت

بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100

بینک کوڈ: 0278 یو بی ایل چوک مہربان ملتان

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

061-4511961

دل کی بات

مدیر

امریکی عیسائی پادریوں کی انتہا پسندی......کیا رنگ لائے گی؟

امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ میں عیسائی پادریوں کی ایک جیوری نے جزاوسزا کے قرآنی احکام پر دس منٹ بحث کی، پھر قرآن حکیم پر مقدمہ چلایا اور فردِ جرم عائد کرتے ہوئے کتاب اللہ کو پھانسی کی سزا سنادی۔ پہلے ایک گھنٹے تک قرآنِ کریم کے نسخے کو مٹی کے تیل میں ڈبوئے رکھا پھر چرچ کے عین درمیان رکھ کر آگ لگادی۔ اس موقع پر ملعون پادری ''ٹیری جونز'' بھی موجود تھا۔ یہ وہی پادری ہے جس نے ستمبر ۲۰۱۰ء میں قرآنِ حکیم جلانے کا اعلان کیا تھا۔ عیسائی پادریوں نے یہ ذلیل حرکت کرکے نہ صرف اپنے خبثِ باطن کا اظہار کیا ہے بلکہ یہ ثابت کیا ہے کہ امریکہ و یورپ کا ''بین المذاہب مکالمے'' اور ''بین المذاہب ہم آہنگی'' کا نعرہ محض ڈھونگ ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف سے توہینِ رسالت اور توہینِ قرآن کے سانحات اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ کا ڈھنڈورا پیٹنے والے امریکہ سے سوال ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی توہین اور دل آزاری، کونسا مہذب رویّہ ہے؟ کیا قرآنِ حکیم نذرِ آتش کرکے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرکے وہ اُمّت مسلمہ کو اپنا ہمنوا بنالیں گے؟ یقیناً اِن ذلیل حرکتوں سے اور یہود و نصاریٰ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوگا۔ امریکہ اور اُس کے حاشیہ نشین مغربی ممالک ایک طرف انتہا پسندی اور شدت پسندی کے خلاف مورچہ زن ہیں تو دوسری طرف اس کا ذمہ دار صرف مسلمانوں کو قرار دیتے ہیں۔ جب کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے مذہبی اور انسانی حقوق پامال کرکے ان پر بے پناہ مظالم کیے جارہے ہیں۔ امریکہ اور نیٹو کے نزدیک فلوریڈا کے بدمعاش پادری اعتدال پسند اور افغانستان، عراق اور لیبیا کے مسلمان شدت پسند اور دہشت گرد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام، دلیل اور سچائی کی بنیاد پر پوری قوت سے دنیا میں پھیل رہا ہے اور قرآن کی دعوت کو قبول عام حاصل ہورہا ہے۔ خود امریکیوں کی کثیر تعداد حلقہ بگوش اسلام ہورہی ہے۔ دلیل اور سچائی سے محروم یہود و نصاریٰ، اسلام اور قرآن کی سچی دعوت کے فروغ سے خوفزدہ ہوکر اوچھی اور گھٹیا حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ اور مذاہب عالم کے احترام کا دعویدار ادارہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل بھی جانبداری اور دوہرے کردار کا مظاہرہ کررہا ہے۔ اقوام متحدہ کو اپنے چارٹر کے مطابق مذاہب عالم، بانیانِ مذاہب اور مذہبی کتابوں کے احترام کے عالمی قوانین پر عمل درآمد کرانا چاہیے۔ فلوریڈا کے گستاخ و بدمعاش پادریوں خصوصاً ٹیری جونز کو گرفتار کرکے قرارِ واقعی سزا دینی چاہیے۔ امریکی انتہا پسندوں، شدت پسندوں اور دہشت گردوں کے اتحادی مسلم حکمرانوں کو بھی سوچنا چاہیے، مسلم ممالک خصوصاً پاکستان کے حکمرانوں کو امریکی غلامی کی پالیسی پر غور کرنا چاہیے۔ آخر کب تک بے غیرتی اور بزدلی کے عوض وہ ڈرون حملے برداشت کرتے رہیں گے۔ عافیہ صدیقی کو رہا کرانے کی بجائے ریمنڈ ڈیوس جیسے کتنے قاتل امریکیوں کو باعزت بری کرکے امریکہ بھجواتے رہیں گے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے کب تک بھیک مانگتے رہیں گے۔ قرآن حکیم کا تو اعلان ہے کہ ''یہود و نصاریٰ تم سے کبھی راضی نہیں ہوں گے'' کب تک امریکی مطالبے ''ڈومور'' کو پورا کرتے رہیں گے۔ فلوریڈا کے بدمعاش اور انتہا پسند پادریوں نے جو آگ بھڑکائی ہے وہ خود اس میں جل کر راکھ ہوں گے۔ (ان شاء اللہ) لیکن روشن خیال سیکولر انتہا پسند بھی اپنے رویوں پر غور کریں ان کا یومِ حساب بھی قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔

چناب نگر کے پہلے شہیدِ صحافت وختمِ نبوت......رانا ابرار حسین شہید

عبداللطیف خالد چیمہ

۱۵ر مارچ ۲۰۱۱ء کی شام کو چناب نگر (سابق ربوہ) میں قادیانیوں نے چناب نگر کے صحافی رانا ابرار حسین چاند کو شہید کر دیا۔ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس احرارِ اسلام نے ۱۹۷۶ء میں قطعہ زمین حاصل کیا اور باضابطہ پہلے اسلامی مرکز کی بنیاد رکھی جس سے قادیانیوں کی فرعونیت چکنا چور ہوگئی۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم بنوت موومنٹ کے مراکز قائم ہوئے۔ چناب نگر کے ماحول میں مجموعی طور پر اب متعدد مراکز، ادارے اور شخصیات ختم نبوت کے محاذ پر کام کر رہی ہیں۔ الحمدللہ کوئی انگلی اٹھا کر نہیں کہہ سکتا کہ گزشتہ پینتیس سالوں میں کسی ذمہ دار مسلمان جماعت یا ادارے نے قانون کو ہاتھ میں لیا یا قادیانیوں کے مال وجان کو ہم سے خطرات لاحق ہوئے ہوں جبکہ قادیانیوں نے غنڈہ گردی، جبر وتشدد اور سرکاری اثر ورسوخ کے ذریعے مسلمانوں کو پریشان کرنے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا، رانا ابرار حسین چاند نے اپنی تعلیم کا ایک حصہ چناب نگر میں مکمل کیا اور پھر مسلم کالونی میں رہائش پذیر ہوگئے۔ ایک پڑھے لکھے نوجوان کے طور پر قادیانی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے لگے اور روزنامہ ''اوصاف'' لاہور سے وابستہ ہوکر چناب نگر میں رپورٹنگ کے فرائض انجام دینے لگے۔ تحریک ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں کے ذمہ داران تک رسائی حاصل کر کے وہ خود اس کام کا حصہ بن گئے۔ بنیادی طور پر دینی ماحول سے زیادہ مناسبت نہ ہونے کے باوجود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت وختمِ نبوت کے کام کو بے حد اہمیت دینے لگے اور صحافتی سطح پر ایک متحرک کردار کے حامل ہوگئے تحریکِ ختمِ نبوت اور مجلس احرارِ اسلام کے ایک ذمہ دار کارکن کی حیثیت سے میرے ساتھ ان کی ملاقاتیں رہتیں اور رابطہ بھی! گزشتہ مہینوں میں انہوں نے ربوہ کی الاٹمنٹ اور حد بندی یہاں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دلوانے، قادیانیوں کے متوازی عدالتی نظام اور سب سے بڑھ کر رائل فیملی اور قادیانی جماعت کے ایک مؤثر اور مضبوط باغی گروپ کو منظر عام پر لانے کے لئے ہوم ورک کیا اور اس کام کے ناتے وہ روزنامہ ''اوصاف'' کے ساتھ ساتھ کراچی سے شائع ہونے والے روزنامہ ''اُمت'' کو بھی مواد فراہم کرنے لگے جو تسلسل کے ساتھ نہ صرف شائع ہونے لگا بلکہ بعض دیگر اخبارات وجرائد بھی اس کو شائع کرنے لگے۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر قادیانیوں نے رانا ابرار حسین کو راستے سے ہٹانے کے لئے اس کے خون سے ہاتھ رنگے اور ایک فرضی کہانی جو کسی طور پر کامن سینس کو بھی اپیل نہیں کرتی کو ایف آئی آر کی بنیاد بنایا گیا۔ رانا ابرار حسین بلاشبہ شہیدِ صحافت اور شہید ختم نبوت ہیں اُن کے قتل ناحق کو چھپانے کے لئے چناب نگر اور چنیوٹ کی پولیس اور سرکاری انتظامیہ نے جو نامناسب کردار ادا کیا ہم اس کو بے نقاب کرنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں، جو بھی کر لیا جائے چناب نگر ریلوے پھاٹک کے قریب ابرار حسین شہید کا خون جس کا ہم نے جنازے کے بعد مشاہدہ بھی کیا اور زیارت بھی — رنگ لائے گا اور قادیانی تسلط، دہشت گردی دم توڑ جائے گی بہار آئے گی بے اختیار آئے گی (ان شاء اللہ تعالیٰ)

ذرائع ابلاغ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے نام!

السلام علیکم!

درج ذیل امور آپ کی توجہ کے مستحق ہیں!

☆ 15/ مارچ 2011ء منگل کو چناب نگر (سابق ربوہ) میں ایک دلیر صحافی رانا ابرار حسین (روزنامہ اوصاف/ روزنامہ اُمت) کو قادیانیوں نے قتل کر دیا۔

☆ قتل کے بعد ایف آئی آر کے اندراج کے لیے مقتول کے والد سے مرضی کا بیان دلوانے کے لیے مقامی و ضلعی پولیس نے نہایت شرمناک کردار ادا کیا اور اس اندوہناک قتل کو ذاتی لین دین کی وجہ قرار دے کر اصل جرم کو چھپانے کی کوشش کی گئی۔

☆ ایف آئی آر کے اندراج سے پہلے مقتول کے والد کو پولیس نے اپنی تحویل میں رکھا اور اُس قادیانی گروپ کی مرضی کو شاملِ ایف آئی آر کیا گیا جس کی گھناؤنی سرگرمیوں کو پریس کے ذریعے وہ بے نقاب کرتے تھے۔

☆ رانا ابرار حسین شہید چناب نگر کے متحرک مسلمان صحافی تھے جو قادیانیوں کی دہشت گردی، ناجائز قبضے، غریب قادیانیوں کے استحصال رائل فیملی کے بڑھتے ہوئے مظالم کو مسلسل بے نقاب کر رہے تھے۔

☆ رانا ابرار حسین شہید نے قادیانیوں کے باغی گروپ کو اخبارات کے ذریعے نمایاں کیا اور ریاست کے اندر ریاست میں متوازی قادیانی عدالتی سسٹم کو بے نقاب کر کے رکھ دیا۔

☆ رانا ابرار حسین شہید تحریک ختم نبوت سے متعلقہ جماعتوں کی سرگرمیوں کو پوری جرأت سے رپورٹ کرتے تھے اِس قسم کی صورتحال کے پیشِ نظر قادیانیوں نے اُنہیں راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا اور وہ قتل کر دیئے گئے۔ آپ کے اخبار/ چینل یا انسانی حقوق کے ادارے نے اس کا نوٹس لیا یا نہیں؟

اگر نہیں تو اس کی وجوہات جاننے کا انسانی حق ہم بھی رکھتے ہیں!

www.ahrar.org.pk / majlisahrar@yahoo.com / majlisahrar@hotmail.com

040-5482253 / 061-4511961 / 0300-6939453

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبۂ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

سرکلر: بنام ماتحت مجالسِ احرارِ اسلام پاکستان

ماتحت مجالسِ احرار اسلام متوجہ ہوں!

مجلس احرار اسلام پاکستان کی جملہ ماتحت شاخوں کو ہدایت کی جارتی ہے کہ دستور کے مطابق:

☆ جدید رکنیت ومعاونت سازی کے عمل کو تیزی سے مکمل کر کے مقامی وعلاقائی تنظیم سازی کی تکمیل کریں۔

☆ اپنے مقامی وعلاقائی (ضلعی) انتخابات کرائیں نیز مقامی مجلس شوریٰ کا انتخاب کریں اور ان کی مصدقہ نقول مرکزی دفتر ملتان کو روانہ کریں۔

☆ جن شاخوں نے ابھی تک فارم رکنیت ومعاونت نہیں منگوائے وہ بلا تاخیر مرکزی دفتر ملتان سے فارم منگوا کر کام کی تکمیل کرلیں، مزید تاخیر ہرگز نہ کریں۔

☆ ہر رکن/معاون سے زرِ رکنیت/معاونت ۲۰ روپے لازماً وصول کریں اور مرکز کو روانہ فرمائیں۔ نیز مرکز سے الحاق کے لیے درخواست الحاق بمع فیس الحاق ۲۰۰ روپے بھی مرکزی فنڈ میں جمع کروائیں۔

☆ اپنی اپنی سطح پر حلقۂ اراکین/معاونین میں اضافے کے لیے حکمت وتدبیر سے کام لیتے ہوئے پرانے ساتھیوں سے مشورے کے ساتھ اقدامات کریں۔

نوٹ:

کوئی مشکل پیش آئے تو مرکزی ناظمِ انتخابات مولانا محمد مغیرہ، چناب نگر (0301-3138803) سے رابطہ فرمائیں!

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کی صدارت میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۸/مارچ ۲۰۱۱ء دفتر احرار لاہور کی فیصلے کے مطابق مجلس احرار اسلام پاکستان کی نئی مجلس شوریٰ کا اجلاس ان شاء اللہ تعالیٰ ۷/مئی ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ نو بجے صبح جامع مسجد احرار چناب نگر میں منعقد ہوگا جس میں نئے ارکان شوریٰ حسب دستور حلف اٹھائیں گے اور حسب ضابطہ مرکزی انتخابات ہوں گے، مرکزی مجلس شوریٰ کے تمام ارکان کی شرکت ضروری ہے۔ معزز ارکانِ شوریٰ ۶/مئی ۲۰۱۱ء شام تک چناب نگر پہنچ جائیں۔

منجانب

عبداللطیف خالد چیمہ

ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد اکرام تائب

ہر درد کی دوا ہیں میرے نبی کی باتیں
سب کے لیے شفاء ہیں میرے نبی کی باتیں

ہر دل کی آرزو ہے قربان ہو نبی پر
ہر رُوح کی غذا ہیں میرے نبی کی باتیں

مِلتا ہی جا رہا ہے رستے سے آج رستہ
سب سے بڑی دعا ہیں میرے نبی کی باتیں

آنسو ٹپک رہے ہیں پتھر کی آنکھ سے بھی
ہر بات سے جدا ہیں میرے نبی کی باتیں

شقِّ القمر ہو یا پھر معراج کا سفر ہو
حیرت کی انتہا ہیں میرے نبی کی باتیں

محشر کی تشنگی کا احساس مِٹ گیا ہے
رحمت کی یہ گھٹا ہیں میرے نبی کی باتیں

تائبؔ یہی عدم کا زادِ سفر ہے میرا
رحمان کی عطا ہیں میرے نبی کی باتیں

انقلاب

ڈاکٹر محمد عمر فاروق

وطنِ عزیز مسائل ہی نہیں، مصائب کے گرداب میں ہے۔ نت نئے علاج کیے جاچکے اور جدید سے جدید تر طریقے آزمائے جارہے ہیں، لیکن حالت ایسی ابتر ہوچکی ہے کہ سنبھلنے کی کوئی راہ دکھائی ہی نہیں دے رہی۔ اقتدار والے موج مستی اور حزبِ اختلاف والے خرمستی کا مزالے رہے ہیں۔ جبکہ قوم پر بے حسی کی طویل نیند طاری ہے۔ کوئی راہ دکھانے والا ہے اور نہ ہی کوئی منزل پانے کا خواہش مند ہے۔

لُوٹ سیل لگی ہے۔ ہر کوئی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے میں مصروف ہے۔ کوئی قومی ادارہ بحیثیت ادارہ سلامت نہیں ہے۔ رشوت کو پیدائشی حق سمجھ کر دھڑلے سے لیا جارہا ہے۔ بددیانتی اور خیانت پر شرمساری کی بجائے خود انحصاری کی تاویل کی جاتی ہے۔ بداخلاقی کو جدید تہذیب کا حصہ اور نافرمانی وسرکشی کو آزادیٔ اظہار کی علامت بتایا جارہا ہے۔ بے حمیتی اور بے غیرتی رواداری کی مترادف اور ظلم ودرندگی خودمختاری کے ہم معنی ٹھہرائے جارہے ہیں۔ بدچلنی اور بدکاری کو اِنسانی حق قرار دیا جاتا ہے۔ کنجر پن فن کاری اور اداکاری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ناچ کو اَعضاء کی شاعری اور موسیقی کو رُوح کی غذا کہنے میں کوئی باک ہی نہیں ہے۔ عریانی وفحاشی کو ثقافت اور مرد وعورت کا بے حجابانہ میل جول آزادیٔ فکر وشعور کا نشان بتایا جاتا ہے۔

دینی اصول وعقائد کو دقیانوسیت اور رجعت پسندی کے القاب دے دیے گئے ہیں۔ قرآن کی مقرر کردہ حدود اللہ کو وحشیانہ سزائیں اور عورت کی نصف گواہی کو حقوقِ نسواں سے متصادم کہنے میں کوئی سا خوف بھی دامن گیر نہیں ہے۔ قانون توہین رسالت کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں۔ شرعی پردہ مذاق کا نشانہ بنادیا گیا ہے۔ داڑھی، ٹوپی اور پگڑی سنت رسول کی بجائے دہشت گردی کی علامت ٹھہرائی جاچکی ہے۔ منکرینِ ختم نبوت قادیانی ولاہوری مرزائیوں کو بے لگام کرکے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر حملہ زنی کے مواقع مہیا کیے جارہے ہیں۔ اِنسانی حقوق، رواداری، برداشت، تہذیب، ثقافت، جدیدیت، ترقی پسندی اور روشن خیالی کے نام پر اِسلامی شعائر، اقدار، روایات اور دینی غیرت وحمیت کا جنازہ نکال دیا گیا ہے۔

اللہ ورسول سے بغاوت وسرکشی کا یہ سلسلہ مختلف وقفوں سے گزشتہ پانچ دہائیوں سے جاری ہے۔ اسلام کے نام

پر حاصل کیے گئے اِس ملک میں ہی اسلام معتوب اور مظلوم ہوکررہ گیا ہے۔ اِقتداریوں، سیاست دانوں، سرمایہ پرستوں، جاگیرداروں، نودولتیوں، سول اور فوجی بیوروکریٹوں، جعلی پیروں اور نام نہاد مذہبی ڈیرے داروں نے ملک کی معاشی، معاشرتی، جغرافیائی اور سیاسی و دینی حالت کا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اِن بدبختوں نے اپنے اختیار و اقتدار کے حصول، مال و زر کے سمیٹنے اور اَپنا رعب و دبدبہ کو قائم رکھنے کے لیے اسلام کو ملک بدر اَور غریب کو دربدر کر دیا ہے۔

کراچی سے خیبر تک جمہوریت زادوں کا بے ہنگم رقص جاری ہے۔ مادر پدر آزاد مخلوق یعنی برگر فیملی کے بگڑے ہوئے شہزادے اقتدار کے داؤ پیچ سیکھ رہے ہیں اور غریب زادے اپنا ننگ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ پُرفریب نعروں اور کھوکھلے دعووں کے کھلونوں سے اللہ کی مخلوق کو بہلایا جارہا ہے۔ اُنھیں اچھے مستقبل کا لولی پاپ دے کر غفلت کی نیند سلانے کے لیے سدا کے باہمی دشمن یعنی حزب اقتدار اَور حزب اختلاف متحد ہوچکے ہیں۔ اگرچہ اردگرد کے علاقائی انقلابات نے ہمارے اقتدار پرستوں کی نیندیں اڑا دی ہیں، مگر وہ بدلتے ہوئے حالات سے سبق لینے کی بجائے روایتی ہتھکنڈوں سے ہی عوام الناس کو بزورِ طاقت دبائے

رکھنے کا عمل دہرائے چلے جارہے ہیں، لیکن موسمی ہوائیں بتارہی ہیں کہ اِنقلاب تو اَب آکر ہی رہے گا۔ دیر سویر تو ہوسکتی ہے، لیکن اِس آنے والے طوفانِ بلاخیز کو روکنا اب کسی کے بس میں نہیں ہے۔

حالات کا رُخ بدل چکا ہے، اور ذمہ داری اب عوام کے کندھوں پر آچکی ہے۔ تیونس میں ایک غریب ریڑھی والے پر ریاستی ظلم کے نتیجہ میں پوری قوم اکٹھی ہوکر اگر اَپنے حکمران کو ملک چھوڑنے پر مجبور کرسکتی ہے تو ہماری عوام کا ہر فرد کہ جس پر ظلم وستم کے تمام حربے آزمائے جاچکے ہیں، وہ ظلم و زیادتی کے خلاف کیوں نہیں اٹھ سکتا۔ ہر ایک پاکستانی شہری اگر اپنے حقوق کے تحفظ کی ٹھان لے تو پھر کوئی لٹیرا اُس کی حق تلفی کی جرأت نہیں کرسکتا۔ بات صرف حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں عدل و دیانت کی ہے۔

اب ایک کڑا اِمتحان دینی قیادت کی بصیرت کو بھی درپیش ہے کہ اہلِ فکر و نظر کی نگاہیں اب دینی قوتوں پر آلگی ہیں، کیونکہ قیام پاکستان سے آج تک تمام طبقات نے باری باری ملک کو حسبِ استطاعت جی بھر کر لُوٹا اور دونوں ہاتھوں سے قوم کے ایمان کو نیلام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا کر نہیں رکھی۔ اب جبکہ لوہا گرم ہے۔ حالات سازگار ہیں اور میدان خالی ہے۔ اب صرف ایک کاری ضرب لگنے کی دیر ہے۔ تمام قیادت نااہل ہوچکی اور تمام سیاسی جماعتیں عوام کے مسائل کی ترجمانی اور مداوا کرنے میں ناکام ہوچکی ہیں۔ اِس لیے اب دینی قیادت ہی اِس خلاء کو پُر کرسکتی ہے، مگر بے لوثی، بے غرضی، خدا ترسی کے ہتھیاروں سے مسلح اور خود غرضی، مفاد پرستی اور اِقتدار پرستی سے بے نیاز صالح قیادت ہی ملک وقوم

کو مسائل کے گرداب سے باہر نکال سکتی ہے۔ ورنہ خطرہ یہی ہے کہ ہمارے عوام اور رہنما اگر مصلحتوں کے جال سے باہر نہ نکلے تو پھر کشت و خون تو ہوگا، لیکن صرف چہرے ہی بدلیں گے۔ جغرافیائی سلامتی کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا اور لادین قوتیں حکومت پر شبخون مارنے کے لیے سرگرم ہو جائیں گی۔

با مقصد حقیقی انقلاب دراصل دینی انقلاب ہی ہے جو اجتماعی توبہ کے بعد اِصلاحِ معاشرہ، اعمال وافعال میں تبدیلی اور پھر قرآن وحدیث، تعاملِ صحابہؓ اور اجماعِ امت کی عملداری کے ساتھ مشروط ہے۔ جس کی بدولت ملک وقوم مسائل ومشکلات سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اور یہی وہ راستہ ہے کہ جس کے ذریعے ہی اُمت مسلمہ دین ودُنیا میں کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتی ہے:

جو قصدِ منزلِ حق ہے تو پھر کتابِ مبیں کو
ہجومِ تیرہ شبی میں چراغِ راہ بناؤ
یہی ہے درسِ اخوت، یہی پیامِ بقا ہے
کہ آدمی کے ستم سے، تم آدمی کو چھڑاؤ

سکول، کالج اور دینی مدارس کے طلباء وطالبات نیز تمام خواتین وحضرات کے لیے

فہمِ ختمِ نبوت خط کتابت کورس

- خط کتابت کے ذریعے گھر بیٹھے عقیدۂ ختم نبوت سے مکمل آگاہی اور منکرینِ ختم نبوت کے عقائد ونظریات سے واقفیت حاصل کریں۔
- داخلہ کے لیے سادہ کاغذ پر اپنا نام، ولدیت، تعلیم و پیشہ، فون نمبر اور ڈاک کا مکمل پتا لکھ کر ارسال کریں ● ایک لفافہ میں صرف ایک ہی درخواست بھیجیں۔
- ایس ایم ایس کے ذریعے اپنا نام و پتہ بھیج کر داخلہ لے سکتے ہیں۔
- کورس مکمل کرنے پر ایک خوبصورت سند، جبکہ نمایاں کارکردگی پر شرکاء کو خصوصی تحائف کتب دیئے جائیں گے۔

داخلہ جاری ہے

رابطہ دفتر مجلس احرار اسلام مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ، تلہ گنگ (غرب) ضلع چکوال (پنجاب)
0300-5780390,0300-4716780

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کا خاندان

نسب اورنسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

جس مسلمان نے مجھے دیکھا اُسے آگ نہیں چھوئے گی بلکہ جس نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا اُن کو بھی نہیں چھوئے گی۔ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَأنِیُ اَوُ رَأیٰ مَنُ رَأنِیُ. الحدیث۔ استاد بزرگوار علامہ سید نورالحسن بخاری رحمہ اللہ (سرپرست تنظیم اہل السنّت پاکستان، ملتان) بیان فرمارہے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے صحابہ کو نبی کے مقام پر کھڑا کر دیا کہ جو مجھے دیکھے اُسے تو ہے ہی اور جو میرے دیکھنے والوں کو دیکھے اُسے بھی، آگ نہیں چھوئے گی۔ نبی نے تو جہنم کی آگ سے حفاظت کا اعلان کردیا اور اللہ نے تمام اصحاب رسول علیہ السلام کا داخلہ جنت پکا کر دیا۔ وَ کُلاًّ وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی. صحابہ سارے جنتی......اب کسی کوان کے ایمان میں شک ہوتو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

نسبت اور صُحبتِ رسول مل جائے تو آدمی دارین کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔ اور اگر نسب تو اونچا ہو مگر نسبتِ رسول یعنی صحبتِ رسول یعنی ایمان باللہ و بالرسول نہ ملے تو نبی کا باپ، بیٹا، بیوی اور چچا ہونا کچھ کام نہیں آتا۔ کنعان، سیدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا، آزر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا باپ تھا، اسی طرح سیدنا لُوط علیہ السلام، سیدنا نوح علیہ السلام سے اُن کی بیویوں اور سرورِ دو عالم سے ابولہب، ابوطالب، ابوجہل وغیرہ قریب ترین عزیزوں کو کیا ملا۔ جب کہ بدترین دشمنِ اسلام ابوجہل کے فرزند عکرمہ اور جہالت کے دوران بدگوئی رسول میں نمبر ا، حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطّلب نے جب رجوع الی الحق کرلیا، سیدالشہداء حمزہ کے قاتل حضرت وحشی نے جب نبی پاک کے سامنے توبہ اور اقرار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوُلُ اللّٰہ. کرلیا تو اب قیامت تک کوئی غیر صحابی اِن خوش نصیبوں کے قدموں کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ یہاں تک کہ قانون بن گیا ”جب کسی کو دیکھو کہ وہ اصحابِ رسول میں سے کسی کی تنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔ اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں، قرآن حق ہے۔ قرآن اور سنّت ہم تک پہنچانے کا ذریعہ یہی اصحابِ رسول ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے دین کے گواہوں کو مجروح کردیں تاکہ کتاب وسنّت کو مجروح کرسکیں۔ یہی لوگ لائق جرح اور زندیق ہیں۔ ”وَ ھُمُ زَنَادِقَۃ“ (کفایۃ، صفحہ ۴۹۔ اصابہ مقدمہ فصل ثالث، امام ابوزرعہؒ)

صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا تریاق ہے کہ ایمان کے بعد حاصل ہوتے ہی جسم و جان سے تمام زہریلے باطل اثرات کو ختم کردیتا ہے پھر حق تعالیٰ کے فرمان عالی شان کے مطابق اَلُزَمَھُمُ کَلِمَۃَ التَّقُویٰ وَکَانُوُا اَحَقَّ

بِهَـا وَاَهْلِهَا...... لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّار. (۲۶:۴۸،۴۸:۲۹) تمام صحابہ کے لیے تقویٰ وطہارت ایسالازمہ بن جاتا ہے جیسے سورج کے لیے روشنی، آگ کے لیے گرمی، پانی کے لیے نمی...... آگ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی، سورج کالانہیں ہوتا، پانی میں نمی لازم ہے ایسے ہی کوئی صحابی فاسق اور غیر عادل نہیں ہوسکتا......

کوئی بھی غیر صحابی مسلمان اُحد پہاڑ کے برابر سونا فی سبیل اللہ خیرات کرے، وہ ایک ادنیٰ صحابی کے ایک مُدّ یا نصف مُدّ (جو) کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (مفہوم حدیث)

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب اللہ کسی کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں میرے تمام اصحاب کی محبت پیدا فرما دیتا ہے۔ طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ''اللہ نے مجھے چنا، میری صحبت کے لیے میرے صحابہ کا چناؤ کیا پھر ان میں سے بعض کو میرے انصار اور مددگار اور بعض کو وزراء اور سُسر ال بنا دیا۔ جو اُن کو برا کہے اُس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت۔ اللہ اس کے فرائض اور نوافل قبول نہ فرمائے گا۔ (خطیف، عقیلی، بُغوی، ابونعیم، ابن عساکر نے ملتے جلتے لفظوں میں یہی مفہوم ادا کیا ہے)

خالقِ کون ومکان نے تو فیصلہ فرما دیا (یہی کافر ہونے کی نشانی ہے) لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّار ...... جو کوئی کسی صحابی سے جلے، نفرت کرے (سبّ وتبرّا کرے) قرآن نے ان بدنصیبوں پر صراحت سے کفر کا فتویٰ دے دیا۔ ایک نبی کا انکار اگر سارے نبیّوں کا انکار ہے (القرآن) تو ایک صحابی سے بُغض وعناد در پردہ تمام اصحاب رسول اور اہل بیتِ رسول کا انکار ہے۔ بُغض معاویہ والے دل میں سیدنا حسن کی محبت کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ بقول مولانا احمد یار خان گجراتی ''بہت سے سُنّی کہلانے والے بزرگ بغضِ معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں۔''

امیر معاویہ کا معاملہ تو بہت بعد کا ہے اور مابین المسلمین ہے، روافض سے تو پہلے قرآن مجید پر بات ہونی چاہیے کہ آیا وہ موجودہ قرآن کو غیر محرف کتاب اللہ تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟ اہل سنت کے ہاں جیسے سارے نبی گناہوں سے معصوم ہیں، سارے اصحابِ رسول فسق سے مامون ومحفوظ ہیں۔ عشرہ مبشرہ، اصحابِ بدر واُحد وحُدیبیہ ودیگر غزوات وسریات اور مہاجرین حبشہ ومدینہ، رسول مقبول کے دامادوں، اَصہار وانصار اور برادر نسبتی، ہم جدّ قبائل قریش وعبشمی وہاشمی واموی ودیگر زائد از یک درجن قبائل کے اہل ایمان واہلِ صحبت رسول کا تو کیا کہنا۔ روم کا زرد رنگ صہیب ہو، حبشہ کا کالا بلال یا مکہ کے حمزہ وعلی ومعاویہ وعباس وابوسفیان جیسے خوش رنگ، خوش نصیب، اصل تو صحبتِ رسول ہے جس کا رنگ صبغۃ اللہ بن کر جہاں آرا ہو گیا۔ اللہ نے اعلان کر دیا ''حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَان'' اور ''كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ'' اور دارین کا آخری کامیابی کا سرٹیفکیٹ ''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ'' مل گیا۔ اب مُعاند لاکھ زور لگا لے ''لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰه'' اللہ کا اعلان کسی بادشاہ دنیا کا آرڈی نینس نہیں جسے کوئی پارلیمنٹ توڑ دے یا نامنظور کر دے یا جیسا آج کا بادشاہ خود ہی بدعہدی کر دے۔ ایسا ہرگز نہیں۔

''تاریخی واقعات ۹۵ فیصد غلط اور بکواس۔ روافض اور خوارج کی آمیزش بہت زیادہ۔'' جو تاریخی واقعہ کسی صحابی کا

فسق بتائے مردود ہے۔قرآن سچا ہے، صحابہ کو عادل اور متقی کہہ رہا ہے۔ تاریخ جھوٹی۔ مؤرخ راوی یا محدث کی غلطی مان لینا آسان۔ کسی صحابی کی بدنیتی اور فسق ماننا مشکل۔ کیونکہ صحابی کو فاسق ماننے سے قرآن کی تکذیب لازم آئے گی۔ اگر یہ حضرات فاسق فاجر ہیں تو قرآن کا اعتبار نہ رہے گا مثلاً امیر معاویہ پر فسق وفجور کا شبہ کیا جائے تو امیر معاویہ کاتب وحی تھے لہٰذا شبہ ہوگا۔ کہ نہ معلوم انھوں نے درست کتابت کی یا غلط۔ صحابہ کرام کے مؤمن، صادق، امین اور ثقہ ہونے پر قرآن کی حقانیت کا انحصار ہے...... اگر یہ حضرات فاسق ہوں تو کوئی حدیث قابلِ اعتبار نہیں۔ صحابہ کو فاسق مان کر آپ کیسے مسلمان رہ سکتے ہیں۔ ریل کا پہلا ڈبہ انجن سے کٹ کر گر گیا تو پچھلے ڈبے کیسے سلامت رہ سکتے ہیں۔ اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اسلام کا پہلا ڈبہ ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ وابستہ ہیں، اگر اُن کا ایمان درست نہیں تو قیامت تک کسی مسلمان کا ایمان درست نہیں۔ جو تاریخ، جو روایت یہ بتائے کہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کینہ اور بُغض تھا۔ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے تھے، وہ تاریخ جھوٹی، وہ روایت غلط، وہ راوی غلط ہے۔ قرآن نے اُن کو ''رُحمآءُ بَیۡنَھُمۡ'' آپس میں رحیم وکریم فرمایا۔ قرآن سچا ہے، اس کے بالمقابل تمام روایات، تاریخی واقعات جو قرآن کو جھوٹا کہیں وہ سب غلط ہیں۔'' (اکثر مفہوم از مولانا احمد یار خان گجراتی)

فقہ کی ایک چھوٹی سی کتاب ''پکّی روٹی'' (بچوں کو بڑے اہتمام کی ساتھ پڑھائی جاتی تھی) اُس میں شروع ہی میں لکھا تھا نبی پاک کی چار ''پیڑھیاں'' یاد کرنی ضروری ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے حضرت عبداللہ کے، حضرت عبداللہ بیٹے حضرت عبدالمطّلب بیٹے ہاشم کے، حضرت ہاشم بیٹے عبدمناف کے'' اب اس میں ایک حکمت یہ بھی سمجھ میں آئی کہ حضرت عبدمناف تک اکثر بڑے صحابہ نبی پاک کے ہم جدّ یا قریبی بنتے ہیں خصوصاً بنی عبدشمس یا بنی امیّہ مثلاً سیدنا ابوسفیان بھی اور سیدہ ہند بھی حضرت عبدمناف تک چوتھی پشت میں ہم جدّ ہیں، حضرت امیر معاویہ، ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان، ام المؤمنین سیدہ رملہ بنت ابی سفیان، سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا ابوالعاص بن الربیع، سیدہ اروٰی، سیدہ سعدیٰ بنات سیدہ البیضا ام حکیم، سیدنا خالد بن سعید، سیدنا عمرو بن سعید، سیدنا عبداللہ بن سعید، سیدنا ابوحذیفہ بن عتبہ، سیدنا سمرہ بن حبیب، سیدہ رفاعہ، سیدہ میمونہ بنات سیدنا ابوسفیان، سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ، سیدنا ابان بن سعید، سیدنا مروان بن حکم رضی اللہ عنہم اور کئی دیگر بڑے بڑے نامور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اسی چوتھی پشت میں جا کر نبی پاک کے ہم جدّ بنتے ہیں۔ کم وبیش ڈیڑھ درجن قبائل قریش میں سب سے اہم مقام اوّلیت سابقیت، ہجرت حبشہ وہجرت مدینہ اور کتابت وحی مبین اہم خدمت میں اسی چوتھی پشت کے اکثر اصحابِ رسول قرآن لکھتے نظر آتے ہیں۔ ''اعدائے قرآن انہی اصحاب پر زیادہ زیادہ سبّ وشتم کرنا تھا، یہی بنی ہاشم سمیت بنی عبدمناف بنتے تھے۔'' بنی ہاشم آلِ رسول کو آڑ بنا کر انہی ہم جدّ اصحاب رسول کو ''لِیَغِیۡظَ بِھِمُ الۡکُفَّار'' کفار کے غیظ وغصّہ کا نشانہ بننا تھا لہٰذا اہلِ اسلام سے چار پشت اجداد نبی (اور اس ذریعے سے ہم جدّ اصحابِ رسول) پر توجہ دلانی مقصود تھی۔

سیدنا معاویہ صلح حدیبیہ کے دن یا کچھ دن بعد ایمان لائے مگر اظہار ضروری نہیں سمجھا، عمرۂ قضا، ۸ھ میں مروہ کے پاس نبی مقدس کے سر مبارک کے بال کاٹنا ان سے ثابت ہے۔ حضرت عباس عمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابھی

تک اظہار اسلام نہ فرمایا تھا۔ اس میں کچھ مصلحتیں بھی تھیں۔ سیدنا معاویہ نہ فتح مکہ کے مؤمنین میں سے ہیں، نہ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں اور ہوں بھی تو ''کُلاً وَّ عَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی'' اللہ نے جنت کا وعدہ سب سے کر لیا ہے۔ پھر کسی کی کیا جرأت۔ اپنا انجام سوچیے۔

ائمہ حدیث بشمول امام بخاری اور امام مسلم نے ۱۶۳، احادیث رسول سیدنا امیر معاویہ سے روایت کی ہیں، امام بخاری اور امام مسلم تو ذرا سے شبہ پر بھی حدیث نہ لیتے تھے۔

بیٹے کی شان دیکھ کر جیسے باپ خوش ہوتا ہے غزوۃ البحر میں خواب کے اندر اُمّت کی شان دیکھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ یہی غزوۃ البحر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں سیدنا امیر معاویہؓ نے انجام دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک عہد میں مختلف علاقوں میں جو گورنر مقرر فرمائے ان میں سب سے بڑی تعداد جس قبیلہ کی ہے وہ بنی امیہ ہیں یعنی ۹ اُموی گورنر سیاسی، انتظامی خدمات پر نظر آتے ہیں۔

یہ تو ذکر ہو چکا کہ قرآن وحدیث یعنی کتابت وروایت وحی میں سیدنا زید بن ثابت کے بعد سیدنا معاویہ بن ابی سفیان ہی سب سے بڑھ کر اور برتر ہیں۔ جمع قرآن میں خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد قُریش کے لہجے میں قرآن مجید کی اقصائے عالم میں اشاعت کرنے والے سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابنِ عم ہی تو ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خادم ابوالاسود دوئلی کی نحوی خدمات کے بعد نقطے اور اعراب لگوانے والا، اموی حکمرانوں عبدالملک بن مروان اور ولید بن عبدالملک کا نائب السلطنت امیر حجاج بن یوسف ثقفی نظر آتا ہے۔.........عربی کتابت کے موجد سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ بتائے گئے ہیں۔ اکیدر (حاکم دومۃ الجندل کے بھائی) اور عبداللہ بن جدعان تیمی نے حیرہ اور انبار کے لوگوں سے اور انھوں نے اہل یمن سے لکھنا سیکھا تھا (صبح الاعشیٰ، جلد۳) پھر یہی مذکور بالا اکیدر جب مکّہ مکرّمہ آیا تو اُس سے حرب بن امیہ (والد سیدنا ابوسفیان) اور ابوقیس بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب نے ہجا اور رسم الخط سیکھا (فتوح البلدان، جلد۲، تاریخ مکہ) دوسری روایت میں ہے کہ ان لوگوں نے عبداللہ بن جدعان سے لکھنا سیکھا تھا (نقطے اور اعراب اُس وقت نہ ہوتے تھے) حرب بن امیّہ کے سعید بیٹے صہر رسول مقبول سیدنا ابوسفیان اگرچہ قریش کے علمبردار اور دفاع مکہ اور فوجی خدمات کے ذمہ دار تھے تاہم انھوں نے اہل مکہ کی تعلیم کے لیے مستقل طور پر ایک مکتب قائم کیا تھا۔ سیدنا فاروق اعظم اور دیگر کئی ساداتِ قریش نے اِسی مکتب ابی سفیان سے تعلیم پائی تھی (تاریخ مکہ، صفحہ۱۰، جلد۳) شاہان عرب وعجم کے نام دعوت اسلام کے جو نبوی خطوط بھیجے گئے اکثر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے قلم وحی رقم نے تحریر کیے تھے۔ یہ نامہ ہائے دعوتِ اسلام بھی تو حدیث رسول ہی تھے، جن کی کتابت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی راز دار (P.A) صحابی ہی کر سکتا تھا اور وہ حضرت معاویہ تھے۔

غزوہ تبوک کے موقع پر قیصر روم کا قاصد تنوخی اُس کا خط لے کر دربار نبوی میں حاضر ہوا، اشارۂ نبوی پر سیدنا عثمان ذی النورین نے ایک نہایت عمدہ پوشاک لا کر ہدیہ کے طور پر اُس کی گود میں رکھ دی۔ قیصر روم کا خط وصول کر کے نبی

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو میں بیٹھے ایک شخص کو دیا کہ پڑھ کر سنائے تنوخی کہتا ہے میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا ''یہ (صاحبِ رسول) معاویہ بن ابی سفیان ہیں'' (مسند احمد، البدایہ النہایہ، مجمع الزوائد) دیگر اصحاب کبار کی موجودگی میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ خصوصی خدمات کیا بھرپور اعتماد نبی کی دلیل نہیں، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وثیقہ جات پر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر کے علاوہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کو بطور گواہ پیش فرمایا (سیرۃ الحلبیہ)

تمیم داری رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر پر سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے بطور گواہ دستخط گویا اِن پانچوں کے خلفاء نبوی ہونے کی پیش گوئی تھی (سیرۃ الحلبیہ، صفحہ ۲۴۰، جلد ۳) یہاں تک کہ ایک مرتبہ جبریل امین بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یَا محمد اِقْرأْ مُعَاوِیَۃَ السَّلَامَ وَاسْتَوْصِ بِہٖ خَیْراً فَاِنَّہٗ اَمِیْنُ اللّٰہِ عَلٰی کِتَابِہٖ وَ وَحْیِہٖ وَ نِعْمَ الْاَمِیْنُ. (البدایہ والنہایۃ، جلد ۸، صفحہ ۱۲۰) ''اے محمد، معاویہ کو سلام کہیے اور اُسے نیکی کی تلقین کیجیے، وہ اللہ کی کتاب اور اس کی وحی کے امین ہیں اور (وہ) بہترین امین ہیں۔'' ظہورِ اسلام کے وقت مکہ کے ۱۷ یا ۲۰ آدمی لکھنا پڑھنا جانتے تھے جن میں ایک معاویہ رضی اللہ عنہ تھے (الحضارۃ الاسلامیہ) یہ ان کی بہترین تربیت اور علمی بلندی کی دلیل ہے۔

اسی طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گرامی قدر والدہ ماجدہ خوش دامنِ رسول سیدہ ہند بنت عُتبہ کا دوسرا نکاح سیدنا ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اُن سے پہلے جس شخص کے نکاح میں تھیں، وہ کسی سفر پر گیا ہوا تھا۔ اس دوران اُس کا کوئی دوست اُس خیمہ میں داخل ہوا جہاں سیّدہ ہند سورہی تھیں۔ قدموں کی آہٹ پر بیدار ہوئیں۔ مہمان کو بتایا کہ خاوند گھر میں نہیں ہے۔ وُہ آدمی چلا گیا مگر حاسدین نے اُن کے خاوند کو شکایت لگا دی کہ تیری عدم موجودگی میں یہاں غیر مرد آتا ہے۔ بات بڑھی تو سیّدہ ہند اپنے میکے چلی گئیں۔ دونوں خاندانوں میں جھگڑے کی صورت پیدا ہوگئی۔ آخر طے ہوا کہ ملکِ شام میں ایک کاہن ہے اُس کے سامنے معاملہ رکھا جائے اور اُس کے فیصلے کو تسلیم کیا جائے۔ سیّدہ ہند کے والد نے علیحدگی میں بار بار پوچھا کہ اگر تم سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو بتا دو، ایسا نہ ہو کہ وہاں جا کر ہماری رسوائی ہو۔ سیّدہ ہند نے عرض کیا ''ابّا محترم ایسی کسی بات کا تصور میں نہیں کرسکتی، بے شک کاہن سے معلوم کرا لو لیکن اتنا ضرور ذہن میں رہے کہ وہ بھی ایک انسان ہے، اُس کی بات غلط بھی ہوسکتی ہے۔ اگر یہ صورت ہوئی تو کیا بنے گا؟''

قریشی سردار عُتبہ بن ربیعہ نے بیٹی کو تسلّی دی اور کہا کہ اس کا انتظام میں نے کرلیا ہوا ہے۔ چنانچہ سیّدہ ہند کو لے کر فریقین کاہن مذکور کے پاس پہنچے۔ ''فَقَالَ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِزَانِیَۃ'' اُس نے کہا یہ بدکار تو نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک بادشاہ کو جنم دے گی جس کا نام مُعاویہ ہوگا۔ لوگوں نے نعرہ بلند کیا اور بہت خوشی کا اظہار کیا پھر واپس چلے آئے۔ خاوند نے سیّدہ ہند کا ہاتھ پکڑا، اس امّید کے ساتھ کہ جس معاویہ نامی بادشاہ کی خوشخبری دی گئی ہے وہ اس کے صُلب سے ہو۔ مگر سیّدہ ہند نے اُس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ اور کہا ''اللہ کی قسم اب تم میرے قریب بھی نہیں آسکو گے۔'' معاملہ ختم ہوگیا۔

اللہ کو یہی منظور تھا کہ سیّدہ ہند علمدارِ قریش، مکّہ مکرمہ میں پہلے تعلیمی مرکز کے بانی خُسرِ رسول عظیم صحابی سیدنا ابو

سفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی بنے جس کے گھر کو سیّدالرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے مثیلِ حرم کعبہ جائے پناہ قرار دینا تھا۔ دوسرے عظیم صحابی، کاتبِ وحیِ الٰہی، ہم زلفِ رسول اور نبیّ الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبتی بھائی اور بیس سال تک ملکِ شام کی حکومت پھر ۲۰، سال تک تمام مقبوضاتِ اسلامیہ کے بادشاہ اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھٹے خلیفہ راشد بننے والے امیر المؤمنین کی ماں بننا مقدر تھا۔ انبیاءِ سابقین بھی پہلے خبریں دے چکے تھے کہ ''آخری نبی کی خلافت مدینہ میں اور اُس کی بادشاہی شام میں ہوگی۔ گویا یہ کوئی دنیوی بادشاہ نہ تھا بلکہ اُس کی باشاہی نبی کی بادشاہی تھی۔ اُسی کی ماں بننے کا اعزاز سیّدہ ہند کو حاصل ہونے والا تھا۔ صرف یہی نہیں سبقتِ اسلام والی مقدس ہستیوں میں عظیم صحابیہ سیّدہ رملہ اُمّ حبیبہ جب اُمّ المؤمنین کے شرف سے مشرف ہوئیں تو سیّدہ ہند اُمِ اُمّ المؤمنین بن کر خوشدامنِ رسول ہونے کی یہ آخری نشان امتیاز بھی لے گئیں۔ ''یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا''

پھر سرکار دو عالم کی دُعا کہ اے اللہ معاویہ کے پیٹ کو علم (اور حلم) سے بھر دے جس علمیت وحکمت وحلم کی خبر دیتی ہے اُسے صرف ایمانی حس کے ساتھ ہی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اپنے اور غیر، مسلم اور غیر مسلم تمام علما اور سائنس دان سیدنا معاویہ کے پوتے خالد بن یزید کو پہلا کیمیا دان، سائنس دان ماننے پر مجبور ہیں۔ سیدنا معاویہ کے بعد سیدنا مروان کی اولاد کے اموی خلفاء، خلفائے دمشق ہوں یا امرائے اندلس علم کی آخری حدود تک پہنچے، انھوں نے علم کی سرپرستی کی حتیٰ کہ عباس بن فرناس (بربر نو مسلم قوم کے سپوت) نے اِسی عہد زریں میں ہوائی جہاز کی تھیوری دی اور علمی تجربات کیے۔ اگر آج بھی اندلس کے علمی انوار کو یورپ اور امریکہ کی زندگی سے خارج کر دیا جائے تو وہاں مہیب تاریک چھا جائے۔ تفصیل کا موقعہ نہیں شیخ الہند شیخ العرب والعجم محمود الحسن اموی نے دار العلوم دیوبند سے علوم کی چوٹیوں کو سر کرنا سکھایا تو مکہ مکرمہ کی سرزمین پاک پر مجاہد وفقیہہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی عثمانی گاذرونی نے حرم شریف کی پہلی باقاعدہ درسگاہ قائم فرمائی۔ سچ فرمایا تھا امت کے سب سے بڑے عالم (حبر الامۃ) سیدنا ابن عباس نے **اِذَا ذَهَبَ بَنُو حَرْب ذَهَبَ عُلَمَاءُ النَّاسِ** جب حرب (بنی امیہ) کا خاندان اٹھ گیا تو پوری دنیا کے علماء اُٹھ جائیں گے۔ (البدایہ والنہایۃ، جلد ۸، صفحہ ۲۲۹)

فیصلہ کن بات بقول مولانا احمد یار خان گجراتی کہ یہ ہے ''امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والے یا تو رافضی ہیں یا وہ سُنّی جو روافض کی صحبت میں رہ کر یا ان کی کتابیں پڑھ کر اپنے ایمان کی دولت برباد کر چکے۔'' اور ابن حجر کہتے ہیں: متقدمین کے ہاں سیدنا عثمان پر سیدنا علی کی فضیلت اور جنگوں میں سیدنا علی کے حق وصواب ہونے اور آپ کے مخالفوں (سیدنا معاویہ ودیگر اصحاب رسول) کے خطا پر ہونے کا اعتقاد ''تشیُّع'' کہلاتا تھا۔ باوجود اس کے کہ ایسا شخص حضرات شیخین (سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر رضی اللہ عنہما) کو مقدم اور افضل سمجھے۔'' **فالتشيع في عرف المتقدمين هو اعتقاد تفضيل علي علي عثمان و أن عليا كان مصيبا في حروبه و ان مخالفه مخطئ مع تقديم الشيخين وتفضيلهما**'' (حافظ ابن حجر، تہذیب التہذیب، جلد ۱، صفحہ ۹۴۔ ''انہاء السکن'' از مولانا ظفر احمد عثمانی صفحہ ۵۹)

القاب صحابہ کی معنویت

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

انسانی معاشرہ کی تعمیر و تشکیل میں ہر فرد اپنی صلاحیت کے لحاظ سے بلاشبہ کردار ادا کرتا ہے۔ بعض افراد کسی خاص شعبہ میں ایسی بے مثال خدمات سرانجام دیتے ہیں کہ وہی خدمت ان کی پہچان بن جاتی ہے۔ لقب درحقیقت ان خدمات کا لفظی اعتراف ہوتا ہے۔ لقب اس انسان کے حقیقی نام کے علاوہ اس کی پہچان ہوتا ہے۔ ابن الجوزی کے بقول **الالقاب جمع لقب، وھو اسم یدعی به الانسان سوی الاسم الذی سمی به.** (زاد المسیر، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۲، جلد:۲، ص:۲۰۸)

لقب کسی آدمی کی قدر و منزلت اور شخصی اوصاف کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ فیروز آبادی کا نقل کردہ یہ شعر بات کو مزید واضح کرتا ہے:

وقلّما أبْصَرَتْ عیناکَ ذالقبٍ
اِلَّا و معناه أن فتّشتَ فی لَقَبِهٖ

تم نے کسی صاحب لقب کو نہیں دیکھا ہوگا مگر ذرا تلاش کرنے پر اس کے اوصاف اس کے لقب میں مل سکتے ہیں۔

قرآن کریم نے **وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ** (الحجرات:۱۱) کے ذریعہ کسی کو برے القاب سے یاد کرنے سے منع فرمایا۔ اس سے یہ نتیجہ واضح ہے کہ اچھا لقب ضرور رکھا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ کبار صحابہ میں سے جس میں جو وصف اور کمال دوسرے سے زائد ہوتا اس کو اسی لقب سے ملقب فرماتے۔ امین الامت ابوعبیدۃ بن الجراح کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ عینی نے اسی بات کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

والنبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم خص کل واحد من کبار الصحابة بفضیلة واحدة وصَفَهٗ بها فاشعر بقدر زائد فیها علی غیره. (مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، جلد ۸، ص:۲۳۸، فتح الباری جلد ۷، ص:۹۳ پر بھی یہ الفاظ موجود ہیں)

مفسرین نے ان القاب کی درج ذیل مثالیں بھی بیان کی ہیں:

امام قرطبی لکھتے ہیں:

الا تری ان النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم لقب عمر بالفاروق، وأبابکر بالصدیق وعثمان بذی النورین وخزیمة بذی الشهادتین وأباهریرة بذی الشمالین وبذی الیدین فی اشباه ذلک.

ایک روایت نقل کرنے کے بعد امام موصوف لکھتے ہیں:

وحمزة باسد اللّٰه و خالداً بسیف الله.

(الجامع لاحکام القرآن جلد ۸،ص: ۳۳۰، زمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل دار الکتب العربی، بیروت، جلد ۴، ص: ۳۷۰)

علامہ آلوسی کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لقب کرم اللہ وجہہٗ بھی ہے۔

(روح المعانی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۹۹۴، جلد ۱۳، ص: ۳۰۶)

امام قرطبی نے اس حقیقت کو بھی بیان فرمایا کہ آپ جس صحابی کے لیے کسی وصف کو بیان فرما دیتے وہ اس کے لیے عظیم ترین اعزاز ہو جاتا۔

وقد وصف رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم عددا من اصحابه بأوصاف صارت لهم من أجل الالقاب. (الجامع لاحکام القرآن، دار احیاء التراث العربی بیروت، جلد ۸، ص: ۳۳۰)

یہ القاب مفرد اور مرکب دونوں قسم کے ہیں جیسے صدیق، **سید اور امین هذه الامه** وغیرہ؛ گروہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور فرد سے بھی جیسے مہاجرین وانصار اور حواری رسول وغیرہ، صحابہ کرام کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابیات کو بھی ان کے مقام و مرتبہ، خدمت خلق اور ذاتی شرف کے پیش نظر القاب عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علمائے امت نے بھی بعض صحابہ کرام کو ان کے اوصاف حسنہ اور خدمات جلیلہ کے عوض اچھے القاب سے یاد کیا ہے، جیسے ساقی الحرمین اور ذوالنورین وغیرہ۔ ذیل میں صحابہ وصحابیات کے چند القاب مع پس منظر ووجہ تسمیہ ولقب کے درج کیے جاتے ہیں:

(الف) ایسے القابات جو کسی گروہ / جماعت صحابہ کے ہیں:

صحابی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہِ راست فیض یاب ہونے والی جماعت کا معروف ترین لقب ''صحابی'' ہے۔ رضوان الٰہی کا مژدہ جانفزا اسی گروہ کو سنایا گیا۔ تورات اور انجیل میں اسی برگزیدہ گروہ کے اوصاف وکمال کا ذکر کیا گیا۔ (سورۃ الفتح: ۲۹)

صحابی کا لقب خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا: السلام علیکم اے مومنو! ہم بھی ان شاء اللہ تمھارے پاس آنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے دینی بھائیوں کو دیکھیں صحابہ نے عرض کی **او لسنا اخوانک یا رسول الله** کہ کیا ہم آپ کے دینی بھائی نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **انتم اصحابی و اخواننا الذین لم یاتوا بعد** تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے دینی بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو امت کے لیے امان قرار دیا۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب

بیان ان بقاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان لاصحابہ وبقاء......)

آپ نے ان لوگوں کے بارہ میں خیر امتی فرمایا۔(نفس مصدر)

ان ہی فضائل وکمالات کی بنا پر صحابہ کا خرچ کیا ہوا ایک کلوگرام دوسروں کے احد پہاڑ کے سونے سے بھی بہتر ہے۔اسی علوِ شان کی وجہ سے سبّ وشتم صحابہ کو جرم قرار دیا۔(نفس مصدر)

فضائل ومناقب صحابہ کے اس تذکرہ کے بعد صحابی کی تعریف سمجھنا بھی ضروری ہے۔ابن حجر کے نزدیک اس کی صحیح ترین تعریف یہ ہے کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت ایمان میں زیارت کی اور اسی حالت پر اسے موت آئی۔

ان الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مومنا بہ و مات علی الاسلام.(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، دار صادر بیروت ۱۳۲۸ھ جلد اول ص:۷)

صحابی کی معرفت کے ذرائع درج ذیل ہیں:(ان تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیے: تدریب الراوی، المکتبۃ العلمیۃ، مدینہ منورہ، ۱۳۹۲، جلد ۲، ص:۲۱۳-۲۱۴)

(۱)　تواتر: حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور عشرہ مبشرہ کے بارے میں تواتر سے معلوم ہے کہ وہ صحابی ہیں۔

(۲)　استفاضہ: وہ صحابہ جن کی شہرت تواتر سے کم درجہ کی ہو جیسے ضمام بن ثعلبہ اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہما۔

(۳)　صحابی کا قول: کوئی صحابی یہ گواہی دے کہ فلاں شخص صحابی ہے۔حضرت حممۃ بن ابوحممۃ الدوسی اصفہان رضی اللہ عنہما میں پیٹ کی بیماری سے فوت ہوئے۔آپ کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری نے شہادت دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ شہید ہوں گے۔

(۴)　تابعی کی خبر: کوئی تابعی بتائے کہ فلاں شخص صحابی ہے۔

(۵)　کوئی شخص بشرط ثبوت ودلائل صحابی ہونے کا دعویٰ کرے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے سو سال بعد کسی کا دعوائے صحابیت قبول نہ ہوگا۔

علماء نے صحابہ کے بارہ طبقات کی تقسیم اس طرح کی ہے:

(۱)　وہ اصحاب جنھوں نے مکہ میں اسلام قبول کرنے میں پہل کی جیسے خلفائے اربعہ۔

(۲)　وہ اصحاب جنھوں نے دارالندوہ میں کفار کے اجلاس سے پہلے اسلام قبول کیا۔

(۳)　حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے۔

(۴)　اصحاب بیعت عقبہ اولی۔

(۵)　اصحاب بیت عقبہ ثانیہ۔

(۶)　اولین مہاجرین جو قباء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدینہ منورہ میں داخلہ سے پہلے ملے۔

(۷)　اہل بدر

(۸)　غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ کے درمیان ہجرت کرنے والے۔

(۹)　بیعت رضوان کے شرکاء

(۱۰)　صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکہ سے پہلے ہجرت کرنے والے۔

(۱۱)　فتح مکہ میں اسلام قبول کرنے والے۔

(۱۲)　وہ بچے جنھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔(مقدمہ الاستیعاب جلد اول، ص:۹۳)

مہاجرین:

یہ صحابہ کرام کے اس گروہ کا لقب ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اپنا وطن اور قبیلہ چھوڑ مدینہ کی جانب ہجرت کی، اور مدینہ میں جنھوں نے ان کی مدد کی انھیں انصار کا لقب دیا گیا۔ جس کی تفصیل آئندہ سطروں میں آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین اور ان کے پیروکاروں کے لیے اپنی رضا، جنت اور فوز عظیم کی خوشخبری سنائی۔

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَداً ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (توبہ:۱۰۰)

مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے اور جنھوں نے اچھائی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے جنتیں تیار کیں جن کے نیچے دریا جاری ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ عظیم کامیابی ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے کہ مہاجرین اولین کا مرتبہ انصار مدینہ سے کئی وجہ سے افضل ہے۔

(۱)　مہاجرین سابقین انصار اور باقی مسلمانوں سے اس لیے افضل ہیں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لائے اور ان کا ایمان لانا ہی تمام فضیلتوں کا مبدأ اور منبع ہے۔

(۲)　مہاجرین اولین مسلسل تیرہ سال کفار قریش کی زیادتیوں اور ظلم وستم کا شکار ہوتے رہے اور تمام سختیوں پر صبر کرتے رہے۔

(۳)　انھوں نے اسلام اور رسول اللہ کی خاطر اپنا وطن، عزیز واقارب، گھر بار، تجارت اور باغات غرض سب کچھ چھوڑا اور اسلام ہی کی خاطر تمام طرح کے مصائب برداشت کیے۔

(۴)　رسول اللہ کے پیغام اور شریعت کو قبول کرنے کا دروازہ مہاجرین اولین نے کھولا۔ انصار نے ان کی اقتدا کی اور ان کی مشابہت اختیار کی اور مقتدیٰ مقتدی سے افضل ہوتا ہے۔

(تبیان القرآن، فرید بک اسٹال لاہور، ۲۰۰۰ء جلد ۴، ص: ۷۰۸۔۷۰۹)

اس سلسلہ میں علامہ طیبی کی عبارت درج ذیل ہیں:

ولکن لا یبلغون رتبة المهاجرین السابقین الذین اخرجوا من دیارهم، و قطعوا عن احبابهم و اقاربهم وحرموا اوطانهم و اموالهم وهم رضوان الله علیهم ما بالوا بذلک بآلة لاجل رضی الله ورضی رسوله، واعلاءً لدین الله وسنة رسوله. (الکاشف عن حقائق السنن، جلد ۱۱، ص: ۳۳۲)

انصار:

صحابہ میں وہ خوش بخت انفاس جنھوں نے مدینہ منورہ میں خاتم المرسلین اور مہاجرین کی مہمان نوازی کا شرف حاصل کیا انھیں انصار کا لقب عطا ہوا۔

قرآن کریم نے درج ذیل الفاظ میں ان کی نصرت واعانت کا تذکرہ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ ایسے مدد گاروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی رزق ملتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ. (الانفال: ۷۴)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور ان کی نصرت کی یہی لوگ حقیقت میں مومن ہیں ان کے لیے بخشش اور عزت والی روزی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار نام خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب۔)

انصار کے فضائل ومناقب آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان فرمایئے۔ انصار سے اظہار محبت ان الفاظ میں فرمایا:

انتم من أحب الناس الیّ. (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب فضائل الانصار)

ترجمہ: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو۔

لطف وکرم اور محبت کا یہ انداز بھی ملاحظہ ہو: ''اگر انصار کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی ان کے ساتھ میدان اور گھاٹی میں چلوں۔'' **و لولا الهجرة لکنت امراً من الانصار** (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب الانصار)

ترجمہ: ''اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا فرد ہوتا۔''

علامہ طیبی کے بقول یہ انصار کی عزت افزائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ان کے اکرام واحترام کی رغبت دلائی ہے۔ (الکاشف عن حقائق السنن، کراچی، ۱۴۱۳ھ، جلد ۱۱، ص: ۳۳۲) ان کے لیے دعائے مغفرت کی تو سحاب جود وکرم ہی برسا دیا:

اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار وأبنآء أبنآء الأنصار. (نفس مصدر)

ترجمہ: اے اللہ! انصار، ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

ایک روایت میں **ولموالی الانصار** یعنی انصار کے غلاموں کی بھی مغفرت فرما۔ (نفس مصدر)

آپ نے انصار کو اپنا معتمد خاص قرار دیا اور ان کے جذبہ ایثار وقربانی کی قدر کرتے ہوئے امت کو یہ نصیحت کی:

''مسلمان بڑھتے رہیں گے اور انصار کم ہوتے رہیں گے۔ تم ان کی نیکیوں کو قبول کرنا اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرنا۔'' (نفس مصدر)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔'' **وفی کل دور الانصار خیر**. (نفس مصدر)

مگر اس کے باوجود ان کی فضیلت کی ترتیب یہ ارشاد فرمائی۔ **خیر دور الانصار بنو النجار**. سب سے بہتر گھر بنونجار کا ہے پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنوالحارث بن خزرج اور بنوساعدہ۔

چونکہ ''انصار کی محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ان حب الانصار وعلی رضی اللہ عنہم من الایمان) اس لیے صحابہ انصار کا حد درجہ احترام کرتے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خادم رسول حضرت انس بن مالک اور حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہما اکٹھے سفر کررہے تھے اور جریر، حضرت انس کی خدمت کررہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ کہہ کر خدمت گزاری سے منع کیا کہ میں جب سے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو میں نے قسم کھائی کہ جب بھی کسی انصاری کے ساتھ جاؤں گا اس کی خدمت کروں گا۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

عشرہ مبشرہ:

یہ وہ دس خوش نصیب صحابہ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں جنت کی نوید سنائی۔

سعید بن زید سے روایت ہے:

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم عاشر عشرۃ فقال: ابوبکر فی الجنۃ، وعمر فی الجنۃ، وعثمان فی الجنۃ، وعلی فی الجنۃ، وطلحۃ فی الجنۃ، والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن فی الجنۃ فقیل لہ من التاسع قال انا. (سنن ابن ماجہ، داراحیاء الکتب العربیۃ ۱۹۵۲ء جلد اول ص:۴۸، رقم الحدیث ۱۳۳۰)

حضرت شیخ عبدالحق لکھتے ہیں:

''ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر وسعد ابن وقاص وعبدالرحمٰن ابن عوف وابی عبیدۃ بن الجراح وسعید بن زید ایں دہ تن از صحابہ مشہور ند بہ عشرۂ مبشرہ از جہت بشارت دادن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشاں را بجنت۔''

(اشعۃ اللمعات، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، جلد۴، ص:۶۷۱)

اہل البیت:

اہلِ بیت تین طرح کے ہیں

(۱) اہل بیت ولادت: یعنی بنات طاہرات اوران کی آل

(۲)　　اہل بیت سکنیٰ: ازواج مطہرات

(۳)　　اہل بیت نسب: بنو ہاشم

اصحاب بدر:

حق و باطل کے پہلے معرکہ (۲ ہجری) میں جن ۳۱۳ (تعداد کے بارہ میں مختلف روایات کے لیے ملاحظہ فرمائیے: فتح الباری، دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۹۸۱ء جلد ۷ ص: ۲۹۱-۲۹۲) اصحاب رسول نے حق کی نمائندگی کرتے ہوئے اس دن کو یوم الفرقان بنایا، ان کی جاں نثاری کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ صلہ دیا:

اعملوا ما شئتم وجبت لکم الجنة او فقد غُفِرَت لکم. (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شہد بدراً)

ترجمہ:　اے اہل بدر! اب تم جو بھی کرو تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت واجب کردی ہے یا تمھیں معاف کر دیا ہے۔

حافظ ابن حجر ''اعملو'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **للتشریف و التکریم و المراد عدم اخذة بما یصدر عنهم بعد ذلک.** (فتح الباری جلد ۷، ص: ۳۴۰ دیکھیے)

اس غایت درجہ تعظیم وتکریم کی بنا پر خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان ۳۱۳ نفوس قدسیہ کو اصحاب بدر کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب بدر کو **افضل المسلمین** بھی قرار دیا ہے۔ (نفس مصدر، ص: ۳۱۲)

اصحاب الشجرۃ:

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے چودہ سو سے زائد (تعداد کے بارہ میں مختلف اقوال اور ان میں تطبیق کے لیے فتح الباری جلد ۷، ص: ۳۴۰ دیکھیے) جاں نثاروں نے حدیبیہ کے مقام پر ایک درخت کے نیچے بیعت کرکے عزم واستقامت کی داستان رقم کی۔ قرآن کریم نے اس گروہ کو اللہ کی رضا کی بشارت ان الفاظ میں دی۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. (سورۃ الفتح: ۱۸)

ترجمہ:　بے شک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

ان نفوس مطہرہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب الشجرہ کے لقب سے یاد کیا اور **رضی اللّٰہ عن المؤمنین** کی وضاحت اس حدیث میں فرمائی: **لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ** . ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل اصحاب الشجرۃ......)

اہل الصفۃ / أضیاف الاسلام:

اہل صفہ سے مراد وہ صحابہ کرام ہیں جو فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتے تھے اور ان کے پاس رہنے کی کوئی جگہ نہ تھی یہ

سب لوگ مسجد نبوی کے پچھلے حصے میں شمال کی طرف ایک سایہ دار جگہ میں سکونت رکھتے۔ ان کی تعداد دس سے کم ہوتی اور بعض اوقات ۴۰۰ تک جا پہنچتی۔ (تفصیلات مع حوالہ جات کے لیے راقم کی کتاب ''سماجی بہبود تعلیمات نبوی کی روشنی میں'' ناشر مکتبہ جمال کرم لاہور ۲۰۰۵ء ص: ۳۲ ملاحظہ فرمائیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلاؤ تا کہ دودھ کے ایک پیالہ سے وہ بھی سیراب ہو جائیں۔ اس روایت میں ان نفوس قدسیہ کے لیے اہل صفہ اور اَضیاف الاسلام دونوں القاب آئے ہیں۔

الحق اهل الصفة فادعهم فهم اضياف الاسلام.

(مستدرک حاکم، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ، جلد ۳، ص: ۱۷، رقم الحدیث ۴۲۹۱)

(ب) وہ القاب جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منفرداً کسی صحابی کو عطا کیے:

صدیق:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا معروف ترین اور زبان زد عام لقب ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس لقب کے حوالہ سے قاضی سلمان منصور پوری کی تحقیق ہدیہ قارئین ہے۔ اس میں ضمناً آپ کے دو دیگر القاب (ثانی اثنین اور خلیفۂ رسول) کا بھی تذکرہ ہے۔ فرماتے ہیں:

صدیق معرفت صدق کا عارف ہوتا ہے۔ اس کے احوال واقوال، عزم وارادہ مستقیم، احسن، قوی اور راسخ ہوتے ہیں۔ اس کا واحد مقصود ''رضائے حق'' ہوتا ہے یہ وہ کمال ہے جو کمال نبوت سے ملا ہوا ہے۔ یہ وہ سراج ہے جو چراغ نبوت سے روشن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ. (النسآء ۶۹)

ترجمہ: خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کو اللہ کے انعام یافتہ بندوں یعنی انبیاء اور صدیقوں کی معیت دی جائے گی۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں صدیقیت ومحدَّثیت پر بحث لطیف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صدیق اصل فطرت میں ذات پاک نبی سے قریب تر ہوتا ہے وہ جو تعلیم نبی اللہ سے حاصل کرتا ہے اس کے دل میں ایسی راسخ ہو جاتی ہے گویا وہ علوم اسی کے دل سے نکلے تھے۔

صدیق پر انوار وحی نبوت کا انعکاس ہوتا ہے اور تعاقب ورود انوار سے۔ تاثیر وتاثر، فعل وانفعال کا ایسا تسلسل قائم ہو جاتا ہے کہ صدیق فنا وفدا کے منصب پر ممتاز ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت یہ کیفیت ہوتی ہے کہ نبی کی روحانیت صدیق کی زبان پر تکلم کیا کرتی ہے۔

صدّیقیت کے انھی احوال پر اُن احادیث میں اشارہ ہے جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مصاحبت اور زر و مال کی فدیہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احسان ومنت محمدؐ پر سب سے بڑھ کر ہے۔ دوسری حدیث میں لو کنت اتّخذتُ خَلِیلًا لَاتّخذتُ ابا بکرٍ خلیلاً ولکنَّ اللّٰہ اتّخَذَنی خلیلاً. یعنی اگر میں مخلوق میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ مگر مجھے تو اللہ نے اپنا خلیل بنالیا۔

صدیقِ امت بالاتفاق ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ آپ کے سوا اور کوئی اس لقب سے ملقب نہیں ہوا۔ قرآن مجید میں ان ہی کو ثـانـی اثنین فرمایا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام میں کسی دوسرے کو ثانی رسول نہیں بتایا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی سب سے پہلے حج اسلام کا سردار ''امیر الحج'' بنایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سب سے آخری غزوہ تبوک میں سب سے بڑی فوج کا سپہ سالار بنایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موجودگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا اور صحابہ میں صرف وہی ہیں جو خلیفہ رسول اللہ کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔ دیگر خلفائے راشدین ''امیر المؤمنین'' کے لقب سے مخاطب کیے جاتے تھے۔ ان سب واقعات کی وجہ یہی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ''صدیق'' تھے اور صدیق ہی نبی اللہ سے قریب تر ہوتا ہے۔

(سلمان منصور پوری، قاضی محمد سلیمان، الجمال والکمال، مکتب الدعوۃ الاسلامیہ پاکستان ۱۹۶۲ء ص: ۱۵۰۔۱۵۱)

آپ کو یہ لقب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق میں سبقت پر ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو حلفاً فرماتے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل کیا ہے۔ (فتح الباری جلد ۷، ص: ۹ (۹۳۶) العینی، ابو محمد محمود (۸۵۵ھ)، عمدۃ القاری، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۱۴۰۶، جلد ۱۶، ص: ۱۷۲) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ نام معراج کی تصدیق پر عطا ہوا۔ (عمدۃ القاری، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ۱۴۰۶، جلد ۱۶، ص: ۱۷۲)

عتیق:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حسن وجمال یا نیکی وخیرات میں سبقت کی بنا پر کہا جاتا ہے۔ (نفس مصدر)

امیر الشاکرین:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس لقب کا ذکر علامہ عینی نے کیا ہے اور لکھا ہے کے عزیمت اور قربانیوں کی ایک داستان رقم کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عملاً جس شکر وامتنان کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کی بنا پر آپ کی امیر الشاکرین آپ کو امیر الشاکرین کہا جاتا ہے۔ (نفس مصدر) محمد الصلابی نے ''الـصـاحـب''، ''الاتقی''، اور '' الاواہ'' بھی آپ کے لقب ذکر کیے ہیں۔ (ابوبکر الصدیق، شخصیۃ وعصرۃ دار ابن کثیر ۲۰۰۳ ص: ۱۷۔۱۹)

فاروق:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں شدّت وجلال تھا جس کی وجہ سے شروع اسلام میں آپ نے مسلمانوں کی شدید مخالفت کی۔ آپ کے قبول اسلام سے حق وباطل میں فرق واضح ہوگیا۔ لانـه فـرق بـاسـلامه من الحق و الباطل.

(السنوسی، دارالکتب العلمیۃ بیروت، جلد۶،ص:۱۹۹)

مسلمان مشکل اور پریشان کن حالات سے نکل آئے وکان اسلامہ فتحاً علی المسلمین وفرجا لھم من الضیق. (الاصابۃ جلد۲،ص:۵۱۸) اس وجہ سے آپ کو فاروق کہا جاتا ہے لیکن یہ لقب آپ کو کس نے کب عطا کیا اس بارے میں کوئی واضح روایت نہیں مل سکی۔ وأما لقبہ فھو الفاروق باتفاق، فقیل اول من لقبہ بہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ......وقیل اھل الکتاب......وقیل جبرئیل. (فتح الباری جلد۷،ص:۴۴، عمدۃ القاری جلد۱۶،ص:۱۹۲)

محدَّث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر. (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب......) کہ سابقہ امتوں میں محدث ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی اس مقام پر فائز ہو تو وہ عمر ہیں۔ لفظ محدث کی وضاحت شارحین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق کی ہے۔(فتح الباری جلد۷،ص:۵۰، الکاشف عن الحقائق السنن جلد۲۲،ص:۲۲۹، تحفۃ الاحوذی، نشر السنۃ ملتان، جلد۴،ص:۳۱۷)

علامہ ابن المالکی کی رائے میں محدث وہ ہے جس کے دل میں ملاءِ اعلیٰ سے القاء ہو **والمحدث فی الحقیقۃ انما ھو من اُلقِی فی قلبہٖ شیٌٔ من الملاِ الاعلی.** گویا محدث کا دل اخبار غیب کا محل ہوتا ہے اور یہ درحقیقت صافی قلب کے حامل لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکریم ہے۔ ان کی اسی فراست کا تذکرہ حدیث میں ہے:

اِتَّقُوا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰہِ.

ابن العربی کے بقول ایسے دلوں کے مقابل لوح محفوظ آجاتی ہے پھر اس مقام کے حامل لوگ ایسی آوازیں سنتے ہیں جن کو دوسرے نہیں سن سکتے اور ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جن سے دوسرے آگاہ نہیں ہوتے۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ عراق میں تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں لیکن حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے طویل فاصلہ کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کی آواز کو سنا۔(علامہ ابی، اکمال اکمال المعلم، دارالکتب العلمیۃ بیروت، جلد۶،ص:۲۰۴ ملخص)

امیر المؤمنین:

تاریخ اسلام میں سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کو کہا گیا۔ شفاء بنت عبداللہ کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ لبیدؓ بن ربیعہ اور عدیؓ بن حاتم مدینہ منورہ آئے ان کی ملاقات حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انھوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا امیر المؤمنین سے ہماری ملاقات کی اجازت لے دیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کہا **السلام علیک یا امیر المؤمنین**، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کیا،

تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: **انت الامیر ونحن المؤمنون** کہ آپ امیر ہیں اور ہم مؤمن۔ اس کے بعد امیر المؤمنین کے لقب کا استعمال شروع ہوا۔ (مجمع الزوائد، مؤسسۃ المعارف بیروت ۱۹۸۶ء جلد ۹ ص: ٦٤)

ذوالنورین:

حضرت عثمان بن عفان اس لقب سے مشہور ہوئے۔ (فتح الباری جلد ۷، ص: ۵۴) آپ کو ذوالنورین کہنے کی وجہ علماء نے یہ لکھی ہے کہ آپ کے عقد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں، رقیہ اور ام کلثوم آئیں۔

(اکمال اکمال المعلم جلد ٦، ص: ۲۰٦، الاصابہ جلد ۲، ص: ٤٦۲)

ابوتراب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عم زاد بھائی اور داماد سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے فضائل سب سے زیادہ بیان ہوئے۔ **من کنت مولاہ فعلی مولاہ**۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کے لیے فرمایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ابوتراب کے نام سے پکارا اور یہ نام آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔

صحیح مسلم میں اس لقب کا پس منظر اس طرح بیان کیا گیا ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور علی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا تو پوچھا **این ابن عمک** کہ تمھارا عم زاد کہاں ہے۔ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی شکر رنجی ہوگئی جس سے ناراض ہو کر وہ گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے کہا جاؤ دیکھو وہ کہاں ہیں۔ اس شخص نے آکر اطلاع دی کہ وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک جانب سے ان کی چادر ڈھلکی ہوئی تھی اور ان پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ رسول اللہ اپنے ہاتھوں سے وہ مٹی جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے **قم ابا التراب قم ابا التراب**. (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ) ابن اسحاق کے حوالے سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے:

ابن اسحاق: حدثنی بعض اھل العلم ان علیا کان اذا غضب علی فاطمۃ فی شئی لم یکلمھا بل کان یأخذ ترابا فیضعہ علی رأسہ، وکان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رأی ذلک عرف فیقول مالک یا ابا تراب. (فتح الباری ۱۰/۵۸۸)

سیرت حلبیہ میں ہے کہ غزوہ ذوعشیرہ میں آپ کو خاک میں اٹے ہوئے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''**یا ابا تراب**'' ارشاد فرمایا۔ (سیرت حلبیہ جلد ۲، ص: ۱٤۲)

امین الامت:

حضرت ابوعبیدہ بن جراح اجلہ صحابہ میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو امین الامت کا لقب

عطا فرمایا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیجئے جو ہم کو اسلام اور سنت کی تعلیم دے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

هذا امين هذه الامة. یہ اس امت کے امین ہیں۔(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل ابی عبیدۃ بن الجراح)

ایک روایت میں ہے **امينا حق امين** یعنی وہ شخص بھیجوں گا جو امین ہے اور یقیناً امین ہے۔یعنی **امينا مستحقا لان يقال له امين.** (تحفۃ الاحوذی جلد۴،ص:۳۳۶)

حضرت ابوعبیدہ کے لیے یہ یقیناً بہت بڑا اعزاز تھا اسی لیے جب آپ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تو لوگ دیکھنے لگے کہ یہ اعزاز کس کو ملتا ہے کیونکہ یہ اعزاز عارفین کی نظر میں نجران کی بادشاہت سے بھی عظیم تھا۔

اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

ما احببت الامارة قط الا مرّةً واحدةً فذكر القصة کہ میں نے صرف ایک مرتبہ خواہش کی کہ مجھے امارت ملے اور پھر حضرت ابوعبیدہ کا قصہ بیان کیا۔یہاں ولایت وامارت کی رغبت نہیں بلکہ صفت مذکورہ کا حصول اصل مقصد تھا۔
(فتح الباری جلد۷،ص:۹۴،عمدۃ القاری جلد۱۶،ص:۲۳۹)

امام اُبّی لکھتے ہیں کہ امین وہ شخص ہوتا ہے جس کی حفاظت ونگرانی میں کوئی چیز دی جائے اور وہ حفاظت کا حق ادا کرے۔**الامانة وهى قوة الرجل على القيام بحفظ ماوكل الى حفظة.** (اکمال اکمال المعلم جلد۶،ص:۲۴۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رعیت کی خبر گیری کے لیے شام گئے تو حضرت ابوعبیدہ کے مکان پر بھی گئے وہاں تلوار اور سواری کے جانور کے علاوہ سامان دنیا میں سے کچھ نہ تھا یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا:

صدق رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم انت امين هذه الامة. کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ آپ اس امت کے امین ہیں۔(نفس مصدر،ص:۲۴۶)

حواریٔ رسول:

حضرت زبیر بن عوام کا لقب ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **ان لكل نبى حواريا وان حوارى الزبير.** (صحیح بخاری، کتاب المناقب) ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

حواری کے معنی ناصر ومددگار کے ہیں۔(سنن الترمذی، ابواب المناقب، مناقب الزبیر) ہر صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخلص معاون ومددگار تھا تو پھر حضرت زبیر کی کیا تخصیص؟ علامہ عینی اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے پاس مشرکوں کی کون جاسوسی کرے گا۔ حضرت زبیر نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں، آپ نے تین بار استفسار فرمایا تو تینوں بار آپ نے جواب دیا کہ دشمن سے میں آپ کو باخبر کروں گا۔ یہ یقینی بات ہے کہ ایسے وقت میں مدد کرنا دوسرے اوقات کی نسبت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ **ولا شک انہ فی ذلک الوقت نصر نصرۃ زائدۃ علی غیرہ.** (عمدۃ القاری جلد ۱۶، ص: ۲۲۳)

ساقی الحرمین:

عہد فاروقی میں سخت قحط سالی کا دور آیا، بارش کو لوگ ترس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت یہ دعا کی:

ان کنا نتوسل الیک بنبینا متسقیفا و انا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا. (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، ابواب الاستسقاء)

اے اللہ! ہم تیرے پاس اپنے پیغمبر کا وسیلہ لایا کرتے تھے اور تو ہم کو سیراب کر دیتا تھا، اب ہم تیری جناب میں اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر پانی برسا۔

حضرت عباس نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی، اللہ تعالیٰ نے خوب مینہ برسایا۔ (آپ کی دعاء الاستیعاب میں مختلف روایات کو اکٹھا کر کے لکھی گئی ہے۔ جلد ۲، ص: ۳۶۰) لوگ حضرت عباس کے پاس گئے اور کہا: **ھنیأ لک ساقی الحرمین.** مبارک ہو! اے ساقی حرمین۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۵ھ جلد ۲، ص: ۳۶۱)

سید الشہداء:

یہ لقب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

سید الشھداء حمزۃ بن عبد المطلب ورجل قام الی امام جائر فأمرہ ونھاہ فقتلہ.

(مجمع الزوائد جلد ۹، ص: ۲۷۱ (۶۴) مجمع الزوائد جلد ۹، ص: ۲۷۱)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سید الشہداء ہیں اور جو بھی ظالم و جابر حکمران کے سامنے ڈٹ جائے اسے منکرات سے روکتے ہوئے شہید ہو جائے وہ بھی اس اعزاز کا حق دار ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عہد رسالت مآب میں جس ظلم و ستم سے شہید کیے گئے وہ یقیناً اس لقب کے مستحق ہیں۔

اسد اللہ واسد رسولہ:

یہ بھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لڑتے ہوئے خود حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انا اسد اللّٰہ و اسد رسولہ. میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہوں۔ (مجمع الزوائد جلد ۹ ص:۲۷۱)

دوسری روایت میں ہے کہ جبرئیل نے حاضر ہوکر کہا:

ان حمزۃ مکتوب فی السماء اسد اللّٰہ واسد رسولہ. آسمانوں میں حمزہ کو 'اسد اللہ واسد رسولہ'' لکھا گیا ہے۔ (فتح الباری جلد ۷، ص:۳۷۱)

امام عسقلانی آپ کے دونوں القاب کے بارہ میں لکھتے ہیں:

ولقب النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اسد اللّٰہ وسماہ سید الشہداء. (الاصابہ جلد اول، ص:۳۵۴)

سید:

امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارہ میں آقا کریم کا ارشادِ گرامی ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منبر پر سنا اس وقت امام حسن آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ ایک بار لوگوں کو دیکھتے اور ایک بار امام حسن کی طرف، پھر فرماتے:

انّ ابنی ھذا سید ولعل اللّٰہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین. میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ اس کے باعث مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین)

ذی الجناحین:

حضرت جعفر بن ابی طالب غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ آپ کے دونوں بازو دوران جنگ کٹ گئے تھے ان کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو پر عطا کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَرَّبِی جعفر اللیلۃَ فی مَلا من الملائکۃ وھو مخضب الجناحین بالدم. آج رات جعفر فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اڑتے ہوئے میرے پاس گزرے ان کے دونوں پر خون سے رنگین تھے۔ (فتح الباری جلد ۷، ص:۷۶)

ایک روایت میں ہے:

ان جعفر یطیر مع جبرئیل ومیکائیل لہ جناحان عوضہ اللّٰہ من لدیہ. جعفر جبرئیل اور میکائیل کے ساتھ اڑ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دونوں بازوؤں کے بدلے دو پر عطا کر دیے۔ (نفس مصدر)

اسی وجہ سے حضرت جعفر کو 'طیار'' بھی کہا جاتا ہے۔ (الکاشف عن حقائق السنن جلد ۱۱، ص:۲۹۱)

جناحین کے بارہ میں سُہیلی نے کہا ہے کہ یہ پرندوں کی طرح نہیں کیونکہ انسان کی صورت سب سے افضل ہے۔

فالمراد بالجناحین صفۃ ملکیۃ وقوۃ روحانیۃ اعطیھا جعفر. پروں سے مراد صفت ملکیہ اور قوت روحانیہ ہے جو حضرت جعفر کو عطا کی گئی۔ (فتح الباری جلد ۷، ص:۵۱۵)

پروں کی کیفیت پر امام ابن حجر کا تبصرہ بہت جامع ہے چونکہ روایات سے ان پروں کی صحیح کیفیت معلوم نہیں ہوتی۔ اس لیے ان کی حقیقت معلوم کرنے کے بجائے ان پر ایمان لانا چاہیے۔ (فتح الباری جلد ۷، ص: ۵۱۶)

آپ کو یہ فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال اطاعت ومحبت اور غزوۂ موتہ میں جاں نثارانہ شہادت پر نصیب ہوئی۔

ابوالمساکین:

مساکین سے محبت اور ان کی خدمت گزاری کا جذبہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وکان اخیر الناس للمسکین. آپ مسکینوں کے حق میں سب سے بہتر تھے۔ (امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المناقب)

آپ مسکینوں کے ساتھ محبت کرتے، ان کے ساتھ بیٹھتے اور گفتگو کرتے۔ (الاصابہ جلد اول، ص: ۲۳۷) اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ابوالمساکین فرمایا۔ (نفس مصدر رسنن ترمذی، ابواب المناقب)

سیف اللہ:

غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ، عبداللہ بن رواحہ اور حضرت جعفر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت کے بعد لشکر اسلامی کی قیادت کا فریضہ حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انجام دیا۔ مدینہ منورہ میں خطبہ کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تینوں قائدوں کی شہادت اور حضرت خالد کے قیادت سنبھال لینے کی خبر سناتے ہوئے فرمایا: **حتی اخذ العلم سیف من سیوف اللہ.** جھنڈا اب اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے ہاتھ میں لے لیا اور اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب)

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

خالد سیف من سیوف اللہ نعم فتی العشیرۃ. خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور اپنے قبیلہ کے کیا ہی اچھے جوان ہیں۔ (صفۃ الصفوۃ، تحقیق دار المعرفۃ بیروت، ۱۹۸۶ء، ص: ۶۵۳)

ذوالشہادتین:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوء ابن الحرث سے گھوڑا خریدا۔ بعد ازاں اس نے بیچنے سے انکار کر دیا کیونکہ خرید وفروخت کے وقت کوئی گواہ موجود نہ تھا۔ اس لیے سوء ابن الحرث کو یقین تھا کہ گھوڑا اس سے نہیں لیا جائے گا۔ لیکن حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی شہادت دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ گھوڑا خریدا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم خرید و فروخت کے معاملہ کے وقت موجود نہ تھے تو یہ گواہی کیسے دے دی۔ انھوں نے عرض کی **صدقتک بما جئتک به و علمت انک لا تقول الا حقا.** میں نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی اور جانتا ہوں کہ آپ حق علاوہ کچھ نہیں فرماتے۔

یہ سن کر آپ نے اس غلام کی محبت و عقیدت کی قدر دانی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

من شهد لـه خزيمة او شهد عليه فحسبه. خزیمہ جب بھی گواہی دے دیں تو اکیلے ہی کافی ہوں گے۔ (مجمع الزوائد جلد ۹، ص:۳۲۳)

جعل رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم له شهادة رجلين. گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکیلے خزیمہ بن ثابت انصاری کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔ (نفس مصدر، صفۃ الصفوۃ جلد اول، ص:۷۰۲-۷۰۳)

سفینہ:

اِن خادم رسول کا نام مہران تھا مگر ایک دفعہ صحابہ کے پاس بوجھ زیادہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اپنی چادر بچھاؤ اس چادر میں بوجھ منتقل کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احمل فما انت الا سفينة. اسے اٹھا لو کیونکہ تم تو سفینہ (کشتی) ہو۔ (صفۃ الصفوۃ جلد اول، ص:۶۷۱)

صحابیات کے القاب:

مردوں کے ساتھ عورتیں بھی معاشرہ کی تعمیر و ترقی میں اہم خدمات انجام دیتی ہیں اس لیے وہ بھی القاب کی مستحق ہیں۔ طبقۂ نسواں کے اسی مقام و مرتبہ اور شرف و عزت کا خیال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں بھی بعض القاب سے سرفراز فرمایا، بعض کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

خیر نساء العالمین:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

خير نسائها خديجة بنت خويلد وخير نسائها مريم بنت عمران. عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور مریم بنت عمران ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، سنن الترمذی)

سیدۃ نساءِ اہلِ الجنۃ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں ارشاد فرمایا:

فاطمة سيدة نسآء اهل الجنة.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

اَفقہُ نساءِ الامّۃ:

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے **تفقه فی الدین** میں کمال مہارت کی وجہ سے یہ لقب دیا گیا۔

ذاتُ النطاقین:

اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا لقب ہے۔ ہجرت کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا تو سامان سفر باندھنے کے لیے کوئی چیز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اسماء نے اپنی قمیص کے اوپر باندھنے والے کپڑے کو پھاڑ کر دو حصے کیا اس خدمت گزاری پر انھیں ذات النطاقین کا لقب عطا ہوا (الجامع الصحیح، محمد بن اسماعیل بخاری، باب الھجرۃ)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت بیان کی گئی ہے:

ابدلک الله بنطاقک هذا نطاقین فی الجنة. اس نطاق کے بدلے اللہ تعالیٰ تمھیں جنت میں دو نطاق عطا کرے گا۔

ان القاب کے علاوہ بھی بعض صحابہ کو لقب عطا کیے گئے جیسے نقباء، اصحاب العقبۃ رضی اللہ عنہم (صحیح بخاری، ابواب الھجرۃ) سید اشباب اہل الجنۃ، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے لیے فرمایا گیا۔ (مجمع الزوائد جلد ۹، ص:۱۸۵) ترجمان القرآن، ربانی ہذہ الامۃ، حبر الامۃ (الاستیعاب جلد ۳، ص:۶۷)، خطیب الرسول (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) (صفۃ الصفوۃ جلد اول، ص:۶۲۶)، سفینۃ (صفۃ الصفوۃ جلد اول، ص:۶۷۱)، مؤذن رسول (حضرت بلال رضی اللہ عنہ)، صاحب سر رسول (حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) (الاستیعاب جلد اول، ص:۳۹۴)، ذوالنور (طفیل بن عمر الدوسی رضی اللہ عنہ) (الاستیعاب جلد ۲، ص:۳۱۲)، غسیل الملائکہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ (الاستیعاب جلد اول، ص:۴۳۳)

صحابہ اور صحابیات کے القاب کے اس تذکرہ سے امور ذیل واضح ہوتے ہیں۔

(۱)　کسی کی خدمت کے عوض کسی ایسے وصف سے یاد کرنا جس سے اس خدمات کا اعتراف ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ عصر حاضر میں حکومت کی طرف سے دیے جانے والے اعزاز شاید اسی روایت کی ترقی یافتہ شکل یا تسلسل ہے۔

(۲)　یہ القابات خواتین کو بھی دیے جاسکتے ہیں۔

(۳)　دور حاضر میں لقب نوازی کی کثرت نے بلاشبہہ اس کی قدر و قیمت اور اہمیت وافادیت کو کم کر دیا ہے، اس لیے اعتراف خدمت کا وہی طریقہ موزوں و مناسب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا، جس کی خوبی یہ تھی کہ مختصر لفظوں میں ملقب بہ شخصیت کے تمام اوصاف و کمالات جمع ہو جاتے تھے، لہٰذا اس سلسلہ میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی قابل تقلید واتباع ہے۔ (مطبوعہ ماہنامہ ''معارف'' بھارت، نومبر ۲۰۱۰ء)

چناب نگر کے قادیانیوں نے اپنی جماعت کے خلاف بغاوت کردی

سیف اللہ خالد

چناب نگر، سابق ربوہ پر قادیانی جماعت کے ناجائز اور ظالمانہ تسلّط کے خلاف ان کے اپنے ہم مذہب شہری بھی چلا اٹھے ہیں اور اپنی ہی جماعت کے خلاف ایک باغی گروپ بن گیا ہے۔ مرزائی عدلیہ اور مرزائی انتظامیہ کو چیلنج کرنے کے بعد ملکی اداروں سے نوٹس لینے اور اس شہر کے ۷۰، ہزار شہریوں کو آزادی دلانے کا مطالبہ کرتے ہوئے انکم ٹیکس اور ریونیو کے افسران کو خط لکھے گئے ہیں مگر متعلقہ محکموں کی چھاپہ مار ٹیمیں قادیانیوں کے فریب کا شکار ہو کر لوٹ گئیں۔ کسی درخواست دہندہ یا آزاد شہری سے ملاقات تک نہیں ہونے دی گئی۔ چناب نگر جہاں قادیانی جماعت نے ریاست کے اندر ریاست قائم کر رکھی ہے، وہاں کے مرزائی باشندے بھی ظالمانہ اقدامات کی تاب نہ لاتے ہوئے چلا اٹھے ہیں۔ محلّہ نصرت آباد کے چوہدری احمد یوسف شوکت قادیانی کی زیر قیادت باغی گروپ بن گیا ہے۔ مرزائی نام نہاد عدالتی نظام اور دیگر غنڈہ اقدامات کے خلاف آواز اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے ریاستی اداروں کو خط لکھنے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

''امّت'' کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ مرزائی جماعت کے اندر چوہدری احمد یوسف قادیانی ایک عرصہ سے جماعت قادیانی کے ظالمانہ اقدامات کے خلاف بول رہے ہیں، جس پر ان کے خلاف کئی اقدامات بھی سامنے آئے مگر چونکہ ان کا ایک بیٹا ہائی کورٹ کا وکیل ہے اور وہ اثر ورسوخ کے حامل ہیں اس لیے ان کے خلاف کوئی بڑی کارروائی نہیں کی گئی۔ مگر قادیانی جماعت نے چوہدری احمد یوسف سے تعاون یا ساتھ دینے والوں کے خلاف کڑی سزا پر مشتمل کارروائی کا انتباہ جاری کر دیا ہے۔ جس کے سبب شہر کی بھاری اکثریت احمد یوسف کی حامی ہونے کے باوجود خاموش رہنے پر مجبور ہے۔ اس کے باوجود ۷۰، سے ۹۰، افراد کھل کر ان کا ساتھ دے رہے ہیں جن میں بعض سابق بیوروکریٹ قادیانی بھی شامل ہیں۔ چناب نگر کے اس باغی گروپ نے چناب نگر سے ''امّت'' کے نمائندہ رانا ابرار سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ قادیانی جماعت کی چیرہ دستیوں کے خلاف ہر فورم پر آواز اٹھائیں گے اور اب ان کے کسی ظلم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ریاستی ادارے اگر تحقیقات کریں تو یہ باغی گروپ انھیں ریاست کے اندر ریاست بنانے اور ۷۰، ہزار شہریوں کو یرغمال بنا کر ان کے حقوق غصب کرنے کے ثبوت پیش کرنے کو بھی تیار ہیں۔ ''امّت'' نے چناب نگر میں اپنے ذرائع سے اس گروپ کے بارے میں بات کی تو معلوم ہوا کہ باغی گروپ کے حوالے چناب نگر انتظامیہ شدید خوف کا شکار ہے۔ انھیں خطرہ ہے کہ راز بے نقاب نہ ہو جائیں۔ اس گروپ نے ایک خط کے ذریعے محکمہ ریونیو کو بتایا ہے کہ مرزائی جماعت کروڑوں روپے کا سرکاری خزانے کو

نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس کی روک تھام کی جانی چاہیے۔ جس پر محکمہ انکم ٹیکس اور ریونیو کی ٹیمیں چناب نگر آئیں مگر مرزائی جماعت نے انھیں اصل شکایت کنندگان اور شہر کے دیگر لوگوں سے ملاقات کی اجازت نہیں دی اور ''آؤ بھگت'' کر کے رخصت کر دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ باغی گروپ نے الزام عائد کیا تھا کہ مرزائی انتظامیہ شہر میں دیوہیکل عمارتیں تعمیر کر رہی ہے مگر ان کے نقشے پاس نہیں کرائے جاتے جس سے ٹی ایم اے کو لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے، زمینیں آگے انتقال نہیں کی جا رہی ہیں جس کے سبب محکمہ ریونیو کروڑوں روپے کے ریونیو سے محروم ہو رہا ہے اور یہ کہ پہاڑوں کے ختم ہو جانے سے خالی ہونے والی زمین بھی قبضہ میں لینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ دنیا بھر سے آنے والے چندے کو ٹرسٹ کے نام پر اکاؤنٹس میں جمع کرا کر کروڑوں روپے انکم ٹیکس سے بچایا جا رہا ہے۔ اس شکایت پر محکمہ انکم ٹیکس اور ریونیو کی ایک ٹیم نے یہاں کا دورہ کیا ریکارڈ چیک کیا اور چلی گئی۔ اصل درخواست دہندگان کو اس کے بعد پتہ چلا کہ کوئی انکوائری بھی ہوئی تھی۔ باغی گروپ کو بہت بڑی تعداد میں حمایت حاصل ہونے کے باوجود لوگ سامنے کیوں نہیں آتے؟ اس سوال کے جواب میں باغی گروپ نے انکشاف کیا ہے کہ چناب نگر کا کوئی شہری اپنے گھر، دکان کا مالک نہیں ہے۔ ہر گھر کی رجسٹری و انتقال جماعتی فیصلہ کے مطابق ''صدر انجمن احمدیہ'' کے نام ہوتی ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر کے زمین خریدنے اور مکان بنانے کے باوجود لوگ حقوق ملکیت کو ترستے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جماعت کی معمولی سی خلاف ورزی پر لوگوں کو سزا سناتے ہوئے ان کے گھر اور کاروبار چھین لیے جاتے ہیں۔ جس کی تازہ ترین مثال جنوری میں شہر سے بے دخل کیے گئے۔ ۳ سگے بھائی اکمل اٹھوال، کاشف اٹھوال اور اظہر اٹھوال ہیں۔ ان میں سے ایک کا مرغی کے گوشت اور باقی دو کا سبزی منڈی میں آڑھت کا کاروبار تھا مگر قادیانی جماعت کے نائب صدر نے معمولی سے کاروباری رقابت پر انھیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح کوئی بھی شہری جو قادیانی جماعت کے فیصلوں کی خلاف ورزی کرے سب سے پہلے جماعت اس کے گھر پر ڈاکہ ڈال دیتی ہے پھر اس کے کاروبار پر قبضہ کر کے نکال دیا جاتا ہے، اس خوف کے تحت لوگ باغیوں کے ساتھ کھل کر آنے سے گریزاں ہیں۔ باغی گروپ کے ایک اہم رکن، جو ماضی میں مرزائی جماعت کے نیٹ ورک کا اہم رکن رہا، اس نے بتایا کہ مرزائی جماعت کا تسلّط اس حد تک ہے کہ جماعت کی مخالفت کرنے والے کا مکمل بائیکاٹ کیا جاتا ہے اور اس کی بیوی تک کو اس کے بائیکاٹ پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ باغی گروپ کے مطابق اگر اس شہر میں مرزائی جماعت کے بجائے لوگوں کو مالکانہ حقوق دلوا دیے جائیں اور شہر کی زمین کے حوالے سے حکومت کوئی واضح فیصلہ کر دے تو لوگوں کو مرزائی جماعت کے چنگل سے نکالا جا سکتا ہے۔

امت کے نمائندے کے ذریعے مرزائی جماعت سے دستیاب اطلاعات میں باغی گروپ نے الزام عائد کیا ہے کہ مرزائی جماعت ہر مرزائی مرد و عورت، بچوں یہاں تک کہ مُردوں پر بھی ٹیکس عائد کر کے وصول کرتی ہے اور غربت کے خاتمہ کے نام پر وصول کردہ یہ رقم آج تک چناب نگر میں بھی کسی غریب پر خرچ نہیں کی گئی اور نوبت یہ ہے کہ چناب نگر میں جماعتی چندوں سے تنگ آ کر بعض لوگ خودکشی کر چکے ہیں۔ ذرائع سے دستیاب معلومات میں کہا گیا ہے کہ مرزائی

جماعت کی ذیلی تنظیمیں صدر انجمن احمدیہ مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر کے فنڈز میں بے پناہ گھپلے کیے گئے ہیں۔ خزانہ صدر سے مرزائی شاہی خاندان نے اربوں روپے کے قرضے حاصل کر کے ڈکار لیے ہیں، ان کا کوئی حساب ہے نہ کوئی مرزائی سوال اٹھا سکتا ہے۔ باغی گروپ نے کہا ہے کہ ''ہیومینٹی ٹرسٹ'' کے نام سے مرزائی این جی اور اور دیگر اداروں کا فنڈ یا تو اپنے خاندان اور دیگر عہدیداروں کے ذاتی کاروبار میں جا رہا ہے یا اس غریب مسلمانوں کو خریدنے کا کام سندھ اور بلوچستان میں جاری ہے۔ جہاں انتہائی پسے ہوئے طبقہ کے لوگوں کی مجبوریوں کی قیمت لگا کر انھیں ''مرزائیت'' میں شامل کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے نوٹس نہ لیا تو بلوچستان میں ایک اور تنازع کھڑا ہو جائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزائی گروپ بھاری مقدار میں بلوچستان میں پیسہ خرچ کر رہا ہے جس کی تفصیلات فراہم کی جا سکتی ہیں۔ ذرائع کے مطابق چناب نگر کے قادیانی گڑھ میں رہنے والے ہر شخص کو ۱۱، مختلف مدّات میں قادیانی چندہ دینا پڑتا ہے جو مرزائیت کی تبلیغ اور شاہی خاندان کے اللوں تللوں پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اس کا آڈٹ کیا جائے اور باقاعدہ حساب لیا جائے۔ باغی گروپ نے اس سلسلے میں محکمہ ریونیو کو بھی خط لکھا تھا مگر اس کی ٹیم مرزائی فریب کا شکار ہو گئی۔ اب باغی گروپ اس سلسلے میں چیف جسٹس آف پاکستان کو خط لکھنے جا رہا ہے۔ باغی گروپ کے سربراہ چوہدری احمد یوسف نے مرزائی جماعت کی نام نہاد عدلیہ کو بھی ایک خط لکھا ہے جس میں ان کے تمام کرتوتوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ان کے دارالقضا سے انصاف کی توقع نہیں رکھتے اور اسے تسلیم نہیں کرتے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ''میں جانتا ہوں کہ جو شخص آپ کے ظلم کے خلاف آواز اٹھائے وہ آپ کی بے پناہ طاقت اور دولت کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اور یہ جانتا ہوں کہ کون کون مجھے چھوڑ جائے گا، مجھے اس کی پروا نہیں، اور میرے ساتھ کیا ہو گا میں اس سے بھی بے پرواہ ہو کر پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ سے انصاف طلب کروں گا۔ باغی گروپ نے ''امت'' سے کہا کہ انھیں مرزائی جماعت سے ہر طرح کا خطرہ ہے۔ وہ ہمارے کاروبار تباہ کر سکتے ہیں اور جان بھی لے سکتے ہیں۔ پاکستان کے عوام، ادارے اور خصوصاً اعلیٰ عدلیہ کو چاہیے کہ وہ چناب نگر کے شہریوں کو آزادی دلائے۔ (مطبوعہ: روزنامہ امت کراچی، ۶/ مارچ، ۲۰۱۱)

☆☆☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

بھاری ہتھیاروں سے لیس
قادیانیوں کے چار گروپ چناب نگر پر قابض ہیں

سیف اللہ خالد

چناب نگر میں قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے روزنامہ ''اُمّت'' کے نمائندے رانا ابرار چاند کوان کے آبائی گاؤں جڑانوالہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا ہے۔ شہید کی نماز جنازہ کے بعد میّت کو چناب نگر سے رخصت کیا گیا، جب کہ تدفین جڑانوالہ میں ہوئی۔ پولیس نے حیرت انگیز طور پر وقوعہ کی ایف آئی آر کے اندراج میں غیر معمولی تاخیر کا مظاہرہ کیا اور خلاف واقعہ ایف آئی آر درج کر کے ملزم قادیانی جماعت کو فائدہ پہنچایا۔ چناب نگر میں انٹرنیشنل ختم نبوّت موومنٹ کے نائب امیر مولانا شبیر عثمانی نے بتایا کہ شہید رانا ابرار کے والد فضل حسین اور ان کے بھائی شب ۱۰، بجے کے بعد جڑانوالہ سے چنیوٹ پہنچے۔ ساڑھے گیارہ بجے پوسٹ مارٹم کے بعد پولیس انھیں ہسپتال سے اپنے ساتھ لے گئی۔ مقامی مسلمان رات ۳، بجے تک تھانے میں ان کا انتظار کرتے رہے۔ مگر ایس ایچ او، ڈی ایس پی، تفتیشی افسر اور دیگر ذمہ داران مقتول کے والد اور بھائیوں کو لے کر کسی نامعلوم مقام پر چلے گئے، جہاں سے ساڑھے تین بجے واپسی ہوئی اور دیگر ملزمان کو چھوڑ کر صرف فائر کرنے والے رفیق کے خلاف ایک فرضی واقعے کی بنیاد پر مقدمہ درج کر لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق چناب نگر کی قادیانی جماعت اور ان کی غیر قانونی سیکورٹی ایجنسیز وقوعہ کے فوراً بعد سے پولیس کے رابطہ میں تھے اور قتل کے فوراً بعد ۵، منٹ سے بھی کم وقت میں قادیانی جماعت کے مسلح دستے جائے واردات پر پہنچ چکے تھے اور انھوں نے ہی طے شدہ منصوبہ کے مطابق ملزم رفیق کو پولیس کے آنے تک اپنے پاس رکھا اور دیگر ملزمان اور مربی کو فرار کا موقع دیا۔ چناب نگر میں قادیانی جماعت کے ذرائع کا دعویٰ ہے کہ پولیس نے قادیانی جماعت کے مشورہ پر ایف آئی آر میں نہ صرف تاخیر کی بلکہ رات گئے شہید کے والد اور بھائی کو مقامی مسلمانوں سے الگ کر کے قادیانیوں کی مرضی کا مؤقف اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ چناب نگر کے ذرائع کے مطابق یہ ساری گفتگو قادیانی جماعت کے مرکز میں ہوئی، جسے مسلح افراد نے گھیر رکھا تھا۔ قادیانی جماعت نے پوری طرح سے انوالو ہو کر معاملہ کو ایف آئی آر کی سطح سے ہی اپنے ہاتھ میں لیا تا کہ آگے جا کر ملزم کو فائدہ پہنچایا جا سکے۔ ابرار شہید کے قتل کے دوسرے دن چناب نگر میں موجود روزنامہ ''اُمّت'' لاہور کے بیورو چیف نجم الحسن

عارف کے مطابق شہر میں جگہ جگہ لگے بیریئرز پر قادیانی جماعت کے سیکورٹی دستے تعیّنات نہیں تھے۔ قادیانی جماعت نے مسلمانوں کے کسی بھی ردِّعمل سے بچنے کی خاطر اپنی مسلح سیکورٹی کو نظروں سے اوجھل اور پس پردہ کرلیا تھا اس کے بجائے شہر میں قادیانی جماعت کے خفیہ اہلکار زیادہ تعداد میں متحرک تھے۔ اور پنجاب پولیس وایلیٹ فورس کے جوانوں کی موجودگی میں شہر میں قادیانی جماعت کے ایک مسلح گروپ کے لوگ گاڑیوں پر گشت کرتے رہے۔ جائے وقوعہ پر قایانی جماعت کے خفیہ اہلکاروں کی کڑی نگرانی موجود تھی جسے محسوس کیا گیا یہ لوگ وہاں آنے جانے والوں کی باقاعدہ رپورٹنگ کرتے پائے گئے۔

ذرائع کے مطابق رانا ابرار چاند سے قادیانی جماعت کو دو بڑے مسائل تھے۔ ایک یہ کہ وہ قادیانی جماعت کے منظّم قبضہ گروپ، جس کی قیادت سلیم الدین کر رہے ہیں، اس کے خلاف انتہائی متحرک تھے اور ان کے سبب قادیانی جماعت کے کروڑوں روپے کے بڑے بڑے منصوبے تعمیر کے مرحلہ میں رکے ہوئے تھے۔ دوسرا یہ کہ رانا ابرار نے کمشنر کو درخواست دے رکھی تھی کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت دعویٰ یہ کرتی ہے کہ اس نے ۱۰۳۶، ایکڑ اراضی لیز پر حاصل کر رکھی ہے ایک تو اس بارے میں وضاحت ہونی چاہیے کہ یہ لیز کب تک کی ہے اور ہے بھی یا نہیں اور دوسرا یہ کہ قادیانی جماعت ۱۰۳۶، ایکڑ کی آڑ میں ۷سو ایکڑ مزید قبضہ کرچکی ہے۔ لہٰذا پیمائش کی جانی چاہیے کہ مرزائیوں کے ۱۰۳۶، ایکڑ کہاں سے شروع ہوکر کہاں تک ہیں۔ چونکہ یہ دونوں معاملات قادیانی جماعت کی شہر پر عملی گرفت کو ختم کرنے والے تھے، لہٰذا اکتوبر ۲۰۱۰ء میں سلیم الدین نے رانا ابرار شہید کو دھمکی دی تھی کہ ''چناب نگر کا ہر قادیانی مسلح ہے اور ہم نے یہ اسلحہ ڈرائنگ رومز میں سجانے کے لیے نہیں حاصل کیا۔''

چناب نگر کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ یہاں صرف قادیانی مسلح ہی نہیں بلکہ انھوں نے غیر قانونی طور پر اپنے چار گروپوں کو بھاری ہتھیاروں سے بھی لیس کر رکھا ہے اور یہ چار گروپ پورے شہر پر قابض ہیں۔ جن کی وجہ سے ریاست کے اندر ریاست کا معاملہ قائم ہے۔ تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ قادیانیوں نے چناب نگر میں غیر قانونی عبادت گاہوں کا ایک جال پھیلا رکھا ہے۔ یہاں ۵۴، محلے ہیں اور ان میں ۱۲۰، سے زائد عبادت گاہیں قائم ہیں جن کی اجازت نہیں لی گئی۔ طریقہ واردات اس طرح سے ہے کہ قادیانی تعلیمات پر عملدرآمد کی ذمہ دار ''لجنہ مصلّی'' کے نام سے ہر گلی کی دونوں نکڑوں پر لجنہٰ ہال تعمیر کیے جاتے ہیں، جن کا مقصد گلی کو سیکورٹی کے بہانے بند کرنے کا جواز اور وہاں اپنے مسلح افراد کی تعیّناتی اور اسلحہ رکھنے کی جگہ فراہم کرنا ہوتا ہے۔

چناب نگر شہر اس وقت عملی طور پر قادیانیوں کی چار مسلح تنظیموں اور ان سے متعلق انٹیلی جنس یونٹس کے زیر تسلّط ہے۔ ان میں خدام الاحمدیہ کے نام سے ایک تنظیم چناب نگر میں گلی محلے کی سطح کی سیکورٹی اور ابتدائی نوعیت کی پکڑ دھکڑ کا کام

کرتی ہے۔اس تنظیم کے استعمال کے لیے لجنی ہال دستیاب ہوتے ہیں اور گلی محلے اور گھروں کے اندر کی جاسوسی کے لیے اس تنظیم کا اپنا جاسوس نیٹ ورک بھی ہے، جس میں خواتین بھی شامل ہیں اور اس تنظیم کے ذریعے قادیانی جماعت لوگوں کے گھروں کی خبریں بھی رکھتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ قادیانی غیر قانونی عدلیہ جب کسی شخص کے بائیکاٹ کا حکم دیتی ہے تو اس کا مقاطع اس قدر بھرپور ہوتا ہے کہ گھر افراد بھی جماعت کے خوف کے سبب اس سے اپنے روابط منقطع کر لیتے ہیں اور خلاف ورزی کی صورت میں انھیں غیر قانونی عدالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے،اس سارے عمل کی نگرانی فورم احمد یہ کے ذمہ ہے۔

دوسری تنظیم ''حفاظت مرکز فورس'' کے نام سے کام کرتی ہے۔ جس کے پاس گاڑیاں، بھاری اسلحہ اور جدید مواصلاتی نظام بھی ہے۔شہر کے داخلی و خارجی راستوں کی ناکہ بندی اور شہر میں مسلح گشت اس کے فرائض میں شامل ہے۔ یہ تنظیم اپنا انٹیلی جنس سسٹم بھی رکھتی ہے۔ کسی بھی سڑک کو بند کرنے یا کھولنے کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ کسی بھی وقت شہر میں کسی بھی شخص کی تلاشی لینے اور اسے حراست میں لینے کا اختیار حاصل ہے۔اس کا درجہ فورم احمد یہ سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔

تیسری فورس کا نام ''صدر عمومی فورس'' ہے۔ یعنی چناب نگر کی قادیانی جماعت کے سربراہ کا ذاتی دہشت گرد دستہ جو خصوصی احکامات پر خصوصی کام سرانجام دیتا ہے۔ دستہ میں شارپ شوٹر اور اسی طرح کے دیگر لوگ شامل ہوتے ہیں ،اور مرزائی اہم شخصیات کی حفاظت اور صدر عمومی کے خصوصی آپریشنز اس کی ذمہ داری ہے۔اس کا اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک نہیں ہے۔ بلکہ یہ اپنے کسی بھی کام کے لیے فورم احمد یہ اور حفاظت مرکز فورس کے انٹیلی جنس نیٹ ورک سے مدد لیتی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے مکمل نظم و نسق کو کنٹرول کرنے کی خاطر امور عامہ فورس قائم کی گئی ہے جو شہر کے اندر اور باہر ہر طرح کے اختیارات رکھتی ہے۔مسلمان تو رہے ایک طرف شہر کے قادیانی بھی ان دہشت گرد گروپس کی چیرہ دستیوں سے تنگ ہیں۔

چناب نگر کے قادیانی باغی گروپ کے ایک اہم رہنما نے فیصل آباد کے ایک پی سی او سے فون کرتے ہوئے ''اُمّت'' کو بتایا کہ ان کے خیال میں رانا ابرار کا قتل باغی گروپ کے لیے پیغام ہے اور اس کے بعد خطرہ ہے کہ باغی گروپ کے خلاف کارروائی شروع کی جائے گی، جن کا چناب نگر کے تنظیمی دفاتر، انتظامی دفاتر اور غیر قانونی عدالتوں میں پہلے ہی داخلہ بند کیا جا چکا ہے۔(مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' ۱۷؍ مارچ،۲۰۱۱ء)

☆......☆......☆

چناب نگر میں قادیانیوں نے غیر قانونی عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے

سیف اللہ خالد

چناب نگر میں قادیانیوں کے ہاتھوں شہید کیے جانے والے نمائندہ ''اُمّت'' رانا ابرار چانداپنے قتل سے کچھ دیر قبل تک جس اسٹوری پر کام کر رہے تھے وہ چناب نگر میں قادیانیوں کی جانب سے قائم کیا گیا غیر قانونی اور متوازی عدالتی نظام تھا۔ اسی کام سے روکنے کے لیے قادیانیوں نے رانا ابرار کو شہید کر دیا مگر وہ اپنے قتل سے تھوڑی دیر قبل ہی تمام دستاویزی ثبوت محفوظ مقام تک پہنچا چکے تھے۔ قادیانی جماعت کے متوازی عدالتی نظام کے ان ثبوتوں میں قادیانیوں کی غیر قانونی عدالتوں کے فیصلے، ان میں کی گئی اپیلیں، طلبی نوٹس اور دیگر عدالتی ڈاکومنٹس، عدالت کی اپنی کارروائی کے نوٹس شامل ہیں۔ ان تمام دستاویزات کے مطالعہ اور دیگر ذرائع سے تصدیق کے بعد زیرِ نظر رپورٹ مرتب کی گئی ہے۔ تصدیق کے عمل کے دوران ان غیر قانونی قادیانی عدالتوں میں پیش ہونے والے قادیانی جماعت کے لائسنس یافتہ دو وکلا سے بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان عدالتوں میں پیش ہونے والے قادیانی جماعت کے لائسنس یافتہ وکلا کے نام بھی ''اُمّت'' کے پاس موجود ہیں۔ ''اُمّت'' کی کوشش تھی کہ اس سلسلے میں قادیانی جماعت کے ترجمان اور ناظر امورِ عامہ (محکمہ داخلہ کے طور پر ذمہ داریاں نبھاتا ہے) سلیم الدین سے ان کا مؤقف معلوم کیا جائے مگر ان کے موبائل نمبر (0321-7700797) پر بار بار رابطہ کے باوجود کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ چناب نگر میں ''اُمّت'' کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اس غیر قانونی عدالتی نظام کے حوالے سے مقامی میڈیا اور ''اُمّت'' میں رپورٹس شائع ہونے کے بعد ایک حساس ادارے کے فیصل آباد آفس نے قادیانی جماعت کے دفاتر میں جا کر ان کے عدالتی نظام کے حوالے سے پوچھ گچھ کی جس پر انہیں کہا گیا کہ یہ عدالت نہیں ثالثی نظام ہے۔ مگر قادیانی جماعت انہیں قائل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ اس پر انہیں حکم دیا گیا کہ فوری طور پر اپنا تحریری مؤقف پیش کریں۔ اس کے بعد سے قادیانی جماعت کے بڑے حساس ادارے کے ذمہ داران پر اثر انداز ہو کر اس انکوائری کو بند کرانے کی کوشش میں ہیں۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ کوئی بھی قادیانی اس وقت تک ملکی عدالت سے رجوع نہیں کرسکتا جب تک وہ قادیانیوں کی اپنی عدالت سے اس کی اجازت حاصل نہ کر سکے، اس کا ثبوت، اپیل کے عکس صفحہ ۲ میں موجود ہے۔ قادیانی جماعت نے اپنے عدالتی نظام کے ساتھ اس کے فیصلوں پر عملدرآمد کے لیے اپنے امورِ داخلہ میں ایک شعبہ تنفیذ بھی قائم کر رکھا ہے جو چناب نگر اور دیگر مقامات پر اپنی سیکورٹی فورس کے ذریعے فیصلوں پر عمل کرواتا ہے۔ اس بات کے ثبوت بھی دستیاب ہوئے ہیں کہ غیر

قانونی قادیانی عدالتیں دیوانی وفوجداری دونوں طرح کے مقدمات سنتی اور فیصلے دیتی ہیں۔ان کے فیصلے عموماً انتہائی نامناسب بھی ہوتے ہیں جس میں کسی شخص کو شہر بدر کر دیا جائے، جیسا کہ ''اُمّت'' میں ۶ ر مارچ کو شائع ہونے والی رپورٹ میں ۲، بھائیوں کو شہر بدر کرنے کے فیصلے کا ذکر تھا۔اسی طرح بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ عام ہے اور اس فیصلے میں بیوی بچوں تک کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ بائیکاٹ میں شریک ہوں۔ذرائع کے مطابق ۶ ر مارچ کو ''اُمّت'' میں نیوز اسٹوری شائع ہونے کے بعد قادیانی جماعت نے اپنے باغیوں کے ایک رہنما کو اس کے بیٹے سے فون کرایا کہ وہ باز نہ آیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۶ ر مارچ کی رپورٹ کے بعد چناب نگر کی غیر قانونی قادیانی عدالتوں سے ان لوگوں کو نوٹس جاری ہو گئے ہیں جن پر بغاوت کا شبہ ہے اور ایک بڑی تعداد پر جماعتی دفاتر اور عدالتوں میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔قادیانی جماعت کا یہ خوش ساختہ نظام کیا ہے؟ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔قادیانیوں کی قائم شدہ خود ساختہ عدالتیں ''دارالقضائ'' پاکستان کی آئینی عدلیہ کے متوازی قائم کیا گیا غیر قانونی عدالتی نظام ہے، اس کے لیے خود ساختہ قوانین بنائے گئے ہیں جو حکومت، اعلیٰ عدلیہ اور ماتحت عدالتوں کے لیے کھلا چیلنج اور آئین پاکستان سے کھلی بغاوت ہے۔ان عدالتوں ''دارالقضائ'' میں نہ صرف فوجداری نوعیت کے کیسز بلکہ جائیداد کے جھگڑے ''سول کیس''، اور فیملی کیسز کی با قاعدہ سماعت کی جاتی ہے۔ جس کے باعث لوگ پاکستان کی آئینی عدالتوں میں نہیں جاتے اور کورٹ فیس کی مد میں حکومتی خزانے کو سالانہ کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔چناب نگر سمیت پورے ملک اور دنیا میں جہاں جہاں قادیانی بستے ہیں، اپنے کیسز ان غیر قانونی عدالتوں ''دارالقضائ'' میں سماعت کرانے کے پابند ہیں۔ان نام نہاد عدالتوں ''دارالقضائ'' کا انتظامی ڈھانچہ کچھ یوں ہے۔''دارالقضائ'' سلسلہ احمدیہ ربوہ کا سب سے اہم عہدہ صدر بورڈ ''دارالقضائ'' ہے اور اس عہدے پر وقار احمد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ تعینات ہے، اس کی اجازت اور این او سی سے ''دارالقضائ'' میں پیش ہونے والے وکیلوں کو با قاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔دیگر اہم عہدوں میں ناظم دارالقضاء جس کا نام ارشد اور نائب ناظم دارالقضاء چوہدری نصیر احمد شامل ہیں۔ان عہدیداران کے علاوہ تقریباً ۳۰، کے قریب قاضی (جج) مقرر ہیں جو روزانہ درجنوں کیسوں کی سماعت کرتے ہیں، اس کے علاوہ ملک کے ہر ضلع میں قاضی (جج) مقرر کیے جاتے ہیں اور پوری دنیا میں جہاں بھی قادیانی آباد ہیں، قاضی (جج) مقرر ہیں لیکن ان تمام ''دارالقضاؤں'' عدالتوں کا ہیڈ کوارٹر چناب نگر اور انچارج صدر بورڈ ''دارالقضائ'' ہے۔جس طرح پاکستان کی آئینی عدالتوں میں ابتدائی سماعت سیشن جج یا سول جج کرتے ہیں، اسی طرح قادیانی ''دارالقضائ'' میں ''قاضی اوّل'' ان کیسوں کی سماعت کر کے فیصلہ سناتا ہے اور اگر کسی فریق کو اس فیصلہ پر اعتراض ہو تو اس کی اپیل ۳۰، یوم میں صدر بورڈ دارالقضاء کو کی جاتی ہے جو کہ بعد از اپیل ''مرافعہ اوّل'' یعنی دو قاضیوں (ججوں) پر مبنی عدالت کے سامنے اس کیس کو سننے کی اجازت دیتا ہے اور دو قاضیوں کی سماعت کے بعد جو فیصلہ ہوتا ہے، اگر اس فیصلے پر بھی کسی کو کوئی اعتراض ہو تو پھر دوبارہ اپیل کی جاتی ہے اور اس کے بعد یہ معاملہ کیس بورڈ مرافعہ ثانیہ یعنی کہ تین قاضیوں (ججوں) کے سامنے سماعت ہوتا ہے

اور بعد از سماعت اس فیصلہ پر بھی اگر کسی فریق کو کوئی اعتراض ہو تو پھر صدر بورڈ دار القضائ، مرافعہ عالیہ یعنی پانچ ججوں پر مشتمل فل کورٹ بورڈ قائم کرتا ہے اور اس سماعت کے بعد ہونے والا فیصلہ بھی حتمی نہیں ہوتا، پھر بھی اگر کسی فریق کو کوئی اعتراض ہو تو وہ حتمی اپیل قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ کے سامنے کر سکتا ہے جس کا حکم اور فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ فیملی کیسز میں بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ پیش نہیں ہو سکتے بلکہ صدر بورڈ دار القضاء کی اجازت سے لائسنس یافتہ قادیانی جماعت کے مربی پیش ہوتے ہیں جن کی فیس دار القضاء میں پیش ہونے والے دیگر وکلا کی طرح، ۲۵۰۰، روپے، چناب نگر دار القضاء اور دوسرے اضلاع میں پیش ہونے کے لیے ۵۰۰۰، روپے فی مرحلہ متعین ہے۔ وہ آن دی ریکارٹ اس سے زیادہ فیس نہیں لے سکتے لیکن آف دی ریکارڈ سب چلتا ہے۔ چناب نگر میں صدر بورڈ دار القضاء کی اجازت سے دار القضاء چناب نگر میں پیش ہونے والے معروف وکلا، غلام سرور ایڈووکیٹ، عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ، بدر منیر ایڈووکیٹ، عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ، ملک عامر ایڈووکیٹ، وقاص احمد ایڈووکیٹ، فخر بٹ ایڈووکیٹ، عبدالسلام بھٹی ایڈووکیٹ، چوہدری عبدالعزیز ایڈووکیٹ، رشید احمد تنویر ایڈووکیٹ، نعیم عرب ایڈووکیٹ، طارق محمود بسرا ایڈووکیٹ، شیخ ضیاء الرحمٰن ایڈووکیٹ، احمد سیف اللہ ایڈووکیٹ وغیرہ وغیرہ ہیں، اور ان میں سے بعض ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں بھی پریکٹس کرتے ہیں۔ غرض کہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے ایڈووکیٹس کی اکثریت ان عدالتوں میں پریکٹس کرتی ہے اور قادیانی دار القضاء میں مقرر کردہ قاضیوں میں چند آنریری طور پر اور باقی اکثر تنخواہیں لے کر ان غیر قانونی عدالتوں میں کام کرتے ہیں اور ان کو تنخواہیں صدر انجمن احمدیہ کے خزانے سے دی جاتی ہیں۔ باقاعدہ طور پر دار القضاء کے لیے ہر سال بجٹ میں مخصوص رقم مختص کی جاتی ہے۔ چناب نگر کی ان غیر قانونی عدالتوں میں روزانہ کیسوں کی سماعت ہوتی ہے اور عموماً بروز اتوار بورڈز تشکیل دیے جاتے ہیں اور سماعت ہوتی ہے، جمعہ کے روز چھٹی ہوتی ہے۔ آئینی عدالتوں کی طرح ان غیر قانونی عدالتوں میں بھی باقاعدہ وکیل، وکالت نامے پیش کرتے ہیں بلکہ وکیل بطور مختار بھی پیش ہوتے ہیں اور زیر سماعت مقدمات کی باقاعدہ مثل بنائی جاتی ہے جن کی نقول کے حصول کے لیے باقاعدہ نقل برانچ بنائی گئی ہے جو سائل سے فی صفحہ ۲، روپے نقل فیس وصول کر کے اور کاغذات پر باقاعدہ مہریں اور قاضیوں سے تصدیق کر کے دیتا ہے۔ فوجداری نوعیت کے مقدمات میں دونوں اطراف کے وکیلوں کے دلائل سننے کے علاوہ قاضی قادیانیوں کی ذیلی محکمے دفتر صدر عمومی اور نظارت امور عامہ دونوں کے عہدیداران سے رپورٹ بھی طلب کرتے ہیں جو کہ آئینی عدالتوں میں پیش ہونے والی پولیس رپورٹ یا چالان کی طرح اس کیس کے متعلقہ فریقین کے متعلق باقاعدہ رپورٹ چالان پیش کرتے ہیں اور اگر کوئی کیس جائیداد کے جھگڑے کا ہو تو اس کی رپورٹ قادیانیوں کے دفتر نظام جائیداد کا عملہ اور قادیانیوں کے خود ساختہ پٹواری کرتے ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ قادیانی عہدیداران جس کسی قادیانی فرد کو حکم عدولی یا نافرمانی پر سزا دینا چاہیں، ان کے ایک حکم پر نام نہاد دار القضاء کے قاضی مثل مقدمہ کے ریکارڈ میں ردّ و بدل بھی کر دیتے ہیں اور شعبہ دفتر صدر عمومی اور نظارت امور عامہ کے عہدیداران کی رپورٹ بھی اس کے خلاف دی جاتی ہے۔

ان جعلسازیوں اور ناانصافیوں کے خلاف کئی قادیانیوں نے اپیلیں اور احتجاج بھی ریکارڈ کرائے ہیں۔ ان نام نہاد عدالتوں کے کیے ہوئے فیصلوں پر عملدر آمد کے لیے قادیانی جماعت کے شعبہ احتساب، دفتر نظارت امور عامہ، دفتر صدر عمومی، صدوران محلّہ جات اور ہر محلّہ میں موجود خداموں کی فورس موجود ہے۔ قادیانی فورسز جو کہ نظارت امور عامہ کے ماتحت کام کرتی ہیں اور ان عدالتوں میں سنائی جانے والی سزائیں، مثلاً اخراج شہر، شہر بدر چناب نگر غیر معینہ یا معین کردہ مدت کے لیے، کاروبار کو سیل کر دینا، بند کرا دینا، گھروں کو تالے لگوا دینا بلکہ بعض دفعہ تو گھروں کا سامان اٹھا کر شہر کی حدود سے باہر پھینک آنا، پر عمل کراتی ہیں۔ مقاطع کی سزا یعنی قطع تعلق بھی کرایا جاتا ہے جب کہ کوڑوں کی سزا قادیانی جماعت کے دفاتر میں متعین کردہ علاقے میں دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ تشدد کرتے وقت پولیس کے چھتر سے مشابہ چھتر سے برہنہ کر کے چھترول کرنے کے علاوہ قادیانی ٹارچر سیل میں بند کرنے کی سزا بھی دی جاتی ہے۔ یہ عقوبت خانے ہر محلے میں موجود ہیں جن کی خبریں متعدد دفعہ قومی اخبارات میں آچکی ہیں اور ان ٹارچر سیلوں میں خدام الاحمدیہ کے اسرائیلی فوج سے تربیت یافتہ عملے کے علاوہ ہر محلے میں موجود زعیم محلّہ بھی اہم رول ادا کرتے ہیں۔ سزاؤں پر سو فیصد عملدر آمد کروانے کے لیے جائیدادیں اور مالی اثاثے بھی ضبط کر لیے جاتے ہیں۔ قادیانیوں کے ''دار القضائ'' کے قوانین قادیانی مذہب کی خود ساختہ شریعت کے تحت بنائے گئے ہیں۔ لیکن جہاں پر ان کو ملکی قوانین کا سہارا لینا پڑے تو اس کا سہارا بھی لے لیتے ہیں۔ مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور چند قادیانیوں کی طرف سے قادیانی دار القضاء کے فیصلوں کی حیثیت کو ملکی عدالتوں میں چیلنج کیے جانے کے خوف کے باعث کے خوف کے باعث قادیانی دار القضاء کے عملے نے قادیانیوں کو اپنے قابو میں رکھنے کے لیے ۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کے بعد اقرار نامہ ثالثی کے نام سے ایک فارم پرنٹ کیا ہے جس میں واضح طور پر درج ہے کہ میں تنازعہ بعنوان بالا کے حوالے سے ہوش و حواس میں بلا جبر و اکراہ درخواست کرتا ہوں رکرتی ہوں، کہ دار القضاء کے علاوہ کسی اور عدالت میں نہ کر سکوں گا۔ اس فارم کی اشاعت پر قادیانی معاشرے میں بے چینی میں اضافہ ہوا، اور قادیانیوں کی اکثریت اس اقرار نامہ ثالثی کو پر کرنے کی مخالف ہے جس کا مطلب ہے متاثرہ فریقین کے ہاتھ پیر باندھ دینا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ملک میں ہر فرقے نے اپنی علیحدہ عدالتیں بنانی شروع کر دیں تو پھر ملک میں آئینی عدلیہ اور عدالتی نظام کی کیا حیثیت رہ جائے گی اور ان خود ساختہ عدالتوں کے سنائے ہوئے فیصلوں پر عملدر آمد کرانے کے لیے جو قانون شکنی اور قتل و غارت ہوگی اس کا کیا حل ہوگا؟ جب ۱۹۷۴ء کے آئین میں یہ واضح طور پر درج ہے کہ ملکی عدالتی نظام کے علاوہ کوئی بھی متوازی نظام قائم نہیں کیا جا سکتا اور ایسا کرنے والے آرٹیکل چھ کی خلاف ورزی کریں گے جو غدّاری کے زمرے میں آتا ہے۔ قادیانی باغی گروپ نے ''اُمّت'' سے بات چیت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان کارروائی کا حکم دیتے ہوئے دار القضاء کا ریکارڈ قبضہ میں لیں اور ان عدالتوں کے خلاف کارروائی کی جائے جو صرف رائل قادیانی فیملی کے تحفظ کی خاطر قائم ہیں اور ان کے خوف کے سبب ہی غریب قادیانیوں کو دبا کر رکھا جاتا ہے۔ (مطبوعہ روزنامہ ''امت'' کراچی ۱۹ر مارچ ۲۰۱۱ء)

(تیسری قسط)

حکیم نورالدین قادیانی کا دورِ حکومت

پروفیسر خالد شبیر احمد

حکیم نورالدین قادیانی نے تو اپنے دورِ اقتدار میں اُن کا مقاصد کو آگے بڑھایا۔ جب کہ اصل کام کا آغاز تو خود مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے دور میں ہی شروع ہو چکا تھا۔ ہندوستان میں قادیان مرزا غلام احمد کی خلافِ اسلام اور خلافِ ترک سلطنت سرگرمیوں کی وجہ سے تخریب کاری اور سازشوں کا مرکز بن چکا تھا۔ جہاں سے پورے بلادِ اسلامیہ کے اندر انگریزوں کی اطاعت، سلطنت عثمانیہ کی مخالفت اور جہاد کی مذمّت میں لٹریچر بھیجا جاتا تھا۔ مرزا غلام احمد نے سوڈان میں مہدی سوڈانی کی مخالفت کے لیے غلام نبی قادیانی کی سربراہی میں ایک مشن مصر بھیجا۔ اسی طرح عراق میں ترکی حکومت کے خلاف کام کرنے کے لیے ایک عرب قادیانی جس کا نام عبداللہ تھا مامور کیا گیا۔ اسی طرح وسط ایشیاء زارِ روس کے خلاف برطانوی جاسوسی کے لیے مشن روانہ کیے گئے جن میں مولوی قطب الدین قادیانی، میاں جمال الدین قادیانی، مرزا خدا بخش قادیانی معروف نام ہیں۔ افغانستان ایک مدّت تک قادیانی جاسوسوں کی زد پہ رہا۔ مولوی عبداللطیف قادیانی اس ضمن میں ایک نمایاں نام ہے۔ جسے اُس وقت کی حکومتِ افغانستان نے اُس کے مرتد ہونے کی بنا پر سنگسار کر دیا تھا۔ ترکی کی حکومت مسلمانوں کے اتحاد کا نشان بن چکی تھی، مرزا غلام احمد کی خصوصی تنقید اور مذمّت کا نشان بنی رہی۔ مرزا غلام احمد بڑے تسلسل کے ساتھ ترکی کی تباہی اپنے الہاموں اور پیش گوئیوں میں بیان کرتے رہے۔

۱۸۹۷ء میں جب ترک کونسل کراچی سے لاہور آئے تو مسلمانوں نے اُن کا شاندار استقبال کیا۔ لاہور کی قادیانی جماعت کی طرف سے ترک کونسل کو ملاقات کی دعوت دی گئی۔ مسلمان ذرا مطمئن ہوئے کہ شاید خلافتِ عثمانیہ کے نمائندے سے مرزا کی ملاقات سے مرزا غلام احمد کی ترک مخالف سرگرمیوں میں کچھ کمی آجائے گی۔ لیکن مرزا نے اپنی ملاقات میں انگریزوں اور یہودیوں کی حمایت اور ترکوں کی مخالفت کا اعادہ کیا تو ترک کونصل ناراض ہو کر واپس چلے گئے اُسے یقین ہو گیا کہ یہ شخص اپنے آپ کو مذہبی رہنما کہتا ہے درحقیقت انگریزوں کا ایجنٹ اور گماشتہ ہے جو اپنے قول و فعل سے اپنے آپ کو مسلمانوں کا ازلی و ابدی دشمن ثابت کر چکا ہے۔ مذاکرات ختم ہونے پر مسلمانوں کو ان مذاکرات کے نتائج کے بارے میں فطری طور پر تجسّس تھا۔ چنانچہ لاہور کے ایک اخبار ''ناظم الہند'' نے لاہور سے ترکی کونصل کے ساتھ رابطہ قائم

کر کے مرزا سے اُن کی ملاقات کے بارے میں جب استفسار کیا تو اُنھوں نے صاف صاف الفاظ میں مرزا قادیانی کی مذمّت کی اور کہا کہ یہ شخص فریب کاری کا مجسّمہ ہے، جس کی رگ رگ میں اسلام کی مخالفت اور مسلمانوں کی دشمن کا جذبہ موجزن ہے اس سے زیادہ کچھ کہنا کارِ فضول ہے۔ چنانچہ ترکی کونصل کا یہ خط جب اخبار چھپا تو مسلمان اس پر سیخ پا ہو گئے اور اُنھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بڑی شدّت کے ساتھ مذمت کر کے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ اس واقعے کے فوراً بعد مرزا صاحب ایک اشتہار کے ذریعے اپنے خیالات کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

''میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے۔ جس کے زیرِ سایہ امن سے یہ آسمانی کارروائی کر رہا ہوں۔ ترکی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی ہے اور شامتِ اعمال بھگت رہی ہے اور یہ ہرگز ممکن نہیں کہ اس کے زیرِ سایہ رہ کر ہم کسی راستی کو پھیلا سکیں۔ میں نے صاف کہہ دیا ہے کہ سلطان کی سلطنت کی حالت ٹھیک نہیں اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ اس کا انجام اچھا نہیں یہی وہ باتیں تھیں جو سفیرِ مذکور کو اپنی بدقسمتی سے بُری معلوم ہوئیں۔'' (تبلیغِ رسالت، جلد ہشتم۔ مؤلفہ مولوی قاسم علی قادیان، صفحہ ۵)

مرزا غلام احمد کی ترک دشمنی اُن کی موت تک جاری رہی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں کسی قسم کی کمی کی بجائے بلا کی شدّت ہی پیدا ہوتی گئی۔ ہندوستان کے مسلمان جو دل و جان سے ترکی سلطنت کے ساتھ تھے مرزا کی اس حکمتِ عملی کو بخوبی سمجھتے تھے اور مرزا کی اس برطانیہ نواز ترک دشمن حکمتِ عملیوں پر کڑی تنقید بھی کرتے تھے۔ چنانچہ جہلم سے شائع ہونے والے مسلمان اخبار ''سراج الاخبار'' نے اپنے خصوصی مقالے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا:

''مرزائے قادیان کے جھوٹے دعوے اور انبیاء علیہم السلام کی نسبت اس کی توہین آمیز تحریریں اور مدّت سے مسلمانوں کی سخت دل آزاری کا باعث ہو رہی تھیں مگر اب کی مرتبہ ۲۴ مئی کو ایک اشتہار ''حسین کامی سفیر سلطانِ روم'' کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس سے تو ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمانوں کو سخت قلق ہوا ہے۔ اس اعلان سے صریحاً ثابت ہو گیا ہے کہ یہ شخص علمائے امّت ہی کا دشمن نہیں بلکہ ملّتِ اسلامیہ اور روئے زمین کے مسلمانوں کا جانی دشمن ہے اور جس طرح انگلستان میں ''گلیڈ سٹون'' اسلام اور ترکی کی سلطنت کا مخالف ہے اسی طرح ہندوستان میں یہ شخص اسلام اور اہل اسلام کا دشمن ہے۔ حیف ہے کہ یہ خلیفۃ المسلمین جو روئے زمین کے مسلمانوں کا واجب الاحترام مقتدیٰ ہے اور جو حرمین شریفین کا محافظ ہے اس کی نسبت ''گلیڈ سٹون'' کا یہ بے باک مقلد اہی میں دریدہ دہنی کرتا ہے۔

اخبار بین طبقہ جانتا ہے کہ مرزا قادیان نے جو کچھ لکھا ہے یہ وہی ہے جو ''گلیڈ سٹون'' (اس وقت برطانیہ کا

وزیراعظم تھا) اور اُس کے یورپین پیروتر کی سلطنت کی نسبت بکا کرتے ہیں۔ قادیان کے اس قول سے کہ میں نے سفیر کو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ ’’بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ‘‘ ثابت ہوتا ہے کہ اس کا الہام کرنے والا خدا بھی صرف مسلمانوں کا ہی دشمن ہے ان کے خون کا پیاسا ہے اور جو لوگ دینِ اسلام کے دشمن اور اس کے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں ان سے خوش ہے اور انہی کو دنیا میں قادیانی اور اس کے گروہ کو باقی رکھنے کے لیے منتخب کیا ہے۔‘‘ (مولانا ابوقاسم دلاوری، رئیس قادیان)

مرزا غلام احمد عمر بھر اسلامی ممالک کے خلاف زہر اُگلتے رہے اور برطانوی استبداد کی معاونت کر کے اُس کی عظمت کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہے۔ کبھی اپنے آپ کو انگریزی سامراج کا تعویذ کہتے اور کبھی یہ بھی کہتے کہ خدا انگریزوں کے ساتھ بڑا خوش ہے اور اُن مسلمانوں کے ساتھ ناراض ہے جو اُن کی مخالفت کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد کی انگریز نوازی اور مسلم دشمنی کا سلسلہ اُس کی موت تک جاری رہا۔

۱۹۰۷ء میں یعنی اپنی موت سے ایک برس پہلے اُنھوں نے اپنی قوم قادیانیوں کے لیے ایک نصیحت نامہ شائع کیا جو قادیانیوں کے لیے نصیحت کے ساتھ ساتھ قادیانی جذبات کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے جو مرزا قادیانی اسلامی ممالک کے بارے میں رکھتے تھے۔ اس تحریر سے ایک تقابل بھی اُبھر کر سامنے آتا ہے جو قادیانی سربراہ کے ذہن میں موجود تھا اور اس تقابل سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں یہودیوں اور انگریزوں کے بارے میں وہ کیا خیالات رکھتے ہیں اور کیوں؟ نصیحت نامہ ملاحظہ فرمائیں:

’’چونکہ میں دیکھتا ہوں ان دنوں جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں اور بفضلِ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ چکا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری تعلیم کو یاد رکھیں، جو تقریباً ۲۶ برس تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری مُحسن حکومت ہے۔ ان کی ہی حمایت میں ہمارا فرقۂ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔ اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیرِ سایہ ہم ظالموں کے پنجے سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لیے چُن لیا تاکہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیرِ سایہ ہو کر ظالموں کے حملوں سے اپنے تئیں بچا دے اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطانِ روم کی عملداری میں رہ کر یا مکّہ اور مدینہ میں اپنا گھر بنا کر شریر

لوگوں کے حملوں سے بچ رہو نہیں...... ہرگز نہیں بلکہ ایک ہفتے میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤ گے۔ تم سُن چکے ہو کہ کس طرح عبداللطیف جو ریاست کابل کے ایک معزز، بزرگ اور نامور رئیس تھے جن کے مرید پچاس ہزار تھے جب وہ میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اس مقصد سے کہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے۔ امیر حبیب اللہ خان نے نہایت بے رحمی سے اُن کو سنگسار کرا دیا۔ پس کیا تمھیں کچھ توقع ہے کہ تمھیں اسلامی سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسّر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی اور مخالفت علماء کے فتوؤں کی رُو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔

یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تمھارا ٹھکانہ کہاں ہے ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمھیں اپنی پناہ میں لے لی گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کے لیے دانت پیس رہی ہے، کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لیے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ تمہیں نابود کر دے گی اور یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان کے علماؤں کے فتوے سُن چکے ہو یعنی تو اُن کے نزدیک واجب القتل ہو اور اُن کی آنکھ میں ایک کُتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہیں ہو، تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالکِ اسلامیہ کے فتوے تمھاری نسبت رہیں کہ تم واجب القتل ہو۔ تمھیں قتل کرنا اور تمھارا مال لوٹ لینا اور تمھاری بیویوں پر جبر کر کے نکاح میں لے لینا اور تمھاری میّت کی توہین کرنا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز ہے بلکہ بڑے ثواب کا کام ہے سو یہی انگریزوں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمھیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا اور کسی سلطنت کے زیرِ سایہ رہ کر دیکھ لو تم سے کیسا سلوک کیا جاتا ہے، سو انگریزی حکومت تمھارے لیے ایک رحمت ہے۔ تمھارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے ایک سپر ہے، تم اس سپر کی قدر کرو۔''

(تبلیغ رسالت، جلد دہم، صفحہ ۱۲۴، اشتہار مؤرخہ ۷ رمئی ۱۹۰۷ء)

۱۹۰۸ء میں حکیم نورالدین نے جب اقتدار سنبھالا اسلامیانِ عالم خصوصاً ترکی کی سلطنت نامساعد حالات سے دوچار تھی۔ یہودی اور انگریز ترکی کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ استعماری طاقتوں نے سلطنت عثمانیہ کی حدود میں قومیّت کے جذبات کو اُبھار کر ترک قوم کو داخلی انتشار جیسے مسئلے سے دوچار کر دیا تھا۔ بلقان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں جن میں رومانیہ، بلغاریہ بھی شامل تھیں ترکوں کے خلاف بغاوت کی تیاریوں میں مصروف تھیں۔ نوجوان ترکوں کو ورغلا کر حکومت کے خلاف کر دیا گیا۔ اُنھوں نے ''ینگ ٹرکس'' کے نام سے ایک الگ تنظیم قائم کر لی۔ اس تنظیم کی غرض و غایت بھی سلطان عبدالحمید کو معزول کر کے اس کی جگہ محمد خامس نامی ایک شخص کو ترکی کا سلطان مقرر کرنا تھا۔ سلطنت عثمانیہ ان حالات کو دیکھ کر

اردگرد کی غیر مسلم ریاستوں نے بھی ترکوں کے لیے مسائل پیدا کرنے شروع کردیے۔ ''آسٹریا'' نے ''بوسنیا'' اور ''ہرزہ گووینا'' کی ریاستوں کے ساتھ الحاق کر کے انھیں ترکوں کے خلاف اُکسانا شروع کردیا۔ اٹلی کی حکومت نے بھی ترکوں کے خلاف باقاعدہ اعلانِ جنگ کر کے ۱۹۱۲ء میں طرابلس پر حملہ کردیا جب ترکی نے مصر کے راستے اپنی فوج کو اٹلی کی فوجوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہی تو انگریزوں نے مصر کے راستے ترک فوجوں کو راستہ دینے سے انکار کردیا۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بلقان نے بھی ترکی کے خلاف اعلان جنگ کردیا جو ترکوں کے زیر تسلّط ایک ریاست تھی۔ انگریزوں نے ان بغاوتوں کو نہ صرف شہہ دی بلکہ اپنے سوچے سمجھے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ان کی فوجی مدد بھی کی اس طرح ترکی کی عظیم سلطنت عثمانیہ کو ان ریاستوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس شکست پر ہندوستان کے مسلمانوں میں اضطراب پھیل گیا۔ ہندوستان کے مسلم زعماء کی تمام حالات پر گہری نگاہ تھی۔ وہ اس کے پس پردہ یہودیوں اور عیسائیوں کے مذموم مقاصد سے پوری طرح آشنا تھے اور دل کی گہرائیوں سے سلطنتِ عثمانیہ کو بچانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اُنھوں نے جنگ طرابلس اور بلقان کے موقع پر پورے ہندوستان کے مسلمانوں کو غیرتِ ملّی کے جذبات سے سرشار کر کے میدانِ عمل میں لا کھڑا کیا۔ مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان، شبلی نعمانی (رحمہم اللہ) ترکوں کی حمایت میں پیش پیش تھے۔ اُنھوں نے اپنے اپنے اخبارات کے ذریعے مسلمانوں کے اندر خلافت عثمانیہ کے دفاع کے لیے ایک تحریک پیدا کردی۔ جگہ جگہ جلسے کیے گئے، جلوس نکالے گئے چندے کر کے طرابلس اور بلقان کے مسلمانوں کے مدد کے لیے خطیر رقوم جمع کی گئیں۔ ڈاکٹر مختار انصاری کی قیادت میں ایک طبّی وفد ترکی بھیجا گیا تاکہ زخمی مسلمانوں کی مدد کی جا سکے اس وفد میں آٹھ ڈاکٹر، چھ مرہم پٹی کرنے والے کارکن، بارہ ایمبولنس کے رضا کار شامل تھے۔ اس کے علاوہ چند مسلمان طلباء بھی اس طبّی وفد شامل تھے۔ جنھوں نے مسلمانوں کی خدمت کے لیے اپنی تعلیمی مستقبل کو داؤ پر لگا دیا تھا۔ اس صورت کی عکاسی شبلی نعمانی کے مندرجہ ذیل اشعار سے ہوتی ہے۔ جو اُس وقت ہر باشعور مسلمان کی زبان پر تھے۔

مراکش جا چکا فارس گیا اب دیکھنا یہ ہے
کہ جیتا ہے یہ ٹرکی کا مریض سخت جاں کب تک
یہ سیلاب بلا جو بلقان سے بڑھتا چلا آتا ہے
اسے روکے گا مظلوموں کی آہوں کا دھواں کب تک
زوالِ دولتِ عثمان زوالِ شرع و ملّت ہے
عزیزو ، فکرِ فرزند و عیال و خانماں کب تک

بکھرتا جاتا ہے شیرازۂ اوراقِ اسلامی
چلیں گی تند بادِ کفر کی یہ آندھیاں کب تک

ہندوستانی مسلمانوں کا یہ طبّی وفد جب واپس ہندوستان پہنچا تو مسلمانوں نے اس کا عظیم الشان استقبال کیا۔ مولانا شبلی نعمانی نے اس موقعہ پر ڈاکٹر انصاری کے پاؤں چھونے چاہے۔ ڈاکٹر صاحب اُنھیں منع کیا تو جواب میں کہا ”یہ آپ کے پاؤں نہیں اسلام کے مجسمۂ غربت کے پاؤں ہیں۔“

ادھر ہندوستان کے غیرت مند مسلمانوں کے دل دشمنانِ اسلام کی مسلمانوں کے خلاف سازشوں پر خون کے آنسو بہا رہے تھے تو اُدھر قادیان کے بزعم خویش ”اصلی مسلمان“ اپنے قائد و پیشوا مرزا غلام احمد کی واضح ہدایات کے مطابق یہودیوں اور عیسائیوں سے گٹھ جوڑ کر کے کیسی کیسی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف تھے اس کا تذکرہ آئندہ قسط میں نذرِ قارئین کیا جائے گا۔ (باقی آئندہ)

زبان میری ہے بات اُن کی

ساغر اقبالی

☆ رحمٰن ملک، ملکی حالات سے بے نیاز، متحدہ کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ”لندن“ کے چکّر لگا رہے ہیں۔ (منوّر حسن)

روز کہتا ہوں کہ اُس کوچے میں نہ جاؤں گا کبھی روز اُس کوچے میں اِک کام نکل آتا ہے

☆ ٹیکس اضافے کا آرڈیننس پارلیمنٹ سے منظور کرائیں گے۔ (وزیر خزانہ، حفیظ شیخ)

روٹی کپڑا، مکان کا وعدہ کرنے والی حکومت، غریب کا گلا گھونٹے گی۔

☆ عوام، جرائم کے خاتمہ کے لیے پولیس سے تعاون کریں۔ (زبیر انور لودھی۔ پولیس آفیسر)

چوری کے ملزمان دھمکیاں دے رہے ہیں، حکّام تعاون کریں۔ (ماجد حسین قریشی)

☆ ریمنڈ کو پیسے دے کر رہا نہیں کرایا۔ (ہیلری کلنٹن)

ریمنڈ کو امریکہ کے غلاموں کی انجمن نے رہا کرایا۔ (منوّر حسن)

☆ یہ نہیں بتا سکتے، کون سا قرض، سیاسی دباؤ پر معاف کیا گیا۔ (گورنر سٹیٹ بنک)

کہ اِس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں۔

☆ حامد سعید کاظمی کی گرفتاری، حکمرانوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ (لیاقت بلوچ)

اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

☆ جرائم پیشہ افراد برداشت نہیں۔ (رحمٰن ملک)

بلا تبصرہ!

☆ ایک طالبہ کو غیر اخلاقی میسج پر، خواجہ فرید پوسٹ گریجوایٹ کالج رحیم یار خان کے طلبا و طالبات نے رنگیلے پروفیسر زاہد اختر شاہین کی پٹائی کر دی۔ (ایک خبر)

نیا تعلیمی ادارہ...... پیار بھی اور مار بھی

☆ اسمبلی بدنام ہوئی لوٹے تیرے لیے۔ (پنجاب اسمبلی میں شور و غوغا)

جمیلہ گمنام ہوئی، بوٹے تیرے لیے

☆ وٹّہ سٹّہ ایک فرسودہ رسم ہے۔ تبدیلی لانا ہوگی۔ (وکلاء)

وٹّہ سٹّہ...... اِک سر مٹّی، اِک سر گھٹّہ

لشکرِ احرار کا فردِ فرید، تحریک کشمیر کا پہلا شہید

''الٰہی بخش'' چنیوٹی شہید رحمۃ اللہ علیہ

غلام عباس طاہر لیل

وادی کشمیر بلا شبہ جنت نظیر ہے اور اس کا لاثانی حُسن لم یزل کا عطیہ ہے لیکن اس وادی کے پھولوں کو سرخ رنگ انسانی خون سے بھی ملا ہے۔ الٰہی بخش شہید جس کا پھول جیسا نازک بدن اسی وادی میں سنگینوں سے چھیدا گیا، وہ پہلے شہید تھے جنھوں نے اپنے خون کی قیمت دے کر کشمیر کی جدوجہد آزادی کی نیو ڈالی۔

لاکھوں سلام اس شہید حریت پر اس عظیم ماں کے لیے جس نے اپنی کوکھ سے اس مجاہد کو جنم دے کر وادی چنیوٹ (جھنگ) کا سر تاریخ میں ہمیشہ کے لیے سربلند کر دیا۔

یہ ۱۹۳۱ء کی بات ہے جب مہاراجہ ہری سنگھ کشمیریوں کو جانور سمجھ کر ان پر ظلم وستم کر رہا تھا۔ مہاراجہ اپنی ریاست میں بسنے والے مسلمانوں کو اپنا زرخرید غلام سمجھتا تھا۔ ان حالات میں اہل کشمیر نے انگڑائی لی اور اپنے حقوق کے لیے تحریک منظّم کی۔

۱۳ر جولائی ۱۹۳۱ء کو ڈوگرہ فوج نے نہتے مسلمانوں کے احتجاجی جلسے پر فائرنگ کر دی۔ کشمیر کے مسلمانوں نے جب محسوس کیا کہ وہ تن تنہا ڈوگروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، تو انھوں نے ہند کے مسلمانوں سے مدد کی اپیل کی۔ مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں نے لبیک کہا اور ڈوگرہ حکومت کو چیلنج کر دیا۔ اس چیلنج کو برطانوی حکومت اور ڈوگرہ راج نے مجذوب کی بڑ قرار دیا۔ اس وقت پنجاب کے نوابزادے، جاگیردار، مسلم لیگی، یونینسٹ اور کانگرسی سب حیران تھے کہ ڈوگرہ راج کے خلاف احرار کس قسم کی تحریک چلا سکتے ہیں؟

لیکن احرار نے کلکتہ سے راس کماری تک ایک آگ لگا دی اور پچاس ہزار نوجوان سرخ لباس پہنے، سر پر کفن باندھے کشمیر میں داخل ہو گئے۔ خوفزدہ ہو کر ڈوگرہ حکومت نے کوہالہ کا پل بند کر دیا مگر احرار کے مجاہدوں نے لاٹھیوں اور سنگینوں کے زخم کھا کر پل پر قبضہ کر لیا۔ یہ اتنی زبردست تحریک تھی کہ دہلی، یوپی اور پنجاب کی غیرت مند خواتین بھی محاذ پر جا پہنچیں اور کشمیر کا راجہ اپنی گدی چھوڑ کر نظم ونسق وائسرائے کے سپرد کر کے دہلی چلا گیا۔

مجاہدوں کی کارروائیوں سے ڈوگرہ حکومت بوکھلا گئی لیکن وہ انھیں گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔ انہی مجاہدوں

میں چنیوٹ کا غازی الٰہی بخش بھی شامل تھا جس کی عمر تیس برس تھی۔ ان کا تعلق شیخ خاندان سے تھا۔ انھوں نے سن بلوغت میں تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا جس کی پاداش میں گرفتار ہوئے اور سزا کاٹی۔

مگر وقت کے ساتھ ساتھ انگریزوں اور ڈوگروں کے لیے ان کی نفرت میں اضافہ ہوتا گیا۔ جب الٰہی بخش کی ملاقات علی برادران (مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی) کی والدہ بی اماں سے ہوئی تو انھوں ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرااور اپنے سینے سے لگایا۔ علی برادران نے بھی تحریک آزادی کی راہ میں اس مجاہد کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ الٰہی بخش شہید حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی (سیال شریف) اور جامعہ محمدی کے ناظم مولانا محمد ذاکر کے ساتھ تحریک خلافت کے دوران گرفتار ہوئے تھے۔

جب مجلس احرار نے کشمیر میں تحریک آزادی شروع کی تو الٰہی بخش والہانہ جذبے سے مجاہدین کے اس قافلے میں شامل ہوئے جس کا رخ کشمیر کی طرف تھا۔ چنیوٹ سے ملک اللہ دتہ کی نگرانی میں روانہ ہونے والا یہ قافلہ میرپور کے محاذ پر پہنچا تو ڈوگرہ فوج نے ان پر سنگین تان لیں۔ اس کے باوجود رضا کاروں نے کسی خوف کے بغیر فوج کے دستے پر حملہ کر دیا۔ دست بدست لڑائی میں کئی ڈوگرے اور رضا کار زخمی ہوئے۔ غازی الٰہی بخش شہید نے ایک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میرپور کی سرحد عبور کر لی اور سینہ تان کر آگے بڑھے۔ اس پر ڈوگرہ کمانڈر، وشوامتر نے اچانک حملہ کر کے سنگین ان کے جسم میں پیوست کر دی۔ الٰہی بخش نے شدید زخمی ہونے کے باوجود اس کمانڈر پر حملہ کر دیا لیکن وہ بزدل دُم دبا کر بھاگ گیا، وار کاری تھا لہٰذا الٰہی بخش اسی سرزمین پر شہید ہو گئے۔ آپ تحریک آزادی کشمیر کے پہلے شہید ہیں جن کے خون سے کشمیر کی جدید تاریخ لکھی جا رہی ہے۔

الٰہی بخش شہید کی میت کا جلوس جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور فیصل آباد سے گزر کر چنیوٹ پہنچا۔ سڑک کے کنارے کوئی قصبہ اور شہر ایسا نہیں تھا جہاں مسلمانوں نے میت روک کر نماز جنازہ نہ پڑھی ہو۔ چنیوٹ شہر کا عالم یہ تھا کہ جب جنازہ پہنچا تو بازار سنسان ہو گئے اور عورتیں، مرد جنازے کے استقبال کے لیے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اس رات بلاتخصیص ہندو مسلمان سب اداس تھے حتیٰ کہ کئی گھروں کے چولہے ٹھنڈے رہے۔ مولانا ظفر علی خان نے اپنے اخبار، زمیندار کے صفحہ اوّل پر یہ نظم شائع کی:

مے کشو مژدہ یثرب کی شراب گلرنگ
ہو کے کشمیر کی بھٹی سے کشید آتی ہے
قاصد احرار کا چنیوٹ گیا خط لے کر
کاغذِ سرخ پہ اس خط کی رسید آتی ہے

انہی دنوں برصغیر کے تمام مسلمان اخبارات نے الٰہی بخش نمبر شائع کیے تھے، ان میں زمیندار کا نمبر سے اہم تھا۔

میاں مولا بخش خضر تمیمی نے بھی الٰہی بخش کی شہادت پر ایک طویل نظم پنجابی میں لکھی جس کا ایک بند یہ ہے:

الٰہی بخش شہادت پا گیا
وانگوں اور شیراں للکار دا
نعرے تکبیراں دے مار دا

اس مضمون کی تیاری میں ''تاریخ جھنگ اور جھنگ کی لوک کہانیاں'' سے مدد لی گئی۔

مطبوعہ: اردو ڈائجسٹ (اگست، ۲۰۰۲ء)

☆......☆......☆

احرار فاؤنڈیشن

احرار فاؤنڈیشن پاکستان کی سلسلہ وار مطبوعات کا نظم کچھ عرصہ تعطل کے بعد دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ بخاری اکیڈمی ملتان اور مکتبہ معاویہ چیچہ وطنی کے تعاون سے الحمدللہ درج ذیل کتب پر کام شروع کر دیا گیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ حسبِ توفیق و ترتیب یہ کتب شائع ہوں گی۔ ان کتب کے حوالے سے جن دوستوں اور قارئین کے پاس جو مواد ہو وہ براہِ کرم عنایت فرمائیں، اطلاع دیں اور تجاویز و سرپرستی سے نوازیں۔ شکریہ!

☆ مضامین ختم نبوت ☆ سید الاحرار (طبع دوم) ☆ اعتقادات مرزا

☆ خانقاہ سراجیہ اور مجلس احرار اسلام مع تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل

از شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتدوین: عبداللطیف خالد چیمہ

رابطہ کار: مکتبہ معاویہ، جامع مسجد روڈ چیچہ وطنی (ضلع ساہیوال) فون: 040-5485953

● **کتاب: دروسِ ختم نبوت (یعنی ختم نبوت کورس)**

مصنف مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم　　ضخامت: ۶۴۰ صفحات　　قیمت: درج نہیں

ناشر و ملنے کا پتہ: جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات، محلّہ کنور گڑھ، گلی نمبر۴، کالج روڈ، گوجرانوالہ۔ 0333-8150875

عقیدۂ ختم نبوت، اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ جو قرآنِ کریم کی ایک سو آیات اور دو سو احادیث نبوی کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ حضور خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں انکارِ ختم نبوت کا فتنہ اٹھا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جہادِ یمامہ میں اس فتنے کا سر کچل دیا۔ مسیلمہ کذاب اور اس کا مرتد لشکر قتل ہوا۔ قریباً تیرہ سو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس جہاد میں جام شہادت نوش کر کے قطعی فیصلہ دے دیا کہ انکارِ ختم نبوت کفر اور ارتداد ہے۔

مرزا قادیانی اور اس کی ذریت البغایا مسیلمہ کذاب ہی کے ارتداد کا تسلسل ہے۔ قادیانی گروہ دھوکہ دے کر مسلمانوں کا لیبل لگا کر انہیں گمراہ کرتا ہے علماء حق نے فتنۂ قادیانیت کے آغاز سے لے کر آج تک علمی اور عملی میدان میں اس کا تعاقب کیا ہے۔

مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم، مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے فاضل اور علمی و تحقیقی ذوق سے مالا مال ہیں۔ ہمارے دینی مدارس کے طلباء کو شعبان، رمضان کی تعطیلات میں مذاہب کے تقابلی مطالعہ اور اسلام کے نام پر اُٹھنے والے فتنوں کے حوالے سے مختلف کورسز کرائے جاتے ہیں۔ یہ کورسز عموماً طلباء کے لیے ہوتے ہیں۔ اللہ بھلا کرے مولانا سیف الرحمٰن قاسم کا جنہوں نے طالبات کے لیے ختم نبوت کورس مرتب فرمایا۔ یہ دراصل ان کے وہ دروس ہیں جو انہوں نے طالبات کے لیے تحریر کیے اور انہیں پڑھائے۔ دس ابواب پر مشتمل یہ دروس، نہایت آسان اور معلومات کا زبردست ذخیرہ ہیں۔ ختم نبوت کورس کے عنوان سے اب تک جتنی کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ ان میں منفرد ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے کارکنوں اور مبلغین کے لیے بہترین علمی و تحقیقی ذخیرہ ہے۔

● **یادگار خطبات**

مرتب: محمد عمر فاروق ضخامت: ۴۳۲ صفحات قیمت: ۲۷۰ روپے

ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ، بَن حافظ جی، ضلع میانوالی، رابطہ: 0321-5471972

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز اہلِ سنت والجماعت (علماء دیوبند) کے عقیدۂ حیات النبی کے موضوع پر علمی، تحقیقی اور مستند یادگار خطبات کا مجموعہ ہے۔ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر گیارہ خطبات اس کتاب میں شامل ہیں حیات النبی فی القبر جیسے اہم عنوان پر مولانا مہر محمد میانوالوی، مولانا حق نواز جھنگوی شہید، علامہ خالد محمود، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا منیر احمد اور دیگر اکابر کے علمی و تحقیقی خطبات اس کتاب کی زینت ہیں۔ کتاب کے آخر میں عقائد علماء دیوبند اہلِ سنت والجماعت، ایک اہم مضمون ہے جو مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کتاب اپنے اندر دلائل و براہین کی زبردست قوت رکھتی ہے۔ اپنے موضوع پر تحقیق و ترتیب کا شاہکار ہے۔ طالبان علوم دینیہ کے لیے بہترین تحفہ ہے۔

● **تحفۃ الاخیار**

مؤلف: مولانا مہر محمد میانوالوی ضخامت: ۹۶ صفحات قیمت: ۴۰ روپے

ناشر مکتبہ عثمانیہ، بَن حافظ جی، ضلع میانوالی

مولانا مہر محمد میانوالوی مدظلہٗ ہمارے دینی ماحول میں ایک معروف نام ہے۔ متعدد کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، حب صحابہ اور بغض صحابہ ان کے خاص موضوعات ہیں۔

زیرِ مطالعہ کتاب شیعہ کے تمام اعتراضات کا مکمل جواب ہے اور شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات مزید ہیں۔ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے یہ کتاب قابلِ مطالعہ ہے۔ (تبصرہ: عین الزمان عادل)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
28 اپریل 2011ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961

ادارہ

اخبارُالاحرار

مجلس احرار اسلام سیکولر انتہا پسندی کے خلاف مزاحمتی کردار ادا کرتی رہے گی
حکمران امریکی غلامی سے نکلیں، ملکی سلامتی و خود مختاری کے تحفظ کے لیے قومی کردار ادا کریں
مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس سے قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری اور عبداللطیف خالد چیمہ کا خطاب

لاہور (۸/مارچ) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر اقلیتی امور شہباز بھٹی کے قتل کو قانون تحفظ ناموس رسالت سے جوڑ کر عالمی استعمار پاکستان میں اپنی براہ راست مداخلت بڑھانے کا جواز مہیا کرنا چاہتا ہے دینی قوتوں کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں اور سیاسی زُعماء کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ آئین کی اسلامی دفعات اور ملک کے نظریاتی تشخص کی بقاء کے لئے اپنا مؤثر کردار ادا کریں ان خیالات کا اظہار انہوں نے مجلس احرارِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مرکزی دفتر نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقدہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں ملک بھر میں کانفرنسوں اور اجتماعاتِ ختم نبوت کا سلسلہ مارچ اور اپریل میں جاری رہے گا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ۱۰/مارچ کو ناگڑیاں (گجرات) ۳۱/مارچ کو ملتان ۷/اپریل کو چیچہ وطنی میں شہداءِ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ اجلاس میں اِنسانی حقوق کے نام سے کام کرنے والی ملکی و بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے قانون توہین رسالت کے خاتمے اور اِس قانون پر تنقید کرنے والے سیاستدانوں کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں مجلس احرارِ اسلام اپنی انفرادی و اجتماعی جدوجہد کے دائرے کو وسیع کرے گی۔ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۹۵۔سی کے حوالے سے رجسٹرڈ ہونے والے مقدمات بغیر کسی جانبداری، مداخلت اور دباؤ کے آزادانہ طور پر آئینی و عدالتی طریق کار کے مطابق چلنے چاہییں۔ الطاف حسین سمیت اس قانون پر تنقید کرنے والے سیاستدان مداخلت فی الدین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ مجلس احرارِ اسلام سیکولر انتہا پسندی کے سامنے مزاحمتی کردار ادا کرتی رہے گی۔ اجلاس میں پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، میاں محمد اویس، چودھری محمد اکرام، صوفی نذیر احمد، ملک محمد یوسف اور محمد ارشد چوھان نے شرکت کی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ ریمنڈ ڈیوس کیس امریکی تسلط سے نکلنے کے لئے ٹیسٹ کیس ہے حکمران، پاکستان کو امریکی غلامی سے نکالیں، ملکی سلامتی اور خود مختاری کے تحفظ کے لیے جرأت مندانہ اقدامات کریں پوری قوم اس مسئلہ پر ایک ہی رائے رکھتی ہے۔ ڈرون حملوں میں شہید ہونے والے شہریوں کے ورثاء کی بددعائیں حکمرانوں کو لے ڈوبیں گی ایک اور قرارداد میں چناب نگر (ربوہ) کو قادیانیوں کے قبضے سے مکمل طور پر آزاد کرانے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ ربوہ کے رہائشیوں کو اگر مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں تو رائل فیملی کے ظلم

وستم کا شکار غریب قادیانی، مسلمان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اجلاس نے تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی کامیابی پر مکمل طور پر اطمینان کا اظہار کیا اور وزارتِ قانون کی سمری کو مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی ترجمانی سے تعبیر کیا۔

شہداءِ ختم نبوت کی لازوال قربانی نے ہمیں کامیابی سے ہمکنار کیا (قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری)

گجرات (۱۰ / مارچ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ اور دیگر مقررین نے مدرسہ معمودیہ معمورہ ناگڑیاں (گجرات) میں منعقدہ سالانہ ''شہداء ختم نبوت کانفرنس'' کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۹۵۳ء کے شہداء ختم نبوت نے اپنے مقدس خون سے فتنۂ ارتداد مرزائیہ کے سدباب کے لئے مثالی قربانی دی اور شہداء جنگ یمامہ کی سچی یاد تازہ کر دی۔ قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہداءِ ختم نبوت کی لازوال قربانی نے ہماری دینی جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ انہوں نے کہا کہ نفاذ اسلام سے ہی ہم تمام مشکلات ومسائل پر قابو پا سکتے ہیں۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ تحریک ناموس رسالت کی مثالی کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ کمزور سے کمزور مسلمان بھی حرمت رسول پر جان قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کے نام پر متعارف کروا کر ارتداد اور زندقہ پھیلا رہے ہیں۔ اگلے روز قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے ناگڑیاں میں نماز جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔

قانونِ توہین رسالت کے حوالے سے امریکی ایوانِ نمائندگان کی قرارداد قابل مذمت ہے
شہباز بھٹی نے اپنی خفیہ سرگرمیوں کو راز میں رکھنے کے لیے سیکورٹی سے احتراز کیا۔ (عبداللطیف خالد چیمہ)

لاہور (۱۲ / مارچ) متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان نے ناموس رسالت قانون ختم کرانے کے لیے پاکستان پر دباؤ بڑھانے کے لیے امریکی ایوان نمائندگان میں پیش کی جانے والی قرارداد کی مذمت کرتے ہوئے اسے یکطرفہ اور جانبدارانہ رویہ قرار دیا ہے ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے کنوینر اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جناب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منصب رسالت کے تحفظ کا قانون دو ارب کے قریب مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی ترجمانی کرتا ہے اس قانون کو امتیازی قانون قرار دینے والے خود مسلمانوں کیخلاف جارحانہ اور امتیازی رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ ''آسیہ مسیح'' کیس کے سلسلہ میں سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے آئینی وعدالتی سسٹم کو بائی پاس بلکہ ہائی جیک کیا اور اسی بنیاد پر وہ قتل ہوئے۔ شہباز بھٹی کے قتل کو قانون تحفظ ناموس رسالت کی جدوجہد سے جوڑنے والے شہباز بھٹی کیس کی انکوائری پر نظر رکھیں تو تمام حقائق ان کو معلوم ہو جائیں گے انہوں نے الزام عائد کیا کہ شہباز بھٹی نے اپنی خفیہ سرگرمیوں کو راز میں رکھنے کیلئے سیکورٹی ساتھ رکھنے سے دانستہ احتراز کیا جو ایک سوالیہ نشان ہے؟

مجلس احرار اسلام جرمنی کے صدر سید منیر احمد شاہ کی دفتر احرار لاہور آمد

لاہور (۱۲ / مارچ) مجلس احرار اسلام جرمنی کے صدر سید منیر احمد شاہ بخاری گزشتہ روز جرمنی سے لاہور پہنچے تو

ائیر پورٹ پر مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف چیمہ اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل میاں محمد اویس نے ان کا استقبال کیا مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا اس موقع پر سید منیر احمد شاہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی سمیت پوری دنیا میں قادیانیت بے نقاب ہو رہی ہے اور قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے سید منیر احمد شاہ جو چند سال قبل قادیانیت ترک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے نے کہا کہ قادیانیت ایک دھوکہ ہے جو بڑی چالاکی کے ساتھ قادیانی دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ دینی جماعتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ ردِ عمل کی بجائے دعوتی اسلوب اختیار کریں اور بے خبر قادیانیوں کو حقیقت سے آگاہ کریں۔ ممتاز دانشور محمد متین خالد اور دیگر حضرات نے بھی ان سے ملاقات کی اور عالمی سطح پر تحریکِ ختم نبوت کی تازہ ترین صورت حال کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا۔

قاتل امریکی ریمنڈ ڈیوس کی رہائی نے ثابت کر دیا کہ حکمران جھوٹ بولتے رہے

لاہور (۱۷/ مارچ) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری اور سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کو رہا کرنے والوں نے ملک دشمنی کی اِنتہا کر دی ہے یہ کھیل کھیل کر مستقل بنیادوں پر ملک کو امریکی غلامی میں دینے کی شعوری کوشش کی گئی ہے اور اس کے پس منظر میں اس کی ''بظاہر مخالفت'' کرنے والے ''نامور'' سیاستدان اور رہنمایانِ قوم بھی خیر سے شامل ہیں مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد یوسف احرار، مولانا محمد مغیرہ اور میاں محمد اویس نے کہا ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کے مسئلہ پر حکمران جو کچھ کہہ رہے تھے وہ جھوٹ اور فریب پر مبنی تھا لیکن صرف حکمران نہیں حکومت مخالف سیاستدان بھی اس خطرناک مہم کا حصہ ہیں جبکہ قوم اس مسئلہ پر ایک ہی رائے رکھتی ہے اور وہ امریکی غلامی کا طوق اتار دینے کا فیصلہ کر چکی ہے انہوں نے کہا کہ وقت آنے والا ہے جب حکمرانوں اور سیاستدانوں کو بھاگنے نہیں دیا جائے گا۔

ممتاز صحافی رانا ابرار حسین کا مقدمۂ قتل پولیس اور قادیانیوں کی ملی بھگت نے خراب کیا

لاہور (۱۷/ مارچ) متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان نے چناب نگر کے ممتاز صحافی رانا ابرار حسین کے اندوہناک قتل پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ قادیانی گروہ دہشت گردی کی علامت بن چکا ہے مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے امیر مرکزیہ عبدالحفیظ مکی، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی (ایم پی اے)، قاری شبیر احمد عثمانی، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا محمد مغیرہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ چناب نگر (ربوہ) کی سرزمین کے پہلے شہیدِ ختم نبوت کا اعزاز رانا ابرار حسین کو ملا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے باغی گروپ کو بے نقاب کر کے منظر عام پر لانا اور قادیانی جبر و تشدد کو عیاں کرنا مرحوم نے اپنا شعائر بنا لیا تھا کہ رانا ابرار حسین کی شہادت سے یہ بات طے ہو گی کہ مجاہدین ختم نبوت اپنا خون تو دے دیں گے لیکن

اس راستے سے پیچھے ہٹنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے کنونیئر عبداللطیف خالد چیمہ نے بتایا ہے کہ ۱۸؍ مارچ کو ضلع چنیوٹ میں بھرپور احتجاج کیا جائے گا اور بعدازاں احتجاج کے دائرے کو ڈویژن کی سطح تک وسعت دی جائی گی انہوں نے مطالبہ کیا کہ میڈیا کے لئے ربوہ میں آمدورفت کو سرکاری انتظامیہ آسان بنائے اور بلا جواز رکاوٹیں ختم کی جائیں انہوں نے الزام عائد کیا کہ ربوہ میں امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد نہ ہونے سے مسائل بڑھ رہے ہیں اگر اس جانب فوری توجہ نہ دی گئی تو ہولناک کشیدگی جنم لے گی انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس قتل کے اصل ملزمان گرفتار کئے جائیں اور حکومت قادیانی ملزمان کی پُشت پناہی ترک کردے انہوں نے الزام عائد کیا کہ رانا ابرار حسین کے قتل کے مقدمہ کی ایف آئی آر کے اندراج میں وہی گروہ اثر انداز ہوا ہے جس کے خلاف رانا ابرار حسین مرحوم جرأت کے ساتھ لکھتے رہے اور قلمی جہاد کرتے رہے انہوں نے کہا کہ ڈی پی او چنیوٹ قاتلوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے سرکاری اثر و رسوخ استعمال کر رہے ہیں قاتلوں کو بچایا جا رہا ہے اور مظلولوں کی دادرسی نہیں کی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ یاد رکھنا چاہیے کہ آخر کار ایک ایسی عدالت میں ہم سب نے پیش ہونا ہے جہاں سرکاری دباؤ اور مالی وسائل کارگر نہ ہوں گے۔

ریمنڈ ڈیوس کو رہا کر کے حکومت نے بے انتہا بے غیرتی کا ثبوت دیا: سید عطاء المہیمن بخاری

چوک ظاہر پیر (۱۸؍ مارچ، کریم اللہ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ نے جامع مسجد اقصیٰ چوک ظاہر پیر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی ہدایت کے لیے قرآن وسنت کو چھوڑا۔ موجودہ فتنوں کے دور میں قرآن وسنت سے رہنمائی حاصل کر کے ہی امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنوں سے بچ سکتی ہے۔ مسلمانوں کے لیے ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاملات اور معاشرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی کردار کو اپنائے بغیر کامیابی کا کوئی راستہ نہیں۔ تین مسلمانوں کے قاتل امریکی غنڈے ریمنڈ ڈیوس کو رہا کر کے حکومت نے اپنی پستی اور امریکی غلامی کا عملی ثبوت دیا۔ پاکستان امریکی کالونی بن گیا ہے قوم کو ملک کی آزادی وخودمختاری کے لیے نئے سرے سے جدوجہد کرنا ہوگی۔

چناب نگر کے بہادر مسلمان صحافی کے قتل پر انسانی حقوق کی تنظیمیں اور اخبارات کیوں خاموش ہیں؟ عبداللطیف خالد چیمہ

چنیوٹ (۱۸؍ مارچ) متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان نے ذرائع ابلاغ اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ انسانی حقوق، آزادئ رائے اور میڈیا کے اِس زمانے میں چناب نگر (ربوہ) کے ایک دلیر اور مسلمان صحافی رانا ابرار حسین جن کو ۱۵؍ مارچ کو قادیانیوں نے شہید کر دیا تھا کو اکثر اخبارات اور میڈیا نے رپورٹ کیوں نہیں کیا۔ متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان کے کنونیئر اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے انسانی حقوق کی تنظیموں، اخبارات کے مدیران اور ٹی وی چینلز کے ذمہ داران کے نام اپنے خط میں کہا ہے کہ ۱۵؍ مارچ منگل کو شام کے وقت چناب نگر ریلوے پھاٹک کے قریب رفیق نامی قادیانی نے رانا ابرار حسین کو قتل کیا اور قتل کے

بعد ایف آئی آر کے اندراج کے لئے مقتول کے والد سے بیان دلوانے کے لئے مقامی و ضلعی پولیس نے نہائت شرمناک کردار ادا کیا اور قتل کی اصل وجہ کو چھپانے کے لیے قادیانیوں سے ساز باز کر کے وقوعہ کے اصل اسباب وعوامل پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ رانا ابرار حسین چناب نگر کے متحرک مسلمان صحافی تھے جو قادیانیوں کی دہشت گردی، ناجائز قبضے، غریب قادیانیوں کے استحصال اور رائل فیملی کے بڑھتے ہوئے مظالم کو مسلسل بے نقاب کر رہے تھے عبداللطیف خالد چیمہ نے ذرائع ابلاغ کے ذمہ داران اور انسانی حقوق کے اداروں سے کہا ہے کہ اس حساس مسئلہ پر اپنی پوزیشن واضح کریں کہ انہوں نے کس کی ایماء پر اس کیس کے حقائق کو اخفاء میں رکھا اور لوگوں کو مایوس کیا۔

رانا ابرار حسین کی شہادت پر میڈیا کی مجرمانہ خاموشی قابلِ مذمت ہے (مجلس احرار اسلام کراچی)

کراچی (۱۸؍مارچ) رانا ابرار حسین شہید نے دارالکفر والارتداد چناب نگر (ربوہ) کے قادیانیوں کی سازشوں اور مجرمانہ کرداروں کو بے نقاب کرنے کے لیے صحافتی ذمہ داریوں کا مثبت کردار جرأت سے ادا کیا۔ قادیانی قاتلوں کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ مجلس احرار اسلام (شعبہ تبلیغ) تحریک تحفظ ختم نبوت کراچی کی اپیل پر کراچی کی مساجد میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے مفتی فضل اللہ الحمادی، مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، مولانا احتشام الحق احرار، مولانا مقصود احمد عباسی، مفتی جمال عتیق، مولانا سالک ربانی، مولانا محمد یوسف، مولانا عبداللہ، مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی، مولانا تنویر اقبال اور ابوعثمان احرار نے اپنے الگ الگ بیان میں کہا کہ راانا ابرار حسین شہید قادیانی دہشت گردوں کی سفاکانہ اور بزدلانہ کاروائی کا شکار ہوگئے ہیں یہ قابلِ مذمت ہے اور صحافت کی آزادی پر شب خون مارنے کے مطابق ہے۔ چناب نگر (ربوہ) ایک پراسرار اور شیطانی قوتوں کی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ بنا کر پاکستان کے آئین اور قانون کا مذاق اڑانا قادیانیوں کی عادت ہے۔ اس لیے اس شہر کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور غیر قانونی اسلحہ سے پاک کیا جائے۔ قادیانیوں کی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والے صحافی اور انسانی حقوق کے علمبردار خاموش کیوں ہیں؟ قادیانیوں کی دہشت گردی پر الیکٹرانک میڈیا (T.V) اور اخبارات کا رویہ قابلِ مذمت ہے۔ آزادی صحافت کے نام پر عریانیت، فحاشی اور بے غیرتی کا مظاہرہ کرنے والے قلم فالج زدہ ہو چکے ہیں۔ آج کراچی شہر میں یومِ احتجاج منایا گیا۔

امریکہ، اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کی سرپرستی کر رہا ہے

ملتان (۲۵؍مارچ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری نے چناب نگر اور سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے جھنگ، سید محمد کفیل بخاری نے ملتان، مولانا محمد مغیرہ، قاری محمد یوسف احرار، مولانا تنویر الحسن اور مولانا احتشام الحق نے مختلف مقامات پر احتجاجی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کی اصل سرپرستی امریکہ کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ قرآن پاک شہید کرنے والے اسلامی تعلیمات کے بڑھتے ہوئے رسوخ سے گھبرا کر اس قسم کے شیطانی ہتھکنڈوں پر اُتر آئے ہیں مجلس احرارِ اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ آج کا طاغوت عالمِ کفر کا نمائندہ امریکہ ہے اِس کے خلاف پوری دنیا میں بیداری پیدا ہو رہی ہے مظلوم اقوام کے خلاف

امریکی ظلم آخر کار مٹ کر رہے گا انہوں نے مطالبہ کیا کہ چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے شہید صحافت و شہید ختم نبوت رانا ابرار حسین کے اصل قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

مجلس احرار اسلام، تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر جد جہد جاری رکھے گی (میاں محمد اویس)

لاہور (۲۵/مارچ) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل میاں محمد اویس نے کہا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا مشن احرار کا نصب العین ہے۔ احرار اس محاذ پر پوری آب و تاب کے ساتھ جدوجہد جاری رکھیں گے۔

میاں محمد اویس نے سمن آباد ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن میں مجلس احرارِ اسلام کے یونٹس تشکیل دینے کے بعد کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان شاء اللہ لاہور کے تمام ٹاؤنز میں احرار کے یونٹس تشکیل دیے جائیں گے۔ رکنیت سازی مہم جاری ہے۔ انتخابی مرحلہ مکمل ہونے کے بعد لاہور میں عظیم الشان احرار ورکرز کنونشن منعقد کیا جائے گا۔

☆......☆......☆

ظلمت سے روشنی تک

وقار احمد سرگانہ نے اہل وعیال سمیت قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا

باگڑ سرگانہ (۲۵/مارچ) باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال کے رہائشی جناب میاں وقار احمد سرگانہ (ولد میاں ممتاز سرگانہ) نے اپنی اہلیہ، دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سمیت قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

تفصیلات کے مطابق میاں وقار احمد سرگانہ کے دوست جناب حقنواز صاحب نے قادیانیوں کے باطل عقائد ان کے سامنے رکھے اور مسلسل دعوت و تبلیغ کی محنت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مخلصانہ محنت کو قبول فرمایا۔ ۲۵/مارچ ۲۰۱۱ء نمازِ جمعۃ المبارک سے قبل میاں وقار احمد نے اپنے اہل وعیال سمیت مولانا فیصل متین سرگانہ (مدرس مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم ملتان) کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

میاں وقار احمد نے حلفاً کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر و مرتد ہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ وہ مثیل مسیح ہے جھوٹ اور باطل ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے عقیدۂ ختم نبوت پر استقامت اور اسلام پر خاتمہ نصیب فرمائے اور ہدایت پر قائم رکھے۔ تمام حاضرینِ مجلس نے میاں وقار احمد سرگانہ کو قبول اسلام پر مبارک باد پیش کی اور ان کے لیے استقامت کی دعا کی۔ علاوہ ازیں مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے قادیانیت سے توبہ اور اسلام قبول کرنے پر میاں وقار احمد سرگانہ کو مبارکباد دی اور ان کے لیے اسلام پر استقامت کی دعا کی ہے۔

ادارہ

مسافرانِ آخرت

☆ **حافظ محمد اسماعیل قمر مرحوم**

بستی مولویان ضلع رحیم یار خان میں مجلس احرارِ اسلام کے قدیم معاون جناب حافظ محمد اسماعیل قمر ۲۰ر مارچ کو انتقال کر گئے۔ آپ کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ کو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے گھرانے سے عقیدت واحترام اپنے والد گرامی فدائے احرار مولانا قمر الدین احرار رحمہ اللہ سے ورثہ میں ملی۔ آپ ہمیشہ میز بان احرار رہے اور جماعت کی ترقی کے لیے کوشاں رہے۔ آپ کا جنازہ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان نے پڑھایا جب کہ سید محمد کفیل بخاری صاحب نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ضلع بھر کے احرار کارکن اور علاقہ بھر سے آئے ہوئے ایک جمِ غفیر نے ان کے جنازے میں شرکت کی۔ تمام احرار کارکن ان کے لواحقین خصوصاً صوفی محمد اسحٰق صاحب، حافظ محمد طارق صاحب اور مرحوم کے فرزندان سے تعزیت مسنون و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

☆ ملتان میں ہمارے معاون خواجہ محمد عمر صاحب کے والد ۳ر مارچ بروز جمعرات انتقال کر گئے۔

☆ مجلس احرار اسلام ملتان کے کارکن ملک ظہور احمد کے چچا ملک محمد یوسف ۱۸ر مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک انتقال فرما گئے۔

☆ چیچہ وطنی میں جماعت کی ساتھ وابستہ نئے ساتھی شہزاد حسین کی والدہ ماجدہ ۲۶ر فروری ۲۰۱۱ء کو انتقال فرما گئیں۔

احباب وقارئین سے تمام مرحومین کے لیے دعاءِ مغفرت وایصالِ ثواب کے اہتمام کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے (آمین)

دعائے صحت

☆ ملتان میں ہمارے محسن ومہربان حکیم حافظ محمد طارق صاحب کے بہنوئی جناب محمد شریف صاحب شدید علیل ہیں۔

☆ مجلس احرار اسلام لیاقت پور کے امیر قاری ظہور رحیم عثمانی عارضۂ قلب میں مبتلا ہیں۔

☆ مدرسہ معمورہ ملتان کے سابق سفیر محمد بشیر چغتائی طویل عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔

☆ تحریک طلباءِ اسلام کے سابق ناظم اعلیٰ اور ہمارے رفیقِ فکر جناب پروفیسر محمد عباس نجمی گزشتہ چند ماہ سے شدید علیل ہیں۔

احباب وقارئین سے دعاء صحت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو شفاءِ کاملہ عطاء فرمائے (آمین)

تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء
کے شہداء کی یاد میں

سالانہ تحفظِ ختمِ نبوّت کانفرنس

زیرِ صدارت
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سیّد عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

7 اپریل 2011ء
جمعرات بعد نمازِ عشاء

جامع مسجد بلاک نمبر 12
چیچہ وطنی

کانفرنس ان شاء اللہ تعالیٰ روایتی تزک و احتشام اور جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء کرام، دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنما، وکلاء و دانشور اور ممتاز صحافی خطاب فرمائیں گے۔

نوٹ

حضرت پیر جی مدظلہ ۸ر اپریل کو چک نمبر 168-9L میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمائیں گے۔

۹ر اپریل کو خانقاہ احمدیہ سراجیہ واڈہ بالا ہڑپہ میں منعقدہ اجتماع میں شرکت و خطاب فرمائیں گے۔

شعبۂ نشریات — تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّۃ شعبۂ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام چیچہ وطنی
040 -5482253
0300-6939453

خطباتِ ابوذر بخاری

اب ایم پی تھری سی ڈیز میں

جانشین امیر شریعت، امام اہلِ سنت، حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری نور اللہ مرقدہ کے سیرتِ امیر المومنین، خال المسلمین، خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر خطبات کی آڈیو سی ڈیز تیار ہو گئیں ہیں۔ مزید سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم پر تقاریر کی سی ڈیز بھی تیار کی جارہی ہیں۔ والیم نمبر 1 آٹھ تقاریر —— والیم نمبر 2 نو تقاریر پندرہ گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل ہیں۔

قیمت فی سی ڈی -/100 روپے — مکمل سیٹ -/200 روپے

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان رابطہ: 0300-8020384

تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء
کے شہداء کی یاد میں

سالانہ تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس

زیرِ صدارت
ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

7 اپریل 2011ء
جمعرات بعد نماز عشاء

جامع مسجد بلاک نمبر 12
چیچہ وطنی

کانفرنس ان شاء اللہ تعالیٰ روایتی تزک واحتشام اور جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہورہی ہے۔ تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام، دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنما، وکلاء، دانشور اور ممتاز صحافی خطاب فرمائیں گے۔

نوٹ
حضرت پیرجی مدظلہ ۸/اپریل کو چک نمبر 9-168 میں خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمائیں گے۔
۹/اپریل کو خانقاہ احمدیہ سراجیہ داؤد والا جڑپہ میں منعقدہ اجتماع میں شرکت وخطاب فرمائیں گے۔

شعبہ نشریات تحریک تحفظ ختم نبوت شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی
040 -5482253
0300-6939453

خطباتِ ابوذر بخاری

اب ایم پی تھری سی ڈیز میں

جانشین امیر شریعت، امام اہلِ سنت، حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری نوراللہ مرقدہٗ کے سیرتِ امیرالمؤمنین، خال المسلمین، خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر خطبات کی آڈیو سی ڈیز تیار ہوگئیں ہیں۔ مزید سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم پر تقاریر کی سی ڈیز بھی تیار کی جارہی ہیں۔ والیم نمبر 1 آٹھ تقاریر ——— والیم نمبر 2 نو تقاریر پندرہ گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل ہیں۔

قیمت فی سی ڈی -/100 روپے　　　مکمل سیٹ -/200 روپے

بخاری اکیڈمی　دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان　رابطہ: 0300-8020384

علم و حکمت کے گنج ہائے گراں مایہ سینکڑوں موضوعات کا خزانہ

عظیم تاریخی

اشاریہ

ماہنامہ "الحق" کا ۲۵ سالہ عظیم تحقیقی اشاریہ (انڈکس)
چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے

حسب ہدایات و نگرانی:
حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

مرتب: جناب شاہد حنیف

ادارت: مولانا راشد الحق سمیع

ماہنامہ الحق

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ماہنامہ الحق کے ۳۵ سال میں شائع ہونے والے ۴۸۸ شماروں کے
۳۳۵۶۴ صفحات میں ۱۵۰۰ مصنفین کے ۹۰۰۰ مقالات و نگارشات
قرآن وحدیث، فقہ، سیرت وسوانح، شعروادب، تقابل ادیان، جدید
سائنسی علوم وفنون، نئے اکتشافات پر اسلامی نقطہ نظر اور ۱۰۰۰ کے قریب
کتابوں پر تبصروں ودیگر موضوعات پر سینکڑوں مقالات وکتب سے آگہی
کا ۳۲۵ موضوعات پر مشتمل اشاریہ = ضخامت : ۵۵۲ صفحات

مؤتمر المصنفین، جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ

Ph: 0923- 630435-630340 Fax 0923- 630922- Email: editor_alhaq@yahoo.com

وقت کے تقاضوں کی تکمیل...

ہمدرد ایک صدی سے زیادہ نہ صرف آپ کے دُکھ اور تکلیف میں فرحت وتسکین بخش رہا ہے بلکہ آپ کا ہمدم اور خیرخواہ بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور پرورش کے لئے نہایت وسیع اقسام کی ہربل اور طبی مصنوعات موجود ہیں، جو صحت بخش ہونے کے ساتھ شفاء بخش بھی ہیں۔

ہمدرد اس دور کے تقاضوں کی تکمیل، ترقی یافتہ سائنسی طریقوں کی مدد سے کرنے کے لئے سرگرم کار ہے۔

صحتِ انسانی کی بقاء اور بیماریوں کے اس سفر کے ساتھ ساتھ "ہمدرد" نے انسان دوست ادارے کی حیثیت سے تعلیم اور ثقافت کے فروغ میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

SGS ہمدرد SGS

ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان

ISO 9001: 2008 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED

Al-Majeed, Hamdard Centre, Nazimabad No. 3, Karachi-74600, Pakistan. Tel: (+9221) 36616001-4, Fax: (+9221) 36611755, Email: headoffice@hamdard.com.pk,
Website: www.hamdard.com.pk

Blitz DDB

CARE کیئر

PHARMACY فارمیسی

Trusted Medicine Super Stores

سلیمی چوک
اعوان پلازہ
041-8540064

مدینہ ٹاؤن
سوساں روڈ
041-8543127

اقبال سٹیڈیم
بالمقابل سندباد
041-2605733

جناح کالونی
گلبرگ روڈ
041-2642833

فیصل آباد میں
پانچ برانچز
الحمدللہ

گلستان کالونی
نزد عزیز فاطمہ ہسپتال
041-2004509

اصلی اور معیاری ادویات کی مکمل ورائٹی کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے کھلی ہیں

مستند کمپنیوں کی گارنٹیڈ ادویات کی مکمل رینج

سول یا الائیڈ ہسپتال جانے کی ضرورت نہیں فیصل آباد کا سب سے بڑا میڈیکل سٹور اب آپ کے علاقہ میں آپ کی خدمت کے لیے

24 گھنٹے کھلا ہے

ادویات کو قبل از وقت خراب ہونے سے بچانے کے لیے طبی معیار کے عین مطابق ائیر کنڈیشنڈ اور محفوظ صحت بخش ماحول

بجلی کے شدید بحران میں 24 گھنٹے جنریٹر کی سہولت کے ساتھ صرف کیئر فارمیسی پر ممکن ہے

Head Office: 1-Saint Mary's Park, Gulberg III, Lahore